توحید تہٕ تصوف

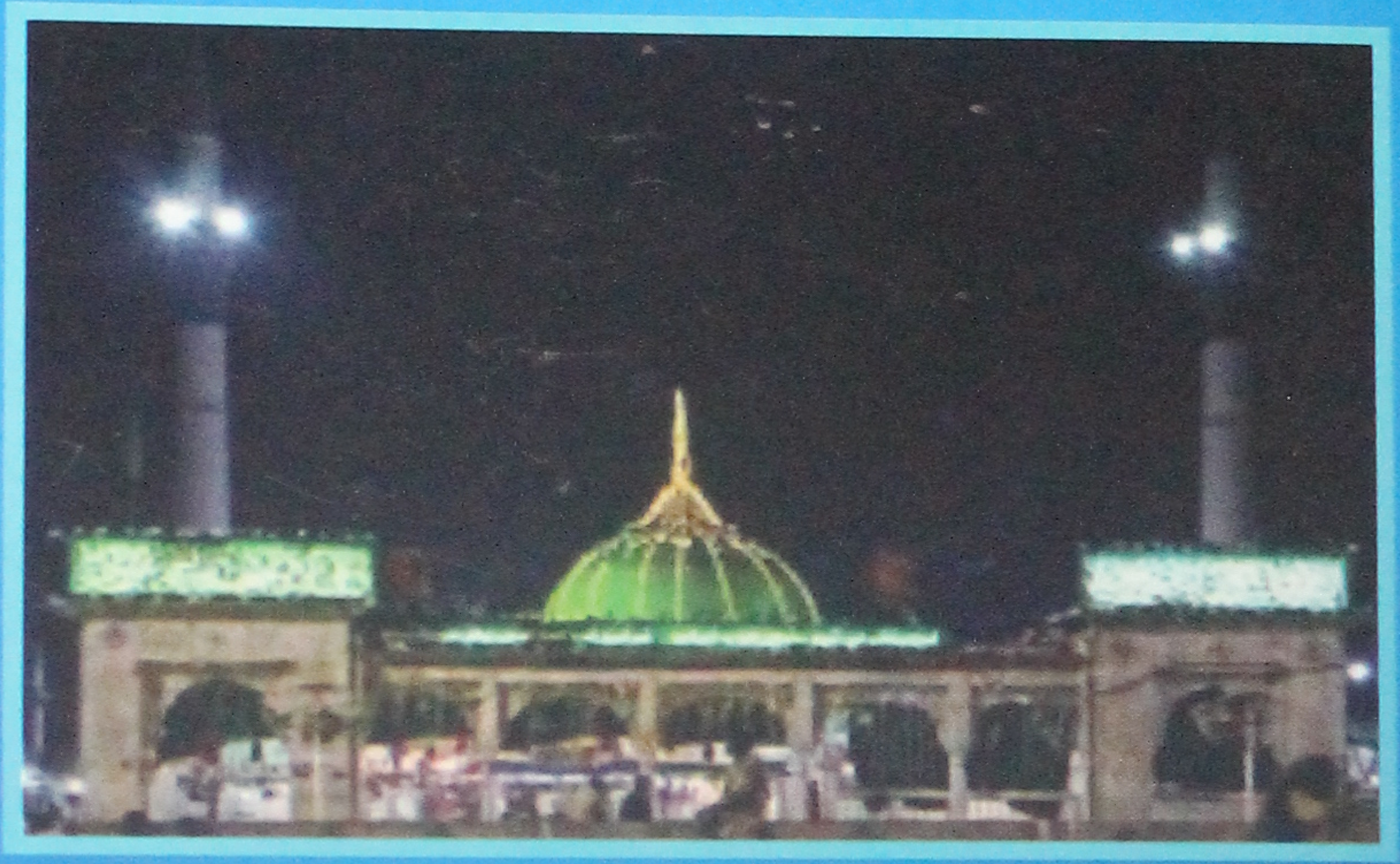

رجیدہ غلام محمد وگے

پیٹھ دیالہ گام

RAJIEDHA
Gh. Mohd. Wagay
Tefsseere Sultania
Pt. Dialgam (Isld.)

علمِ اخلاق پٔرِ وتہٕ عملاً وِوانسانٕی ذُریاتہٕ خاطرٕ

توحیدتہٕ تصوف

کأشُر ترجمہ کار

جی۔ ایم۔ رجیدہ

پٹھ دیالگام

دروداعِ شہید شہنوازا

© جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتابہٕ ہُند ناو	:	توحیدتہٕ تصوف
مصنف	:	جی۔ایم۔وگے
گوڈنیک چھاپ	:	۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء
دویم چھاپ	:	2012 عیسوی
قیمت	:	۳۰۰/روپیہ
طباعت	:	الحیات پرنٹوگرافرس گاوٕکدل سرینگر 9419525103

مواد و معاونین کُتب

(۱) مولانا مودودی اور تصوف

(۲) کشف المحجوب از داتا گنج بخشؒ

اصلاحی رسم الخط

ظریف احمد ظریف

طباعت

بشیر احمد وگے

پیٹھ دیالہٕ گام

با

فیاض احمد

انتساب

شہیدہ شاہنوازہ

ءِسنّدِ ناوِ

ئمی ءِسنّدی لأوی ہاوس

تءِ

شوٗ ژارمان روحس ءِستی

شرٗو پیأے

سَنّدی حیات

اکھ شعر

زِتیچھِ سیاہ رآژ پتے ووٕنی گوس بیدار صُبحسےٚ
اِمتحانن منٛز گوس آوُر گُس پرٛژھم بہمار سےٚ

رجیدہ

Tafseeri Sultania ★ "Rajeedh" G.M. Wagay ★
Po. Dialgam
Islamabad
Kmr.

فہرست

	عنوان	صفحہ نمبر
☐	التوحید در بصرِ تصوف: (جی ،ایم ،رجیدہ)	۰۹
☐	از رفیق جماعت اسلامیہ: (میر میدان ڈورو، شاہ آباد)	۱۳
☐	اتحاد ملت: (از جناب کاشانی سرینگر)	۱۵
☐	تعارف مصنف: (ایم ،وائی ،خان ،برنٹی)	۱۸
☐	گاشہ جوے: ڈاکٹر مجروح رشید	۲۲
☐	توحیدۃ تصوفک مئِل: (ظ۔ احمد۔ ظ	۲۴

□	دین پھہلاٗیوکاٗشرِ زبانٗی منز: (ڈاکٹر حاجنی، سرینگر)	۲۷
□	اتحادملت: (سید فرید الرحمٰن بخاری، نور باغ، سرینگر)	۲۹
□	توحیدِ تصوف: (بابا غلام محی الدین،، نعمت پورہ)	۳۲
□	تجویزات: (از شفیع شوق، کشمیر یونیورسٹی، سرینگر)	۳۴
□	نادر تحفہ دین: (از غلام حسن ریشی، دیالہٖ گام)	۳۵
□	حقیقی توحید: (بشیر احمد رایی، ہاکورہ گنڈ)	۳۷
□	تصوف کی سند (اول سے آخر تک)	۳۹
□	برسی شہید گل نوازہ (اول مئی ۲۰۰۸ء)	۴۱
□	توبہ بدرگاہِ الٰہی	۴۳
□	فرمانِ حضرت ابوالحسن قوشنجہؒ	۴۵
□	توحید اور تصوف	۴۷
□	در ذکرِ لختِ جگر شہید گل نوازہ	۴۸

☐	کأشرِ زبأنۍ منز رجیدہ صأبنۍ ڈألۍ	۵۱
☐	کتاب مودودی اور تصوف تہٕ کشف المحجوب	۵۸
☐	تجزیہ	۶۸
☐	تجزیہ	۷۶
☐	تجزیہ (رجیدہ)	۸۳
☐	جایزہ (از ترجمہ کار)	۹۰
☐	مرشد	۹۲
☐	تجزیہ	۱۰۰
☐	تجزیہ (از رجیدہ)	۱۰۳
☐	تجزیہ	۱۱۱
☐	تحریکی اثرات	۱۱۹
☐	تجزیہ	۱۲۱
☐	تریٚیم دور (دورِ تابعین)	۱۳۳
☐	دورِ متاخرین	۱۳۶
☐	تجزیہ ترجمہ کار در زبان کاشمر	۱۳۷
☐	یہ کتاب پرٕی متمن باپتھ	۱۵۳
☐	حقیقی تجزیہ (از رجیدہ)	۱۵۷
☐	گذارش بہ قارئین کتاب	۱۶۱

□	چہ عجب: (مرثیہ شہید شاہنواز ہ)	۱۶۳
□	تصانیف رجیدہ	۱۶۵
□	شکوہ	۱۶۶
□	برادرِ قلندر، ادیب، ج، ایم، رجیدہ صاحب	۱۶۸
□	مسلم گذارش	۱۶۹
□	انگریزی میں	۱۷۰
□	تصوف کی روح وجان	۱۷۱

☆☆☆

التوحید در بصرِ تصوف

قارئین حضرات!

دورِ حاضر بے بسی کے ارتقاء مادیت نے اخلاقی شعور کو تہس نہس کر دیا ہے، اس سرزمین ریشت پر مادی تعلیم کی مٹھاس صرف امن اور اقتصادی ترقی تک ہی محدود کی جارہی ہے۔ اصل میں نظامِ حکومت ہی کے بناء کسی بھی قوم و ملک کی تہذیب و تمدن کا پھلنا پھولنا، اُس کے معاشرے میں عکاس بنتا ہے۔ باقی تمام نجی ذرائع اُس قدر کارگر ثابت نہیں ہو سکتے جس کی آرزو انسان دوستی اور آخرت پسندی تقاضا کرتی ہے۔ بھارت ورش میں سامر جیت زور پکڑتی جارہی ہے۔ اس کی جڑوں کو اس ریاست میں گہرے طور آبیاری کی جارہی ہیں۔ اس طرح ہمہ پہلو میڈیا بھی پابند بنایا جاتا ہے۔ اگرچہ اخبارات اور ریڈیو بھی اخلاقی درس نشر و اشاعت کرنے میں کما حقہ ذمہ داریاں نبھاتا ہے لیکن جو پود سرکاری درس گاہوں میں اخلاقی تعلیم کے بدلے کم سنی میں جنسیات سے آگاہ کیے جاتے ہیں اُسے اس فطری نشے سے روکنا ناممکن العمل ہو جاتا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ لا تعداد ٹی وی اداروں سے جس قدر جنسیاتی برہنگی اور رغبت و تدابیر پیش کیے جارہے ہیں۔ اُس سے بشریت کس قدر خاموش رہ سکتی ہے۔

اب جب کہ مذہبی اور اخلاقی تعلیم لادینی ملک کے درس گاہوں سے منع ہے۔ پھر بھی مغربی سماج وتہذیب کی بے راہ روی کی توڑ ان اداروں سے بھی اتنی ہی منع ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ۱۹۴۷ء کے بعد اس ضمن میں یہاں کے ارباب اقتدار کے کانوں کے لو تک یہ نہیں چھبو یا کہ آخر یہاں کی نئی پود کس جانب لی جارہی ہیں۔ اس کی خاص وجہ یہ رہی کہ بااخلاق، دوراندیش تعلیم یافتہ لوگ یہاں کی حکومتی کرسی پر نہیں آپائے ہیں اور ان مادی حکمرانوں کی فکریں اس سیاسی متنازعہ ارض مخلوق پر (بھاگ ڈور) لگام کسنے پر ذرایعے رشوت وفوج کے اور کوئی کام نہیں ہوسکا۔ پھر روٹی، کپڑا، مکان کا مسئلہ آج تک پورا نہ ہوسکا۔ جنہیں سیاسی اقتدار یا اور کسی ذرایع سے آسمان تک بھی دولت ملی ان کی یہ پیاس کبھی بُجھ نہ پائی۔ غریب اور نادار اس تگ ودو میں ہمیشہ حال وحیران ہی رہے۔ ایسے مادی محویئات اور سیاسی رشہ کشی میں اخلاقی سدھار اور تعلیمی نظام کی طرف کون اور کیوں دردِسر مول لیتا۔

یہ ساری کی ساری قوم مسلم ریاست جموں وکشمیر کی بدقسمتی ہی رہی۔ اب ایسے معاشرے کو جن کے موئے موئے مادی تشنگی سے سیر نہیں ہوتی۔ دہلی کے گنگا کی طرف نظریں ٹکٹی باندھی چسپاں ہوئی ہیں اور اندر پورے شعبہ جات میں دعوے دار پیر پرست اولیاء اللہ کے مقتدین ۱۹۴۷ء سے رشوت کے تمام فنون سے ماہر ہوئے گئے ہیں۔ دوسری جانب توحید ک دعویدار بھی ان سے پیچھے نہیں رہ سکے۔ ایسی حالت میں دین ودھرم بس رسوم زمانہ ہی رہ گیا۔ خوفِ خدا اور حسابِ آخرت دونوں بھول گئے ہیں

تو سامراج جہاں جنگی ہتھیاروں سے اپنا کام نکالنا موزون نہیں سمجھتا۔ وہاں مسلمانوں میں مختلف حربوں خاص کر توحید اور تصوف ، شیعہ سنی ، مسلکی اختلافات کی طرح آپسی فرقہ پرستی کرنے اور کروانے میں خوب سرمایہ بہم کرتا ہے ،تو اس طرح Divide and Rule کی پالیسی ان ہی قبل اسلام ترمیم زدہ مذاہب کے قوتوں سے جنہیں مذہب سے بالاتر سائنسی ترقی کے بل بوتے پر دین اسلام کے ماننے والوں کو تہہ تیغ کیا جا رہا ہے۔ جو اس زمانے کے عرب و عجم کو بہ ہر صورت زیرِ کمند لانے کی عمل خود مسلمانوں سے ہی انجام دیا جا رہا ہے۔ افسوس و عبرت سے کم نہیں بر سرِ زمین بے درس دین مسلمانانِ عالم اپنی ہی کشتی جس میں وہ خود سوار ہیں کو بھنور کی طرف لینے میں خود ہی ذمہ دار ہیں ، اور اس کی وجہ ایک ہی کلمہ گویاں کی آپسی رشہ کشی ہے کہ یہ قوم ایک لڑی نہ پرو سکتی۔ جس کے بنیادی وجوہات آپسی مسلکی اختلاف میں آپسی سر پھٹول پستی آتی ہے۔ غیر مسلم کا اس میں کوئی قصور نہیں بجز یہ کہ وہ ایک ہی مٹھی کے دانے بنے ہیں۔

ان حالات کے مد نظر آپسی دوری مسلمانان اور غیر منصب بنوانے میں اس کتاب کو تشکیل دینے کی از حد ضرورت سمجھ لیا جاتا ہے۔ تا کہ ہماری نئی نسل اور نا آشنائے یکتائی عوام بالکل اپنی ہی زبان میں آشنا روز گار ہو جائیں۔ دین کے انقلابی اقدامات کے آرزو مند مولانا علامہ مودودی ، شاعر مشرق علامہ اقبالؒ اور عملی تصوف کے آئینہ دار حضرت داتا گنج بخشؒ کے محسن قوم کے طفیل خدمت دین اور اس کے بنیادی ستون

روح کی جانکاری سے واقفیت دلوا کر آپسی اختلافات کو کم کیے جائیں۔ نازک ترا ختلافات اور تلافی انسانی بشریت ہونے کے ناطے عملی زندگی میں مشاہدہ کیے جارہے ہیں۔ انہیں وجہ نزع قوم نہ بنادیئے جائیں۔ یہ تصور ہر مسلمان کے من میں تڑپائے کہ دورِ زماں کس طرح ایک مسلمان پر غالب ہورہا ہے اور عملیات آنحضور ﷺ کی فراموشی کن کن طریقوں سے نافذ کیے جارہے ہیں مزید برآں یہ عملِ تحریر کشمیری زبان کی فروغ سمجھ لیا جائے جس مادری زبان میں منصف رحمۃ للعالمین ﷺ کی درسگاہ سے فیضیاب ہونے کی دلی دعوت اور رب کی پکار سے پیش کرتا ہے۔ اللہ خطا معاف کرے، رب العالمین اتحادو فکر و دین عطا کرے۔ آمین

مصنف

جی۔ایم، رجیدہ...... دیال گام

ایم۔اے، بی ایڈ

خصوصی امر آگاہی

جانیئے: کہ اس نادر تحفہ دین متین کو سخت محنت سے تحریر و ترتیب میں لایا گیا ہے۔ اُمت مسلمین عرب و عجم خصوصاً اس ریاست کے ہر مبلغ زمانہ کے لیے آبِ حیات سے کم نہیں۔ برصغیر میں اس کتاب کو ہر واعظ و خدا پرست اور درست صوفی کے لیے اسرار خدائی سے کم نہیں۔ آخری حصہ کشف المحجوب برائے یزدان جانکاری ادراک کیجیے۔ اتحاد المسلمین کی یہ پہلی تواریخ ثابت ہے۔ شکریہ

رجیدہ دیالہ گامی

ازرفیق جماعت اسلامیہ............ تجزیہ کتاب

مالک حقیقی کے نام

محترم جلیل القدر جناب غلام محمد رجیدہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خداوند کریم آپ کو دین حق پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

عرض بخدمت یہ ہے کہ کم ترین راقم نے آپ کی تحریر کردہ کتاب ''توحید وتصوف'' کا بہ چشمِ خود مطالعہ کیا۔ بلکہ کبھی کبھی عالم دین حضرات سے سنا ہے، اس لیے کمترین راقم اس بارے میں کوئی تفصیلی رائے دینا مناسب نہیں سمجھتا ہوں البتہ جو آپ نے مولانا سید مودودی صاحب کے بارے میں لکھا ہے یہ آپ کا ذاتی مطالعہ اور رائے ہے۔ راقم اس بارے میں کوئی ذاتی رائے دینا مناسب نہیں سمجھتا۔ البتہ جہاں تک آپ نے رائے صفحہ نمبر............ میں درج اور ظاہر کی ہے یہ پیرا مولانا صاحب کے ساتھ منسوب نہ کیا جائے۔ جہاں تک مولانا کے لٹریچر کے ملاحظہ کا تعلق ہے بلکہ مولانا کا نظریہ صاف اور واضح ہے۔ خدا پرستی، انسان دوستی اور آخرت پسندی ہے۔

جن ولی خدا کے خیالات آپ نے اپنے کتاب یعنی توحید اور تصوف میں درج کیے ہیں۔ انہوں نے دین کے لیے کافی خدمات سرانجام دیے ہیں۔ خداوند کریم اُن کے لیے کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرماویں اور ہمیں بھی ان کا عقیدہ اور محبت ہونا چاہیے۔ تب ہی ہم صحیح مسلمان ہیں۔

راقم نے آپ کے اس کتاب کی محنت کا ملاحظہ کیا۔ آپ نے بہت محنت ومشقت کی ہے۔ آپ شاباشی کے مستحق ہے۔ آپ کشمیری زبان کی بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ جہاں تک مولانا مودودی کے بارے میں کتاب ہٰذا میں تحریر فرمایا ہے وہ آپ کی ذاتی رائے ہے اور جہاں تک میری ذاتی رائے اور ذاتی نظریے کا تعلق ہے مولانا نے اس صدی میں دین حق کی بہت خدمت کی ہے بلکہ مولانا عاشقِ رسول ﷺ تصور کیا جاتا ہے اگر آپ ان ہی نظروں میں مولانا کو پہچانو گے تو آپ دونوں جہانوں میں سرفراز ہوں گے۔ مولانا نے اپنی ساری زندگی میں کسی ذات کے خلاف قلم نہیں اٹھایا ہے بلکہ یہو نا اللہ جمیعاً ہ کا درس دیا ہے۔ جیسا کہ نور دین ولیؒ نے فرمایا:

سأری سمہٕ ہو أکی ہے رزِ لمہٕ ہو
اِدِ کیٲزِ راوِ ہے کہن گاو

آپکا دعاگو خیراندیش
غ، غ، ش، ڈورو، میر میدان

اتحاد ملت

قارئین کرام!

السلام علیکم

اس دستاویز کو بہت کاوش کے بعد اُردو زبان کی سخت علمی لفاظیت ہوتے ہوئے پوری کوشش سے کشمیری زبان میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ اصل میں فروغ زبان کشمیری ادب کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ خصوصاً نئی پود کو دین کے ان امورات سے بآسانی آگاہی حاصل ہو جائے۔ سچ تو یہ ہے کہ ان ہی یعنی توحید اور تصوف کی علمی نادانی نے ایک کلمہ بولنے والوں کو ایک دوسرے کے دست گریبان کر دیا ہے۔ یہی جماعتی تفرقہ سامراجیت کی جست بنی جیسے کہ مغرب سے سورج طلوع ہوتا ہے۔

اس کتاب کو وسعتِ قلبی اور ملی اتحاد کے نظریئے سے خوب اور کھلے ذہن سے مطالعہ کیجیے بلکہ ہر فرد مسلم کو بقائے قوم اور انسان دوستی کے اس درس میں عناد یا تعصب کی سونگھ نہ آنی پائے۔ اس دستاویز کو دین فطرت کی

آفاقیت میں بشری تقاضوں کو جہاں قبول کرنے کی گنجائش نہیں وہیں عقل وتدبیر کی جانچ سے مخالف ہواؤں میں ناؤ کھینچنے، سوچ وتدبیر کی تجدید کی لازمیت آتی ہے تاکہ ملت میں نادانی سے رخنہ اندازی نہ ہونے پائے۔ ورنہ توحید یا تصوف رب العالمین کے مولودِ اسلام سے مطابقت نہیں ہو سکتا۔

اس ملت اسلامیہ کے ذی شعور اکابرین دین، صرف دین اسلام کے واسطے تہہ دل سے قبول کریں کہ مسالک کے نزاکتوں سے پار ہر کلمہ گو کو اتحاد واتفاق میں جڑنے اور نتیجتاً عمل پیرا ہونے کی ضرورت زندہ بچنے سے زیادہ اہمیت کا حامل بنتا ہے۔ اس درس کو پورے بے درس دین کے نسوں تک پہنچانے کی آرزو پورا کرنے میں شب وروز نذرانہ دینے میں کوئی بخل نہ ہو۔

اس کتاب کا بھی یہی مقصد ہے کہ ہم سب قرآن وسنت کے حوالے توحید حیاتی نگاہوں سے اس ملت کو تفرقہ بازی سے بچائیں۔ بعد آنحضور ﷺ سید البشر ہر فرد محدثین ومجدد بشریت کے تقاضوں میں آنے کو مجال انکار نہیں ہو سکتا۔ بایں ہمہ شریعت کی حصار میں اسرار الٰہی کو بھانپتے اور امرِ جہاد اکبر رب کی رسائی اور پہچان ہی درجہ مومن کی شرط اول ہے۔

اِن عوامل کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جس طرح کی دلائل اس دستاویز میں بحوالہ تواریخ اور تقاضائے زمانہ مصنف نے بطور تجزیات برائے

عوامل تحریر کیے ہیں ۔ وہ مذکورہ علامہ اور جناب داتا گنج بخشؒ کی صحیح ترجمانی ثابت ہو۔ امید قوی ہے کہ پیروکاران توحید اور تصوف علمی اور عملی زندگی کے ہمہ پہلو کو سونگھ لیں اور تحمل سے ایک دوسرے کی کمزوریوں کی اصلاح میں دل ودماغ کے علاوہ روح کی پاکیزگی کی جستجو کے ساتھ ملت کو ایک ہی کلمہ کے پالنہار ثابت کرنے میں قرآن واحادیث کی امامت سے سرمو نہ ٹل جائیں ۔ رب کرے اس قوم کو اتفاق بخش دے تاکہ غیر اقوام ہم سے خائف نہ ہوں۔

آپ کا مخلص

کاشانی

سرینگر

تعارفِ مصنف

رجیدہ جی، ایم، وگے میری نظر میں

میں نے متذکرہ کتاب کا نہایت سنجیدگی سے بغور مطالعہ کیا، یہاں یہ مؤلف و مصنف کو مختصر اًبقاءِ زمانہ کے طور پیش کرنے کی جسارت کی۔ قبل اس کے کہ مذکورہ کتاب کا میں تعمیری تنقید کو قلمی صورت دے سکوں، کہ یہ اعتماد دل کے رگوں میں گھر کر چکا ہے کہ رجیدہ صاحب ایک پُر وقار روحانی شخصیت ہیں جس نے پسماندہ لیکن پُر سکون ماحول کے گھرانے میں جنم لیا ہے۔ جسمانی تکلیف کے گھیراؤ میں بچپن سے اس دنیا کے چلن کے لیے نا اہل بنوانے میں ڈبو کے رکھ دیا۔ ان نا گفتہ بہ حالت گھریلو عُسرت میں کڑواپن سہتے سہتے ۱۹۶۱ء میں دسویں جماعت پاس کر کے اُستادیت نصیب رہی۔ لاعلاجی نے طبیعت روحانی بے کنارہ بحر میں جھونکا دیا۔ پیشۂ استادی اور روحانی امتحانوں کے منازل نے رجیدہ کو امتحانی جلوت سے خلوت میں لے کر چکنا چور کر کے ردِ خلق بھی کرا دیا۔ خود خودی میں منجمد ہو کے بے زبان ہو گیا اور ہمہ اُوست کی گراہٹ نے عجب طور پسوا دیا۔ کبھی کسی سے شوخ کلامی بھی نہ کی اور نہ ہی تہمتوں سے ٹکرایا۔ سب برداشت صنم برائے صنم کیا۔ ان سب مدھم نما حالات میں استادانہ پیشہ احسن طریقہ سے نبھایا۔ بلکہ اس کے طالب علموں سے پوچھا جائے تو وہ بطور شاگرد

اسے منفرد روحانی تحفہ یعنی ان کے طفلانہ مزاج کا ماہر اور استاد پاتے رہے۔ علاج اور وسیلہ دعا کی طلبگاری میں وقت کے طبیبوں اور بزرگوں کی ملاقات شب و روز گذر بنی۔ آخر سال ۱۹۵۸ء میں صمد صاحب ویسو برنگ بالا کوکرناگ جو درویش فنا فی اللہ تھے نے رمزاً پیر شریعت کی نشاندہی کی تو ۱۹۶۱ء میں دامن مرشد پیر اسد اللہ صاحب مدظلہ اللہ نصیب ہوئے بسلسلہ خصوصاً تابع نقشبندیہ کے شمع بنے رہے۔ ظاہری علوم ایم، اے بی ایڈ اور ۲۰۰۱ء میں بطور ہیڈ ماسٹر گرلز ہائی سکول دیالہ گام کے منصب پر سبکدوش ہوئے۔ لیکن ۱۹۶۵ء میں ایک جلالی آہنگر طریقتی درویش سے بھی جڑے رہے یہاں تک کہ پیر شریعت سے کلی طور خطہ ارشاد پا کر سجادہ نشین ہوئے، لیکن منشاء باطن نے رجیدہ صاحب کے تقدیر کو خارنوشی کے لیے اس طرح پھر چُنا کہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۷۶ کو جناب سلطان العارفینؒ نے درویش سُلہ صاحب کی مدت طویل کی تنہائی کو توڑ کر رجیدہ صاحب کو اس کے دوئی کا حکم طوق پہنا دیا۔ اس پوری آگاہی کے لیے سوانح سلطان کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ اس ذمہ داری کے شرط ترکِ سنت ہوتے ہوتے ۱۹۹۰ء کو سلطان صاحب نے اسی کے آغوش میں وعدہ ایفائی سے سروخروئی پائی۔ اس پورے مدت میں فنا فی سلطان ہونے کا ثبوت رجیدہ صاحبؒ کے بے شمار مناقب وغزلیات اور تواریخ آپ کے سامنے ہے۔

شخصی پہچان کا تھوڑا تعارف دینے کے بعد یہ تسلیم کرنا بے جا نہ ہوگا کہ ان کی درد انسانیت اور مسلمیت کے حوالے ان کی تالیف کردہ ترجمہ کاری کی

دستاویز ''توحیدتہٕ تصوف'' بے شک کشمیری زبان کے لیے ادبی سرمایہ اور مسلم اُمہ کی یک جہتی قائم کرنے کے لیے ایک انمول اور بیش بہا تحفہ ہے۔

یتھ کتابہِ منز چھُ توحیدتہٕ تصوفچ پہچان تہٕ عمل داوِ داوِ چُکاوِتھ علم تہٕ علمی زندگی ہُند ورتاو سمجھاونہٕ آمُت۔ کتاب وسنت کہ حوالہٕ سونچ، تدبرتہٕ برداشت پأنی راونس منزٕ اکسے کلمس زیرِ سایہ گوٚژھ نہٕ مِلتس اختلاف روزُن۔

''انتہا پسندی چھےٚ شرکہٕ کھوتہٕ تہِ نقصان دہ تہٕ کأنسہِ ہُند علمی عروج ہیکہِ نہٕ دینس مکمل بنأوِتھ۔ییلہِ زن بعدِ پیغمبر صلعم تمام انسأنی ذُریات چھےٚ بشرتِہٕ بشرِ ضعیف تہِ۔اِکنہٕ چھِ مشاہدہ رُوح تہٕ روحأنیت بشرٕ ہنزٕ غلطی شکوک تہٕ مغالطہٕ کأری دوٗر کرنٕک تہٕ یہِ ربہٕ سُند بوٚڈ تہٕ بلاترمیم ذریعہ یُس مومنس سُہ بخشان چھُ نفس پرستی تہٕ انزٕ أنبر چھُ شرکس وہ پداوان۔'' توے چھُ کُل عالمس دین اسلام فکرِ تارٕنچ مسلمأنی وجودِ کھوتہٕ تہِ زیادٕ ضروٗری زِ گوڈ گژھِ مسلمانٕہ اسلأمی تعلیمہٕ ہُند زأنکار بنُن اِدہ ہکہِ سُہ عالمس اندراج بھرپوٗر دینی آفاقیت پھہلاونچ خدمت کرتھ۔امہِ نشہِ بے خبری آسنہٕ موجوٗب تہٕ خود دین دار انتہا پسندی ہُند قونوٗن مشتہر کرتھ عملاونہٕ کِنہٕ چھِ یتھ دینس غأر اقوام خصوصاً سائنسی ٹکنالوجی تہٕ فوجی کثرچ زورآوری تھاون وأل مُلک جمہوری یتکِس ناوس پتھ دہشت گرد اعلان کرتھ مسلمانن ہنز بیک کُنی تہٕ بدنام کرنس پتھ لگی متی۔اِکنہٕ چھُ زیادٕ ضروری یہِ زِ مسلمان گژھن پانہٕ وأنی توحیدتہٕ تصوف رِتی پأٹھی زأنتھ اکھ موٹھ بنٕنی تہٕ یہِ چھُ زیادٕ پہن عألمن ہنز ذمہٕ دأری بنان۔یہِ کتاب تصنیف کرٕنی چھُ اکھ ایمأنی آرزو۔یہِ دستاویز گژھِ ہر طبقہٕ کِس نوجوانس تأنی

واتناوِنچ سخ کوٗشش یِن کرنہٕ تہٕ اَسی ساری پَننہِ ببہِ مُشک ہیتھ دینی اصوٗلاتن یِتھ نظام جمہوریتس منز پرکھاوِنچ سام ہیٛنی۔

توحیداور تصوف کے افہام وتفہیم میں شرک کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر یہ نہ سمجھا جائے اور اصلیت کی حقیقت ذہن نشین نہ ہوجائے تو مردود ہونے کا خطرہ تک لاحق ہوسکتا ہے۔ جب رب بلا وسیلہ نہیں پہچانا جاسکتا ہے۔ اُس کی معبودیت عبد تک پہچاننے میں ذرہ ذرہ درکار محور کھا گیا ہے۔ اس لیے علم عمل اور مشاہدات زندگی کے بغیر دین کی پہچان ناممکن بنتی ہے۔ یہاں تک کہ یہ دین رب العالمین سے رحمۃً للعالمین ثابت ہوجائے۔ وقت کے سیاستدانوں، وکیلوں، عالموں، واعظوں سے اپیل ہے کہ وہ اس دین آفاق کے سمجھنے میں کتاب وسنت کے علمی خزینہ سے جڑ کر پھر اس پر عامل لوگوں کی صحبت اختیار کرنے میں آرزو کریں۔

I Mr Mohammad Yaqoob Khan of Brenti as teacher as Ex. District Education officer admire respected Rajeedh who wishes unity of muslim uma and love to non muslims wrote such book who is translated from urdu to kashmiri language whose basic authors are allama Modidi and Data Gunj Bakesh.

I wish this book for whole world Muslims and to those who in doubt of towheed and Tasawoof, it is rare document but necessary to all People . Thanks

Mohammad Yaqoob Khan
R/o Brenti Achabal Annantnag

گاشہٕ جوے

کٲشیر ییٚتہٕ پننہٕ فطری حُسنکہٕ حوالہٕ حساس ذہنن متاثر چھےٚ کران تتہٕ چھُ امیک داخلی تہٕ باطنی ماری منز رتہٕ صاحب حال لۄکن محظوظ کران تہٕ رٔنہٕ ناوان ۔ کٲشرِ ہنٛز قدیم ہری رِوایژ چھےٚ ییمہٕ کتھِ ہنٛز وِزوِ زِ گواہی دِوان زِ کٲشیر چھےٚ فقرس تہٕ پزرس پتہٕ وتہٕ لول بران آمٕژ تہٕ ییٚتہٕ چہٕ رٕژ رِوایژ ہمیشہ مادیت تہٕ دُنیاپرستی رد کرِمژٕ ۔

محترم غلام محمد وگے رجیدہ صاب چھِ اُتھی پاک تہٕ شۄژِ رِوایژ پٔنن زُوجان تہٕ دِل ودماغ آیتن تھاوِتھ عام کٲشرس یہٕ کتھ فِکرِ تارنچ کوشش کران زِ اَسہٕ کاشرو چھِ عالمگیر اہمیژ ہندی بزرگ پادٕ کٔری ۂتی ییمو پننو نورانی خیالاتو ستی سانی ذہن روشن چھِ کٔری ۂتی تہٕ جہالژ ہندِس گٹہٕ پچھس چھکھ گاشک زول کۆرمت ۔ رجیدہ صابنس کلامس سام ہوان باسیوٚ زِ یم چھِ مادی زندگی پٹھ روحانی زندگی ترجیح دِوان تہٕ یتھ کتھِ پٹھ چھکھ یقین زِ کٲشرِ تہٕ کٲشرِ نبر پادٕ گامتی بزرگانِ دین تہٕ صوفیا کرام ہیکن اَزی کس تیز رفتار زمانس منز تہٕ انسانس صحیح تربیت کرنس ستی ستی پزرس تام واتناونس منز اتھ رۆٹ کٔرِتھ۔

رجیدہ صابُن کلامہٕ چھُ ییمہٕ کتھِ ہُند تہٕ باس دِوان زِ یہٕ چھنہٕ مذکورٕ بزرگن نسبت فقط احترامک تہٕ عقیدتک اظہار بلکہ چھُ اتھ منز مذکورٕ

بزرگن نسبت رجیدہ صابُن لول تہٕ ٹاکارپاٹھی لبنہٕ یوان۔ یہٕ کلامہٕ چھُ یِمہٕ کتھِ ہنز تہٕ ثیٖنہٕ ون دِوان زِ یِمن چھُ اکثر صوٗفی مکتبن ہنز زبرپاری زان تہٕ یہٕ پاری زان پننِن پرن والین تام واتنہٕ خاطرٕ چھُ یِہُند دِل سبٹھاہ بےتاب تہٕ بےقرار باسان۔

رجیدہ صابنس کلامس منز چھِ منقبت اکھ خاص اہمیت تھاوان۔ یِمہٕ کنی یہٕ کتھ عیان چھےٚ زِ تِمن چھُ اولیاء کرامن ہُند لول رُمن رُمن منز موجوٗد۔ یِمو چھُ شاہ نعت اللہ قادریؒ، حضرت چستیؒ، حضرت شاہ ہمدانؒ، حضرت سلطان العارفینؒ ہِندِ بن حضوٗرن منز پننہٕ خلوت بُرتہٕ لولُک تیٚتھ اِظہار کوٚرمُت۔ یتھ منز سادگی تہٕ سبز ریز رجایہٕ جایہٕ تہٕ رنگہٕ رنگہٕ پربزلان چھُ۔ تہٕ یہٕ کتاب چھےٚ ظاہر دتہٕ باطنی علوم ہر ملتس رہنماتہٕ پُر اسرار یوسہٕ نہٕ وُنستام کانٛسہِ لِکھنس ژٕبتس تہٕ ہمت بڑاے۔

رجیدہ صابُن کلامہٕ پُرتھ چھُ یِمہٕ کتھِ ہُند تہٕ باس لگان زِ تِہنز باوتھ چھےٚ کُلھم پاٹھی عاجزانہٕ تہٕ فریادی لےہتھ وژھ وانٛجہ پیش کرنہٕ آمژن امہٕ قسمہٕ کِبن جذبن مادی زندگی ہنز ہونرِ ہنز کانٛہہ کھوٚٹ لانٛگنی چھنہٕ شوٗبان تکیا زِ یتھ جذبس مادی زندگی ستی کانٛہہ واٹھ آسہِ تتھ کانٛہہ مادی میٚژ لاگن چھُ بےجا۔ زانٛہہ یہٕ کتاب چھِ یِہندِ نظمیہ الگ انمول مترجمہ نثر۔

ڈاکٹر مجروح رشید

شعبہ کشمیری یونیورسٹی آف کشمیر

توحیدتہٕ تصوفُک میُل

علم چھُ سُو ناگہٕ جوے تیٚمِچ وُزِنی تہٕ بُراے تمہِ علمہٕ کہِ آگرُک نیب چھُ دِوان یُس کائنسہِ تہِ عالمن پننہِ پننہِ علمُک موضوٗع بنأوِتھ، علمہٕ کیٚن طلبدارن تام واتنہٕ ناوٕنچ عمل چھَ ورتأوِنۍ آسان۔ ییٚتیٚن چھنہٕ مےٚ تمہِ دُنیأوی رنگہٕ کہِ مروجہ علمچ وِوکھنے کرٕنی مژہٕ، ییٚمہِ علمہٕ ستۍ آدم پننِہ اِنسأنی صوٗرتھ شکلأ وِتھ ہیکہِ نہٕ بَلکہ تمہِ عرفأنی علمچ یتھ سأری علوم آویزتہٕ دَس بستہٕ روٗزِتھ ہیکن۔ یہِ علم سِرن والین اَسرأرن متین چھِ طوطہِ زبو کلان تم چھِ علمہٕ وجوٗدکیٚن نورأنی پرٕاون سرٕ کران کران بأطنی سُدرٕکی دُرِ بے بہا حأصل کران تہٕ یِمن اَدٕ عأرِف باللہ تہٕ رِندٕ جہان سپدٕ نک تھزرتہٕ بجر باگہِ چھُ یوان، یِمے روشن ضمیر چشمِ بیناتہٕ صاحبِ سلوک فقیر چھِ کشف، کرامأژ، اِلہام بیترِ منأزل منسأوِتھ خود بین، خود پرست تہٕ خودی ہٕنذِس لامکانس تھاہ لأگِتھ لاسران اَبدٕ تھ پٔژاوان۔

کتھ چھَ مےٚ دراصل ماسٹر غلام محمد وگے (رجیدہ) صأبنہِ تازٕ کتابہِ ''توحیدتہٕ تصوف'' کِس پیش منظرس پیٹھ کرٕنی یہِ کتاب چھ رجیدہ صأبن

پننہِ شوقہٕ تہٕ ذوقہٕ بٔنیہِ سبٹھاہ محنتہٕ سان ترتیب دِتھ ، اکھ اہم کارنامہٕ دعوادار عالمن ، کأملن ، عأرفن ، عاشقن تہٕ صوٗفین بروٚنٛہہ کُن أنتھ اندس واتہٕ نو وٚمُت ۔ یتھ کتابہِ اندر چھُ یمو عالمِ اسلام کین معتبر ،قداوار مفسرن ، عأ لمن ، کأملن تہٕ صوٗفین ہنٛزن تصنیفاتن ہنٛدی حوالہٕ ، تجُربات ، اِرشادات تہٕ احکامات پننہِ زان کأری کٔنۍ ضبط تحریرس اندر أنی متۍ ، یمٕیک فأض تہٕ برکت واتہِ تصوفس ستۍ شوق سلیم تھون والین تمن سارِنے صاحبِ فہم عاشقن یِم عالمہِ اسرارٕ کۍ مُتۍ تہٕ شیدائی آسن ۔ پوٚز یٔیلہِ یہ مُروجہ رسمِ خطس اندر چھاپ سپدِ ہے نتہٕ چھَ یہ بلاتشبی أچھ وُٹھ مُتۍ کتھ زانٛنۍ تہٕ مانٛنۍ کارے دارو مامِلہٕ بنان ۔ رجیدہ صأب چھُ اصلی قلم کار تہٕ مصنف مزاز ک موہنیو ، مگر مُتۍ مسلکس اندر علمہ تہٕ قلمٕک آسُن چکاوان کتاب "توحیدتہٕ تصوف" پٔرتھ سپدِ پٔزۍ پأٹھۍ اکھ باہوش صاحبِ کتاب ہنٛدِ وسیع علمہٕ تہٕ مطالعہ ستۍ باخبر تہٕ متأثرتہٕ یمو یتھ معتبرتہٕ مُستند کتابن ہنٛدی حوالہٕ صوٗفی مسلک کِس نصابس تام واتنس چھ دِتۍ مُتۍ تِم چھِ پٔزۍ پأٹھۍ قأبل دید تہٕ قأبل داد تہِ ۔

رجیدہ صأبس چھُ یِیتہِ کین اَدبی ، علمی تہٕ صوٗفی قبیلہٕ کین قلم کارن ستۍ عدم دلچسپی ہنٛدِ سخ گِلہٕ تہٕ شکوہ ، پوٚز میانہِ زانٛنہٕ یہ یِم زانان تہٕ لِکھان چھِ ہُمن چھُنہِ تمٕیک مزاز تہٕ نہٕ واتہٕ نیارے ، نہٕ چھکھ أہنٛدِ ین تحریرن سنہٕ ٹنٛک تہٕ سزٹنٛک نہٕ وق تہٕ نہٕ شوقے ۔ وونی یِم مے ہوٚی سادٕ منوش أہنٛدِ علمہٕ قلمٕک حض ٹُلہٕ ہن تِم چھِ وقتن تمن آوریرن تہٕ اُلجھنن اندر آورٕ آوی مُتۍ یتھ

اندرٕ نہٕ کانٛہہ ذأتی یامأدی فأیِدٕ آسنک اِلزام یا اِمکان چھُ ،تمہِ سببہٕ چھُس نہٕ بہٕ ہیوٚ آدم تہٕ یمن تتھ کامہِ کارس یقرٲری بنان یوسہٕ نہٕ بہٕ گرتھ ہیکہٕ۔

وگے صأب چھُ أکس تِتھس منصبس پٹھ خدمتِ خلقِ خداتہٕ بارِ قلم وبتراوان تہٕ پبتراوان یُس اوہنُدٕ ے بُتر چھُ۔ یہِ دِل گردٕ تہٕ چھنہٕ سارِنے باگہِ یوان۔ یمن کُنہِ ملالہٕ بغأر پنُن علم زانُن تہٕ قلماوُن ، وق دِیُس نہٕ مُجر ایمٕیک یہِ حقدار آسہِ ، ووٚنی گوٚ وفقرس تہٕ فقیری اندر چھَ بے نیأزی، لاوبألی ،تہٕ توٚژھ فقیر سُند آسُن وہند نہٕ یوان۔ پتہٕ گیہِ قلندری تتھ اندر یِیلہِ دسگاہ تہٕ قبوٗلیت آسبس ،سکندری یِیس باگہِ۔ مےٚ چھُ ذأتی طور رجیدہ صأب بالہٕ پاٹھنک لالہٕ زأنتھ بٔیین زأنی راونچ پٔنٕنی ذمہ دأری پننہِ حد نکھٕ وانٛنچ کوٚشش کرٕمٕژ۔ یمہِ یورتہِ یہِ بہٕ أہند قلمُک آسُن تہٕ اعجاز زانہٕ سُہ باقین تام واتہٕ ناونس کرس نہٕ کانٛہہ بخُل۔ خداصأب کرٕنس مخلص قلمس قبوٗلیتھ، اَسہِ دِہِن رُت کرٕنک تہٕ سرٕنک توفیق۔ آمین

طالب حق

ظریف احمد ظریف

دین پھہلایو کأشرِ زبأنۍ منز

کأشر زبان انٛدٕ تھاونس تہٕ پایدار بناونس منز چھُ سانین دینی پیشواہن، رۄحانی بزرگن تہٕ صۄفی شاعرن ہُنٛد دیُت سبٹھاہ اہم۔ امہِ قسمہٕ چین شخصیژن ہنٛزِ کتھِ منز چھُ سبٹھاہ تاثیر آسان تہٕ لۄکھ چھِ یمن یہِ ڈیٖلۍ زِتہِ تعویز پن کران۔ أزی کِس دورس منز تہِ یم شاعر ساریٖوے کھوتہٕ زیادٕ مقبۄل چھِ تم چھِ صۄفی شاعر۔ یمن شاعرن ہُنٛد کلامہٕ چھُ محفلن تہٕ مجلسن منز گوبہٕ یوان تہٕ یہنٛدی طالب تہٕ معتقد چھِ یہنٛز شاعری تہٕ کلامہٕ پٔرنس وچھن منز رٕچھی رٕچھی تھاوان۔

کٔشیرِ چھُ ریشی وأرتہٕ پیرو أرونہٕ یوان تہٕ رۄحانی خیالن چھُ ییٚتہٕ ہر ہمیشہ اوبروے اوسمُت۔ لۄکھ چھِ ازتہِ عقیدتکہِ حوالہٕ کُنہٕ تہِ موضۄعس منز لکھنہٕ آمژ مولجہٕ کتھ پران، تہٕ کأشر زبان زیادٕ کھوتہٕ زیادٕ مقبۄل بناونہٕ

باپتھ تہٕ دینچہ کتھ فِکرِ تارنہٕ باپتھ چھُ ضروری زِ أسی کرواتھ زبأنی منز دینی موضوعات شأمل۔ اتھ چھُ اکھ بارٕ فأیدٕ یتہِ زِ مادری زبأنی اندر چھےٚ کتھ اصل پأٹھی فِکرِ تران تہٕ پلہِ پیوان۔

غلام محمد رجیدہ صأبنی دردِس کتاب ''توحید تہٕ تصوف'' چھےٚ امہِ اعتبارٕ اکھ حوصلہٕ افزا کوٗشش تہٕ سأنس علم وادبس اندر اکھ مانہِ سوواضافہٕ۔

خدا صأب دینکھ قلمس زیادٕ کھوتہٕ زیادٕ وُسعت۔

عزیز حاجنی

اکیڈیمک آفیسر لنگویجز

جے، اینڈ کے بورڈ آف سکوٗل ایجوکیشن، سرینگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اتحادِ ملت

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد! اسلام کی تمام تعلیمات کا سرچشمہ قرآن وحدیث (کتاب و سنت) ہے۔ ابتدائی تعلیم مسجد نبویؐ میں دی جاتی تھی۔ لہٰذا درسگاہ نبویؐ میں تمام علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ اور تصوف کی تعلیم دی جاتی تھی۔ کوئی الگ شعبہ نہ تھا۔ مسجد نبویؐ میں ایک چبوترہ تھا۔ جس میں صحابہ رسولؐ تزکیہ نفس اور اصلاح باطن کی عملی تعلیم وتربیت کے واسطے ہر وقت موجود رہتے تھے اور انہیں اصحاب صفہ کا نام دیا گیا تھا۔ جب اسلام نے عالمگیر حیثیت حاصل کی تو اس کی تعلیمات کو علمائے دین نے الگ الگ شعبوں میں منظم کیا، جنہوں نے علم حدیث کو محفوظ کیا، وہ حدیث کہلائے۔ علم تفسیر والے مفسر کہلائے جو فقہ کے کام میں مشغول ہوئے وہ فقیہہ کہلائے اور جن اشخاص نے تزکیہ نفس و اصلاح باطن کا شعبہ سنبھالا وہ صوفی اور مشائخ کہلائے۔ یہ سب چیزیں اسلام کہلایا۔ جس طرح ایک انسان کے مختلف

اعضاء مثلاً کان، ناک، ہاتھ، پاؤں، مُنہ، سر، آنکھیں وغیرہ ہیں۔ یہ سب چیزیں انسان کی شکل وصورت کو نمایاں کرتے ہیں۔ صرف آنکھیں کہنے سے انسان نہیں کہلاتا ہے۔ اسی طرح اسلام شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کا نچوڑ ہے۔ بقولِ پیر رومیؒ

علمِ باطن ہمچو مسکہ علمِ ظاہر ہمچو شیر
کے شود بے شیر مسکہ کے شود بے پیر

ہر چیز کے دو حصے ہیں، ایک ظاہر اور دوسرا باطن۔ جیسے انسانی جسم ظاہر اور اس کا باطن روح ہے۔ لہٰذا یہ دونوں لازم وملزوم ہیں اور ان کے آپسی رشتے سے انسان زندہ ہے۔ نماز کے لیے پہلے ظاہری طہارت لازم ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے دربار میں سربسجود ہوکر خشوع وخضوع، حضورِ حق قربِ حق و وصالِ حق باطنی پہلو ہے۔ پس شریعت جسم ہے اور طریقت اس کا رُوح ہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں۔ اگر تم کسی کو کرامات والا دیکھو، ہوا میں اُڑتا ہوا دیکھو، دھوکے میں نہ آجانا جب تک یہ نہ دیکھ کر آؤ، انہیں حفظ حدود اور پابند شریعت کیسا ہے۔

حضرت مولانا رومیؒ فرماتے ہیں:

کارِ مردان روشنی و گرمی است
کارِ دوناں حیلہ و بے شرمی است

یعنی مردوں کا کام روشنی وگرمی ہے یعنی عمل میں سرگرم رہتے ہیں اور

کمینوں کا کام حیلہ، بہانہ سازی اور بے شرمی ہے وہ مجاہدات سے جی چُراتے ہیں۔

رہبر راہ طریقت آن بود
کو باحکام شریعت مے رود

یعنی طریقت اور سلوک باطن کا راہبر وہی ہو سکتا ہے جو احکام شریعت کا خود بھی پابند ہو اور طالبین کو بھی اس کی پابندی کی ہدایت کرتا ہو۔ فرمانِ علمدارؒ

گُنبر ہے بوزکھ گُنہِ نو روزکھ
أمی گُنبرَن کوتاہ دیُت جلاو
عقل تہٕ فِکر تور کوٚت سوزکھ
کٲمی مالہِ چھِتھ ہیوٚک سُے ڈریاو

زیرِ نظر کتاب کا مطالعہ راقم نے طائرانہ انداز میں کیا۔ قارئین حضرات گہری نظر سے کتاب کا مطالعہ فرما کر خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مؤلف کہاں تک اپنی بات کہنے میں کامیاب ہے۔ مجھے اپنی کم علمی دور بے بضاعتی کا اعتراف ہے لہٰذا حتمی رائے دینے سے قاصر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق بات کہنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خادم قوم ملت
سید فرید الرحمٰن بخاری
صدر انجمن تبلیغ الاسلام، جموں وکشمیر
مہتمم اعلیٰ حنفیہ عربی کالج، نورباغ سرینگر کشمیر

توحید تہٕ تصوف

بطور واعظ تہٕ مبلغ دین پٕر مبے یہِ کتاب پٕوٕرِ عناصیر و دوٕن بڈٕن شخصیاتن ہنٛز و دینی نظریاتو مطأبق چھِ یہِ زبانِ اردوٗ ہس منٛز گرتھ، کأشرِ زبأنی منٛز پھرنس پیٹھ چھِ ترجمہ کار جناب محترم رجیدہ صأب قأبل تحسین و مرحبا۔

یتھ کتابہِ منٛز چھُ یہِ اکھ بوٚڈ آرزوٗ و وتلاونہٕ آمُت کہِ اُمتس گوٚژھنہٕ مسلک تہٕ اعتقادٕکس بنا ہس پیٹھ کانٛہہ دوٗر برآسُن ۔ ییٚلہِ مسلمانٕ اکھ أکس شکہٕ چونظرو وُچھن تہٕ مِلت ۔کتھٕ گژھِ مولود اسلام یعنے اسلأمی معاشرٕ وجوٗدس منٛزانہٕ نس کامیاب ۔ ییٚلہِ زن سأری قوم پنٕنہٕ ننن تہذیبن رأچھ کران آمتی چھِ تہٕ تموے چھُ یتھ موجوٗدٕ دُنیا ہس پیٹھ پنٕن راج حکومت تہٕ جمہوریت ناو دیتمُت ۔ یہِ چھِ ہر کأنسہِ مسلمانس للہٕ وُنہٕ دگہِ ہنٛدی پأٹھی سوچُن تہٕ سرُن۔

ییٚتہِ جناب مودودی صأبن پننہٕ سارے عمرِ مسلمانس بیدار کرنہٕ خأطرٕ تہٕ خداے سنٛز بندگی تہٕ أمی سنٛزے حکمرأنی برزمین تہٕ اکثریتی ریاستن عملاونک درس دیُت مُت چھُ ۔ تتہِ گژھِ شریعت چہ علمدأری ہنٛز محکم

بنیاد خدا ازانہٕ ژنج تہٕ عملاً تزکیہ نفس تہٕ رضاے رب حاصل گژھنچ وَتھ تہٕ بہ جسد و روح اعمال صالح آسنۍ۔ تہٕ اتھ چھُ تصوف ناو آمُت تھاونہٕ۔ تیٚچ ابتدا اصحاب صفہ کران آمٕتۍ چھِ۔ یہ زن پانے رہبانیت مولہٕ تلے رد گرتھ جنابو رہنمائی گرمٕژ چھِ۔ یم دونوے شعبہ چھِ اتحاد خاطرٕ از حد لازم و ملزوم۔

یتھ دورِ جدیتس منز اسلامی ملتس خبر دار گژھُن کہِ مغربی تہذیبن چھُ بے راہ روی، مادیت پرستی، جنسیات پسندی تالہِ کنۍ ژٹھ کڈمٕژ تہٕ دُنیا پرستی کنۍ چھُنہٕ کانٛسہِ زچن نال اتھِ یوان تہٕ انسانی اعمال چھِ چاروَاین ہٕنٛدِ کھوتہٕ بدتر گژھان۔

بہٕ چھُس أز چہ پُوٚیہِ اپیل کران کہِ تم پٔین پانٛس تہٕ پوٚرٕ پاٹھۍ پرٕن اسلامیات تہٕ تصوفچ وتھ رٔٹتھ گرِن اتحاد المسلمین پنٕن منزل مقرر۔ یتھ پاٹھۍ کہ غارقوم تہٕ زانن رب العالمین تہٕ حیاتی رحمۃ للعالمین۔ خداوندِ کریم دِین توحید تہٕ تصوف زانٕنچ کل تہٕ فِکر۔ آمین

تہٕنٛد خادم وناٚدم

بابا غلام محی الدین دراوے

نعمت پور، علاقہ کوکرناگ

Department of Kashmiri

University of Kashmir,Hazratbal, Srinagar-6
Prof.Shafi Shauq......HOD Dean Faculty of Arts

Review of two MSS on Taswuf by Faquiri Sultania

The two manuscripts on various aspects of TASAWAF by Faquiri Sultania(Alias G.M.Rejeeda) of Pyath Dyalgam,Anantanag,Submitted to the Vice Chancellor are certainly a spontaneous and sentimental outpouring of the author's understanding of various facets of Islamic mysticism;adherence to acacdemic norms of style and presentation is no concern of the author. The author's opinion is purely subjective and, such there in no documentation or comparative analyeses concerning the subject in the two MSS.

While appreciating the author's hard and sincere intention. I suggest that the author should seek finacial of Art,Culture and Languages for Publishing the two books. The University has no provision on publishing the material.

The manuscripts need to be re-written in the approved Kashmiri scrpit before submitting them for the consideration of authorities of the academy for financial assistance. The authour may get the manuscripts recast in DTP in Kashmiri Inpage by some professional computer operator.

I feel that the two books, when published, shall have a warm response from the admirers of " Pir Baba "

Prof. Mohammad Shafi Shauq
Naseem Bagh , University of Kashmir

نادر تحفہ دین

تخلیق توحیدتہ تصوف اُردو زبان سے کشمیری میں لایا گیا۔ ممکناً اس زبان میں دینی تبلیغ کا یہ بڑا اور پہلا کارنامہ ہوگا۔ جس میں اتحادملت کے لیے ہر نوع آرزو کی گئی۔ اس دستاویز میں توحید کے ساتھ حقیقی تصوف کے سمجھنے اور برداشت کے برکات کے لیے گذارش ہے۔

اس مسودے میں جناب علامہ مودودی کے انتھک کوشش اور اور احیائے دین کی خاطر تحریک دین برائے دین اسلام پر سیر حاصل بحث کی لیکن کاش اُسے مرشد حاصل ہوا۔ شاید اس دنیا کو خاص کر براعظم ایشاء میں مسلمانوں کے اختلافات نہ ہوتے اور مقصد دین بھی حاصل ہو پاتا۔ لیکن مسلمانوں کی یہ بڑی بدقسمتی رہی کہ نظریہ مودودیہ دین کے لیے ایک اور اختلافی نکتہ بن کر اُبھرا۔ جسے پُر کرنے کے لیے کوئی اس تنظیم میں توحید و تصوف کو یکجا کر کے دینی خلش جاری نہ بننے دیتا۔ ایک اور افسوس کا مقام یہ ہے کہ کتنے علماء، واعظ و مبلغ، پیرو درویش اور فقیر لوگ مادیت کے لیے گانے کے مجالس تک کا رواج دے کر صوفیت کو بدنام کیے ہوئے ہیں۔ صوفیت بنیاد خود دینِ مبین کا وہ

نایاب فقر ہے جو ایک صوفی ہی مرشد کامل سے وابستہ ہو کر پاتا ہے۔ اگرچہ علم اس راہ کا چراغ ہے مگر منزل نہیں۔ یہی وجہ ہیں کہ علماء بھی اس راستے میں دین اسلام کو لوگوں تک پہنچانے میں خونِ جگر نچھاور کرنے لگے۔ مگر اس مقام تک بہت ہی کم پہنچے جہاں روحانیت پا کر واحدنیت میں گم ہوتا ہے اور کچھ خدائی راز بھی افشاء کرتا رہتا ہے۔

علامہ مودودی صاحب اس دنیا کو مسلمانوں کے لیے وہیں سے شروع کرتا ہے۔ جہاں امت کے لیے خلافت اور معرکہ کربلا وقوع ہوا۔ اس لیے وہ دین شریعت کو نظام برائے مسلمانان حاصل کرنے کی بھاگ ڈور حاصل کرنے سے ہی مسلمان اور داخل اسلام یاد دلاتا ہے۔ جیسا کہ لا الہ الا اللہ برائے مخلوق اور محمد الرسولؐ برائے عالمین اور شرط زندگی مسلمین ہے۔ خدا کرے یہ کشمیری کارنامہ ادب اور تحفہ دین ہر فرد تک پہنچے تا کہ فرقہ بندی سے پاک معاشرہ نصیب ہو جائے۔ کتاب ''توحیدتہ تصوف'' پز در مٲدانِ عمل عالمن تہٕ واعظن تسلیم گرتھ عالم اسلامچ بلندی تہٕ تھز رنیشہٕ ناوٗن تہٕ دلی دوٗرِ رس ہمیشہٕ خٲطرٕ رخصت کرُن۔

آپ کا طالب علم

غلام حسن ریشی، ساکنہ پیٹھ دیالہ گام

رجیدہ کالونی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حقیقی توحید

توحید وتصوفس متعلق یمو صاحبِ دأنشو چھُ لیوٚ کھمُت ،یہِ کتاب حقیقی توحید چھُ فنافی الشیخ پٹھ شروع گژھان ، امیُک مٔنزل چھُ آخر فنافی اللہ۔

یہِ شعر چھُ مانہِ زیوہ

که یہ موج یہ لہر یہ سکوتِ صحرائی
یہ آتش چنار ہے ظلمات کی بینائی

اس مقام پر پہنچ کر فطرت الہ اللہ ہے۔ یعنی توحید ازلی سے واقف ہو کر تصوف کے راستے داخل ہوتا ہے اور وہ عشق جلالی ''جس نے دیا بندہ مومن کو جلوہ''، مرتا ہے کون''۔ ہوتی جب زندگی پائندہ حیات ہدیٰ حاصل ہو کر اشرف المخلوق کا درجہ پا کر اپنے آپ کو قریب سمجھتا ہے۔

ازل سے ابد تک دستور الا اللہ ہے یہ لوح پر قلم و میثاق مشعل راہ ہے۔ یہ خاکی فطرت قوم جس کو منزل مقصود تک پہنچنے کے لیے کشف وصف اور علم من الظلمات کا ہونا ضروری اور ''مقام عشق میں نہ ہو جینا نہ ہو

مرنا'' متانتی راز ہے رب ذوالجلال کا عقل باہر ہے، بتحقیق کشف اظہار کا والے مسرؤر رہوتا ہے زبان وگفتار کا زمانہ حال میں تصوف فطرتاً اصلیت سے وابستہ ہو۔ جو پیدائش الا اللہ کے لیے مشکل راہ ہے۔

محترم صاحبان آدم سے لے کر آج تک اس دنیا میں حق وصداقت کا بول بالا متقاضی ہے جیسا کہ نہ نمرؤد نہ فرعون نہ ماہان منزل مقصود تک پہنچے باطل کو ہر زمانہ میں شکست ہوتی ہے۔

باقی والسلام

بشیر احمد رائی

ہاکورہ گنڈ، ڈورہ

22-10-2008

تصوف کی سند

خلفائے راشدین اور عشرہ مبشرہ کے بعد اصحاب صفہ اعلیٰ صفات ستوہ کا مظاہر کامل تھے۔

اصحاب صفہ کی ذکر قرآن وحدیث میں موجود ہے۔ یہی حضرات دورِاول یا دورِ رسالت وخلافت کے ارباب تصوف ہیں۔

تصوف کا دوسرا دور ۳۴ ہجری سے دورِ تابعین کا ہے۔ ایک سو سال کی مدت پر پھیلا ہوا ہے یعنی ۳۴ ہجری سے ۱۵۰ ہجری تک دو بڑی ہستیاں ایک اویسی قرنیؒ، دو حضرت حسن بصریؒ۔ ایک جنابصلعم کے بہ دنیا میں موجود بہ حیات تھے۔ ۳۷ ہجری کو جنگ صفین میں شہید ہو گئے۔ حضرت حسن بصریؒ ۱۱۰ ہجری میں وفات پائے۔

تیسرا دور تبع تابعین ۱۵۱ ہجری سے شروع سو سال تک زھاد، عباد، نساک، صوفی القاب سے کہے گئے۔

موجد اصطلاح تصوف ابو ہاشم ، م ۱۵۱ ہجری ۔ انتقال در ملک شام

رابعہ عدویہ م، ۸۵ ہجری بصرہ کی رہنے والی۔

حضرت ذوالنون مصریؒ

حضرت جنید بغدادیؒ ۔ حضرت داتا گنج بخشؒ ۔ حسین بن منصور حلاج

حضرت ابو بکر شبلیؒ ۔

دور متاخرین حضرت شیخ علی بن عثمان جلالیؒ ہجویری

حضرت امام غزالیؒ ۵۰۵ ہجری،

حضرت شیخ محی الدین اکبر، ۶۳۸ ہجری

حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ ، ۶۷۲ ہجری

☆☆☆

برسی دختر شہید گل نوازہ، پیٹھ دیالہ گام

کشمیر عظمیٰ اول مئی ۲۰۰۸ء،.....ص ۱۰

شہنوازس کَر ربن رحمت عطا
در گذر ییٚہ لوٚکٕٹ بڈٕ سأری خطا

حوٗرو غِلمانو ووٚلُس نوٗرُک رِدا
لولہِ مہرنہِ گوٚو تِتھے اَجلُک صدا

بختہٕ بڈٕ سکھراے سُلہِ دارالبقا
یِی بٔس اوٚسُس گوٚمُت غأیب صدا

چانہِ مرِ آمُت پوٚژھا سپدی جُدا
صبر و شکرا کوٚر أہندی بابن ادا

بر رضائے رب چھُ صوٗفی با خدا
چھوکھ تہُند للہِ وُن چھُ جِگرس ہر صبا

رب شہیدن رأضی ، دِیہِ رٔژرُک جزا
شہنوازن ٹوٹھ یاوُن کوٚر فِدا

حورٕ ونہٕ وان چھےٚ شہیدن مرحبا
رب عطا کرِنکھ ہر وِزِ مرتبا

☆☆☆

بزبان از اہل خانہ
فاروقہ ،فردوسہ،اول مئی ۲۰۰۴ء
بزبان کشمیری گفتہ ظریف احمد ظریف
در وداع شہنوازہ
دختر جی۔ایم،رجیدہ
۲۵ سالہ زندگی کا خلاصہ

توبہ دربارگاہِ الٰہی

عُمرِ ہندی بارِ خطا ہیتھ آس ژےٚ کُن یا رحیم
کارِ دُنیا نارِ نمرٗود کوٚت سۄمبرُم یا رحیم

مَس بہٕ گوس زاگہٕ وُن وِزِ وِزِ نا حقس
ساکہٕ نےٚ گوس لورروٗدُس تزیشہٕ ہیوٚت آدٕمی رتس

عاٰب گوٗیی گرٕ مے بے حد فتنہٕ تُلم ذرٕ ذرس
ژھلہٕ باٗزی ہیٚچھ ناوِم ءکتی معصوم بے ہوس

حبس تہٕ خرچوٗم محوِ زَر پنہٕ نِس گھرس
پروا وبۄزُم نَے تنِ تنہا غرق گوس منز نخوتس

حق و ہمسایہٕ نزدیک اٗشناو پیوٗم نو زانہہ ژتبس
نامہٕ سیاہ میون کوٚہِ عظیم مٹہِ گس ہیٚیہٕ بدکارس

زیچھ سیاہ رأژ پتے ووٗنی گوس بیدار ضُجِہے
اِمتحانن منز گوس آووٗر کُس پزٕ ژھم بیمار ہے

رگہِ رگہِ دگہِ ستی ژٕومےٚ لۄگمت داوٕ ہے
کُنِس جانس ناتوانس ژٕلم ترٲوِتھ واوٕ ہے

میٚانہِ اطوارٕ ہِنہٕ کانہہ پٲدٕ کرہن در جہان
موٚیہٕ مویہِ درتوبہٕ آسے معاف کر سیاہ کارٕ ہے

پالیس پیوس چھپنہِ آس رحم رُکس دربارٕ ہے
توبہٕ میون گرِی تو قبوٗل روزِ عبرت جہانسِہے

چھنہٕ ژٕے ہیٚوٚ کانہہ غفار بزٕانتھ چھےٚ لاچارٕ ہے
رنجیدہے رنجیدٚ بنتم پرٕدٕ کر منز ذُریاتسِہے

دلہٕ کیو پرٕو چھُس توبہٕ کران یا رحیم یا غفار
دِم اجابت پاسِ رسالت واتہٕ تم فٕری یادٕ ہے

☆☆☆

طالب دعا: محمد اشرف صوفی، حافظ باغ سرینگر

حضرت ابوالحسن قوشنجہؒ چھ فرماوان

برصفحہ۷۸،سطر۶،کشف المحجوب

"التصوف الیوم اسم ولا حقیقۃو قد کان حقیقۃ"

از چھِ حقیقۃ روس چیزُ ک ناو تصوف سمجھنہٕ آمُت ورنہ اوس یہِ ناوہ بغأر زمانن منز اکھ حقیقت۔

مطلب چھُ یہ کہ صحابہ کرامؓ تہٕ سلف وصالحین ہندس زمانس اوس نہٕ یہِ ناو۔ مگر امیُک مصنیٰ (عمل) اوس موجودوُن چھ ناوٕ مگر مصنیٰ ہُک وجود چھنہٕ۔ یانے معاملات تہٕ کردار اُسی بہتر (معروف) لیکن دعویٰ اوس بلکل کم دونی چھِ دعویٰ مشہور مگر معاملات جہلانہ (مجہول) تصوفکین معاملاتن منز معانی تہٕ حقایقن ہُند اظہار بیانس منز مشائخن ہُند ذِکر کرنہٕ آمُت (مذکورہ) ارشادات چھ طالبانِ حقن ہنز رہنمأیی خاطرٕ کأفی۔ مگر یم تصوفکی انکأری چھِ (انکار کرن وألی) یمن پرژھتو کہ تصوفس انکأری سپدنس منز کیا چھُ تہُند مراد۔ اگر محض اُمیُک ناوٕ موجوٗب انکار چھُ، تہِ تیلہ چھنہٕ کانہہ ژکھ، حرجہ یا گراو، مگر یتھ پأٹھی مانے تہِ حقأیقن نش انکار کرُن چھنہٕ

لازم بنان۔ تمہِ پتہٕ تہِ اگر تِہی امہِ کس مانیس تہِ حقایقتن ہِنش انکار چھُ تہٕ یہٕ انکار چھُ کل شریعت اسلامُک انکار بنان۔ یتے یوت نہٕ بلکہ چھُ یہ آنحضور ﷺ ہندِس پسندیدہ تہٕ شوبہٕ وُنس اخلاق حمیدہ تہٕ کل خصلتس پتھ اسوہ حسنس انکار (منکر) بنِیہٕ گنزراونہٕ۔ امہِ انکارہ پتہٕ چھ سورے دین ریاکاری ہُند دین بنان (نعوذ باللہ)

بہٕ چھس دُعا کران زِ اللہ تعالی بناوِن توہہِ یتھ فرمانبردار تہِ نیک۔ یتھہٕ پاٹھی تمی پننی دوست بناوی۔ بہٕ چھُس توہہِ وصیت کران زِ خدایہٕ ہندین یمن دوستن، وٗلین تہِ حق ژھارن والین صوفین ستی گژھِ حق وانصاف ہمیشہ زیرِ نظر تھاوُن۔ دعویٰ گژھِ کم کرون تہِ خدایہٕ سندین بزرگن ستی حسن اعتقاد تھاوُن۔

❋❋❋

ماخوذ از: کشف المحجوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توحید اور تصوف

اگر آپ خدمت دین ہر ملت کے لیے نفع بخش سمجھنے اور سمجھانے کی آرزو رکھتے ہیں تو خدارا پرکھ لیجیے کیونکہ ملت میں تفرقہ کی یہ بڑی وجہ یعنی توحید اور تصوف ایک دوسرے کے لیے عملی ضد بنا دیا گیا۔ اس دوری کو حتی الوسیع کم کرنے کے لیے ان دونوں شعبہ جات کے حوالے سے اس مسودے کو ہر عالم ومفسر سے طفلِ مکتب تک پہنچانے میں پہل فرماویں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کشمیری زبان نئی نسل کے لیے ایک اجنبی بول چال بنی بنائی گئی۔ لیکن کشمیری کو خصوصاً اور عموماً ہر کس و ناکس کو جب اسی زبان میں پڑھی جائے تو اُسے پھر اور اُن کتابوں کی لکھی تحریری واقعات اور علمیت سمجھنے میں یہاں کوئی دقت یا کھوج اور کوئی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ براہِ راست آپ بزبان کشمیری میں ہر تعلیم یافتہ اور ان پڑھ کو سنائیں تو دوسرے زبانوں سے پلے بڑھے کشمیریوں کو یہ نادر و نایاب تواریخ سمجھنے کی کوئی اور تحریر کھوج نہیں ہوگی۔ اُمید ہے کہ اس بار یہ تواریخ پڑھیں اور بے خوف تنقید لکھیں تا کہ مذاہب کی نزاکتوں سے آگاہی پائیں۔

مصنف

رجیدہ

درذکرلخت جگرشہیدگل نوازہ ''دختر''

جناب علامہ مودودی کے کتاب بنامِ مودودی اور تصوف اور کشف المحجوب سے لیے گئے عنوانات اور خصوصاً علامہ کی زبان اردو بہت دقیق لفاظیت کی وجہ کشمیری زبان میں ترجمہ کاری کارِکرامت سے کم نہیں۔ اس بارے میں آپ کو بحوالہ مذکورہ کتب کے اقتباسات کے صفحاور سطور درج ہیں۔

بسم اللہ

یہ کتاب یمہِ کس تحریری شکل کأشر زبان منز چھ یوان دِنہٕ چھُ محترم علامہ مودودی تہِ أمی ہٕندی رٕتی ترجمانی کرن والیو بیاناتو ہٕتی مُشکاونہٕ یوان۔ تتہِ چھس بہٕ مناسب سمجھان کہ امہِ کس پورہ حقس منز کرہٕ بہٕ بطور پیچان جناب داتا گنج بخش سٕنز کتابہٕ کشف المحجوب کہ عنوانہ معاملات صوٗفیانہٕ بہٕ نسبت حضرت ابوحفص حداد نیشاپوری سٕندیو یمو ارشاداتو ہٕتی یہ اندراج، یم ات کتابہِ کشف المحجوبس منز کتاب صفحہ نمبر ۷۶ چھ فرماوان۔

''تصوف چھ سراسرادب، ہر وقتہٕ ہر جایہٕ تہٕ ہر حالہ خاطرہ مقرر۔ آداب تہٕ احکام، یم یمن آرابن ہنزِہ پابندی تہٕ یہند بن پنہٕ نٮ۪ن پنہٕ نٮ۪ن وقتن منز لازم بناؤ تم گۓ مردانہٕ خداین ہند بن اعلیٰ درجن پٮ۪ٹھ فائز، تم تہٕ یمو یمن آدابن ہنز قدر دانی زانی نہٕ تہٕ گرکھ ضایع۔

تم گۓ خدائسنز نزدیکی تہٕ قبولیت کس گمانس منز نا امید گژھتھ مردوٗد (یانے گۓ رد) امہِ کس پژرس منز (مصنیٰ) چھُ حضرت ابوالحسنؒ ہُند ارشاد یتہٕ پاٹھی:

لیس التصوف رسوما ولا علوما ولکنه اخلاق

رسمِ علمٕک ناو چھنہٕ تصوف بلکہ چھُ وصفن تہٕ اخلاقن ہُند ناو یتھ پاٹھی زانو امیُک مطلب اگر رسمٕک ناو تصوف آسہے تیلہ گژھِ ہے ریاضتہ تہٕ مجاہداتو ستی حاصل۔ اگر علمٕک ناو تصوف آسہٕ ہے تہٕ تیلہ گژھِ ہے تعلیم پرنہٕ ستی حاصل۔ مگر یہِ چھُ گُلس پٮ۪ٹھ اخلاق حتیٰ کہ اگر امیُک حکم پننہٕ ہستی منز جاری تھاوو نہٕ۔ امکی معاملات پننس وجودس منز عملاو نہٕ، تیلہِ گژھِ نہٕ اسرارِ حقیقتھ ہرگز تہٕ حاصل۔

رسم کیاتہٕ کتھ چھونان تہٕ اخلاق کیاہ گو۔

مصنیٰ کس صورتس رسوم تہٕ اخلاقس چھِ پانہٕ وانی یہِ فرق رسم چھُ یتھ اکھ کردار فعل (Action) یُس تکلیف پٮ۪ٹھ محنتہٕ تہٕ باقی اسبابو ہندِ ذرایعو ستی حاصل گژھان چھُ مثالہِ پاٹھی تتھ عمل یوسہٕ باطنس خلاف بظاہر کرنہٕ یہِ تہٕ سُہ کام (فعل) آسہِ باطنی مصنیٰ حقیقتہ نشہِ خالی۔

اخلاق چھُ یُتھ پسندیدہ (محمود) کردار (فعل) یُس بغیر سختی محنتہٕ تہٕ بغیر اسباب و ذرایعہ تہٕ بظاہر باطنکہٕ موزنیتہٕ ییہٕ کرنہٕ تہٕ یم آسن نہٕ بێیہٕ دعویٰ کران۔

صفحہ نمبر ۱۷۔ کشف المحجوب، حضرت ابوالحسن نوری چھُ فرماوان

''التصوفة هم الذين صفت ارادبهم قصاروامى الصف الاول بىس ايدا الحق''

صوفیائے کرام ہنز جماعت چھ سو ییٚہنز زندگی بشری کدورتو نشہٕ آزاد بێیہٕ آفاتِ نفسانیتھ نِش پاک گژتھ طمہو تہٕ ارمانو نش لاپروا آسہٕ گاٚمژ۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کأشرِ زبان منز یہِ ڈألی پٔریوہ۔

از ترجمہٕ کار۔ جی۔ ایم رجیدہ سٔنز تحریر

کتاب وجود شأعری تہٕ تصوف اجراء ۲۰۱۱ء کرنہٕ پتہٕ زان کأری یمہِ کتابہِ ہُند گوڈنیُک حصہ یتھ ناو ''وجودِ شأعری تہٕ تصوف'' پرنہٕ ستی گژھِ تویہِ معلوم کہ شأعری ہند بن قسمن منز یمیُک حد نصوت نبی صلعم پسند رب چھُ۔ یہ شأعری درا ے وقتہٕ وقتہٕ کیٚو پیچ وخموں منز تہٕ بنے یہِ حدٕ رٗس لا محدٗود۔ مگر اسلأمی نظریاتن تہِ امہِ کِبن لوازماتن متعلق بیدأری کرنس منز کوٚرنہٕ شأعرو پننو تخلیقاتو ستی قرآن وسنت کِبن فرموداتن موجوب کأنہہ عشق نوٚن یا اظہار سوا ے برصغیرس منز ڈاکٹر اقبال صأبن بے بدل خدمت اسلام در نظم۔ یہ تہِ ہیکہِ وجہ آستھ یأنتھ کہ از روئے شریعت گئے نہٕ ربس شأعری ہٕنہِ کُنہِ عنوانہ پسند بغیر نعت گوئی تہِ ہٕنہِ نہٕ کینہہ۔ اچ حد بندی روزیی مقرر، مگر دویمہِ انداز چھ یہِ اسلامی رشتس اندر تصوفکس نقابس تل حدہ نیبر تہٕ پھبان آمژ۔ یوس نہٕ یتھ صدی تأنی ژھوکان آیہِ۔ یتھ پأٹھی گئے فنِ شعر وشأعری عمل تصوفس گوڈ بران تہٕ حد شریعت نعوت روز محدود تہٕ نظمے یوت۔ یہِ فن شعری یوٚ دوے عہد خلافتہٕ پتھ زیادٕ تر کاغذس کھٔژمژ چھنہٕ مگر بعد خلافت روزیہِ عمل تصوف توحیدس بروٚنہہ لمان۔ امیُک یوٚ ڈ وجہ چھُ یِی کہ قبل اسلام آس ہر ملتس منز پننہِ ماحولہ مطأبق شعر وشأعری موجود تہٕ

اتھ اُس نہٕ کانٛہہ شرعی حد بندی۔ یہ زَن درفرقان آمُت چھُ۔ تمہٕ پتہٕ تہٕ یہ غیر مسلمن تہٕ قومن منٛز موجود آسنہٕ تہٕ اَتھ دراسلام حد چارِتھ بروٚنٛہہ ینہٕ والین زمانن منٛز پیٛیہ بیٛیہ اکھ صِنف تھنہٕ یوسہٕ معرکہ کربلا کہ لا حد ظُلمن وُزنأویوسہٕ انسأنی فطرتاً در اشعار ووپدے یانے فنِ مرثیہ۔ یتھٕ پأٹھی گوٚو اسلأمی ضأبطس منٛز یہ فن تہٕ دأخل۔ مگر تصوف یمیُک آگُر قبل اسلام سبٹھاہ بروٚنٛہہ حدِ زمانہ روٚس روود مُت چھُ، اوس نہٕ مسلمان شأعرس نِش اَستھ تہٕ نوٚن کرُنُک مجال یاحکم یُدوے یہ فن تہٕ چھُ انسأنی جذباتن ہُند بےقابو اظہار۔

مطلب غرض چھُ کہ ییٚتہٕ اَس توأریخ تصوف برصغیرہ نبر دنیاہس منٛز بجکم تہٕ مطابق اسلام سام ہموٚیہ بنہٕ اکھ بڈٕ کتاب۔ گوکہٕ امہٕ حوالہٕ پرٕیُوتوہ یمہٕ کتابہٕ ہندِس دویمس حصس منٛز یہ بعد طلوع جناب داتا گنج بخش تواریخ بہ شہادت لیکھان چھ:

''یتھٕ برصغیرس منٛز بعدِ وارِد اسلام از جناب چشتیؒ پتھاہ محدثِ مفکر تہٕ علامہ پأدٕ ہٕتی چھ۔ تمو چھُنہٕ فلسفہ تصوفس مانع شریعت یا جزِ اسلام کانٛہہ ننہٕ وانہٕ فتویٰ صادر کوٚرمُت تہٕ مِلتس مشرکانہ فعلونش دور روزنُک عملی تہٕ تحریری تنبیہ کوٚرمُت۔ مگر عام مسلمانس ہأویکھ نہٕ مسلسل پأٹھی شکہ روٚس کانٛہہ وتھ یا لأزم بنیاد تصوف۔ یہ تہٕ ہیکو اَکھ بوٚڈ وجہ قرار دِتھ کہ یتھ ہندوستانس یانے بھارتس منٛز واریاہس کالس مسلمانو حکمرانی کرتھ تہٕ آدنہٕ تمن رُوحِ قرآن اتھِ یانے مکمل قرآن کاربن منٛز کہٕ اسلام کیاہ ہیتھ تہٕ کمہٕ باپتھ سوز پروردگان۔ یتھ پأٹھی روٗدی ہمیشہ مسلمان حکمران قرآن و

احادیثو نشہِ عملی طور غافل تہٕ امہِ کِبن ونو کہِ تِمن اوس صرف اقتدار حاصل کرنوک نصب العین بلکہ بنام مسلمان تہٕ مومن نہ کینْہہ۔ مغلو کر لا دین اصولن تحت حکمرانی۔ مگر صد افسوس برابر از تام کہ اسلام بحیثیت آفاقی دین نہِ کینْہہ۔ نہٕ دِژکھ مسلمانن قرآنی تعلیم تہِ نہ کل عوامس تعلیم یافتہ بناونٕچ دِل و جان دلچسپی۔ یوٚ دوے تِم ہیکہِ ہن نہٕ اسلامی ریاست در عمل اَنتھ۔ تِمہِ پتہٕ تہٕ کوٚرنہِ تِمو اقتدار اَستھ اسلامی تعلیم عامس تانی واتناونٕچ کل تہِ غار مسلمن تہِ پننہِ مذہبہ مطابق اخلاقیاتن نش زانی راونٕچ کانْہہ پختہ عمل یا تلاش۔

یتھ پاٹھی چھُ یہِ ثابت سپدان کہ یتھ برصغیرس منز رود غیر مسلمن ہُند مذہبی رسومات پھبان یہِ تِمن حق چھُ، مگر مسلمان سپدی پننہِ سبب مولودِ اسلامہ نش غافل تہٕ گمراہ۔ انگریزن ہٕندس دورس منز تہِ آیہِ نہٕ عام لوکن تعلیم برائے تعلیم دِنہِ بلکہ حکمرانی چلاونہٕ موجوب انگریزی تعلیم ہیچھناونہٕ، مسلمان کلیتاً لاعلم آسنہِ کِنہ تہِ زون تِمو انگریزی تعلیم خلاف مذہب تہٕ رُود اتہٕ تہِ پتھے ییلہِ زن تِم اصل مسلمانی نِش بے خبر اَس تہٕ صرف تصوفس لولہِ متہٕ لائے کران رُؤدی۔ یم فتویٰ گر وقتہٕ کِہ مولویہٕ واعظو صادر تہِ کم کینژھا برہمنو عام غریب ہندبن پیٹھ۔

یِمن سارنی دوَرن منز رُؤد فلسفہ تصوف نعوذ باللہ اسلامُک ناو۔ تہٕ بنیاد اسلام سمجھنہ نش وار یاہ دوٗر۔ یتھ پاٹھی رُؤد مسلمان رسم و رواجن، عرشہ جاتن تہِ قوٲلین درسِ اسلام زانان تہِ سارِوی کھوتہِ رود غربکہِ حالہ نفس گذارنس ستی آووٗر۔ تہِ انگریزی تعلیمہِ مخالف تہِ بیٚیہِ اندہ روحانیت

کہِ تقدیرٕ شرک وبدعتس منز شامل گژھان، یۄ دوے کل بھارتس منز پنجاب مسلم یونیورسٹی سرٕ روز مگر تمہِ پتہٕ تہِ رۄد مسلمان بہر رنگ ہندٕ ہن ہتی آزادی ہُنٛد جنگ تہِ لڑان تہِ غربتس منز تہِ پسماندہ۔ تتھٕ سارنی دورن منز ییلہ تہِ بے حد مفسرتہِ علامہ یت ملکس منز پاٛدٕ سپدی۔ تمہِ پتہٕ تہِ رۄد نہِ تہند تیوٚت عوٲمی اثر ییمہِ کنہِ توحید تہِ خلافت بنہِ ہے مسلمانن ہُند نظریہ۔ اتھ بدلہِ گوتصوفکہِ ناوے ہندٕ ہن کنیو مسلمانن پیر صٲبن ہُنٛدٕ ے پھوکھ تعویز تہِ باقی عملیات وظیفات مسلمانی ناو۔ یتہِ ژٕنو کہ عالمن، مولوین، پیر صٲبن تہٕ برہمن ہُنٛدٕ ے رِواج رود عام غریبس تاثیر کران۔ مگر اتھ بنیادی تہِ مسلمانی آیینس کُن ژٕ ژھ نہ ییمن اچھ کہِ یُت برصغیرس منز کیاہ مقصد اوس ربس ہند النبی ہوزت پوٚتلی پۄزاے اندر بوٚ ر دِیُن۔ گوکہ جناب چستیؒ آیہِ سامانِ جہاد اکبر ہیتھ تہٕ جہادِ اصغر بنیو و روحانی کمالات یمہِ کہ بجرہ یتھ سرزمیتس ہندو پاکس منز اسلامی بانگ قایم روز۔ یہ تہِ چھُ حسرت کہ جہاد اصغرٕ بدلہٕ بنو ومسلمانو ذریعہ تصوفُک پھہلا وتہٕ توحیدی زان یُس درقرآن وحدیث موجود چھُ گوامہِ وزِ کٕہن مسلمانن مُشتھ۔ زن تہِ اوس نہِ بہٕ باب یانے توحید وخلافت وامامت۔ اسلامی دستورس منز آمُتے۔

یتھ پاٛٹھی گوٚی ذکر الٰہی تصوفکس ماخذس منز ہمیشہ درج ییمکی جزیات بنامِ اعتقادتہِ بداعتقاد غیر مقلد بناوی، مسلسل جنگ یُس وُنیک تام جاری چھُ۔ اتھ منز چھُنہٕ کانٛہہ شک کہِ باب فلسفہ تصوف دراتباعِ شریعت تہٕ

سری عملیات زاَنتھ ماَنتھ تہٕ عملاونہٕ بغیر گژھِ نہ مسلمانس ربس ستی مشاہداَتی تہٕ تجرباتی زان۔ یِیلہِ زن علمی زانہٕ کافی آسہے تیلہ ونہٕ ہے نہٕ رب وقال لهٗ علما لدنا۔

علم لدنی زانُن تہٕ امہِ کس عملی فلسفس یانے مشاہدات وریاضات، تس پتھ عمل کرن والیوزون، یقین، علم الیقین، عین الیقین، وجودِ انفاس، وحدت الوجود، شہودمکان، روح مکین، ہمہ اوس، ہمہ ازاوس، لاتہٕ الا اللہ فنا تہٕ بقا، فنافی الشیخ، فنافی الرسل، فنافی اللہ، یمیٚوک دیدن منازل شریعت، طریقت، حقیقت، بصیرت، معرفت، ولایت، کشف القلوب، کشف الارض، طے مکان، وجد، سجدہ تہٕ موجود بیترِ ہ بیترِ ہ۔

یم ساَری مناَزل چھ صرف قُرب الٰہی ہِکی سامان حاَصل وموصول تہٕ یمن سارنے ہُنٛد مقصد چھُ ربس ستی، خیر البشر زانُن تہٕ تہنٛد فیض زیارت و دیدار حاصل کرُن یمُ سُنٛد اسمِ پاک اسم احدس کھوتہِ تہٕ قابل معتشم پیٚٹھ قابل تعظیم تسلیم رب چھ برمومنین۔ یہُنٛد اسم پاک زیوِ پیٹ ہنٛبس ظاہری طہارت فرض چھُ۔ یِیلہِ زن اسمِ خداوندی پاک وناپاکس تابع یُدہن تابع حد چھنہٕ۔

یِتھ پاٹھی یِیلہِ نظریہِ ابن العربی تہٕ مطالعہ کرو۔ توہہِ پتہ تہٕ چھنہٕ صوفی عمل پرزناوُن کانٛسہ عاَلمس رگن منز ہبکان اَژتھ، یانے سخ مشکل تہٕ کریوٗتھ راہِ عمل تہٕ اتباع امہِ کس پھہلاوس منز یِیلہِ وُچھان چھ۔ اسمِ تصوف بنیوِ ومسلمانن ہندِ خاَطرہِ سیاسی تہٕ معاشرتی طرز بے سرحد برائے شکم پُری۔ تہٕ حاصل اقتصادیات یا ونو غلامی منز گندہ گوڈ بنوٗن۔ تہٕ یتھ

ریاستس منز یم پیر وارِ پانس قادری، کبروی، مخدومی، چستی تہٕ نقشبندی بیترِ سلسلن ہندِ پیداواری لنجہ پانس ناوونان چھِ تمن اندر چھنہٕ کینژن تصوفکی یا پیر پرستی ہند موصولہ غذا ستی غریب مرید وتو ملہ موچھو ستی پُھبھٕی مِت تہٕ یمن چھنہٕ اقتدار ریاست حاصل گرِتھ تصور قرآن واحادیث اچھر والین برابرتہٕ زن نظر گوٚمُت اتھ بدلہ چھُ یم زمانکہ مادیاتی بادشاہی کُرسین پپٹھ براجمان تہٕ تیٚلہ دلہ والین زیادٕ ٹاٹھ ییٚلہ یہنز زبو زبانی ہندی تہٕ سنسکرتی الفاظو ستی بیانات نیران آسن تہٕ حکمرانی ہُند وظیفہٕ چھُ یمن زبر میلان۔ تہٕ کاشُر زبان چھُ یموگھر ومنز کرہ تان کڈمژ تہٕ اتھ موٚلہ تلے ٹکھ دیُت مُت۔ عربی زبان چھنہٕ یہندِ لباسہ منزٕ چ اکھ پن داؤ تہٕ گوکہٕ غارزبان پرنٕ تہٕ زاننٕ چھِ علمس تہٕ ذریعہ تحقیقاتس ہُریر کران تہٕ علمس ستی نزدیکی دِوان۔ مگر یمو دولت کھوار مانو موجوب زبانِ دین تہٕ مذاہب ترأوِتھ غیر زبانین گوڈبوٚر تم چھِ خالص مادیاتی مجسمہ تہٕ بیٚیہٕ نہٕ کینہہ۔

یم ساری اعتقادی شعبہ جات چھِ گُلس پپٹھ تصوفس بارِ کھسان۔ یتھ شعر وشاعری، پیر پرستی، امن تہٕ اقتصادی، ترقی أچھ کتاب بناونہٕ چھِ آمژ تہٕ سبب مولود اسلام تہٕ امامتِ ریاست اسلامیہ، امیُک سنگین ٹھور چھِ زاننہٕ یوان۔ تہٕ یتھ برصغیرس منز چھُ امیُک بارِ غفلت تہٕ مس لاپروایی ہنز ذمہ داری، بعد وار دِ اسلام درہندیتہٕ پاٚدہ گمتن علامن تہٕ یہند بن جانشین آستانن ہند بن مژہ زور کنن وأرشن کھسان۔ یتھ پاٹھی تصوفس تہٕ امہٕ کس ناجائز پھل وٚونس تہٕ ثمرٹُل نس بدلہ مسلمانن سامرأجی طاقت تالہٕ

ٹونگ ہٕنٛز۔ یِمن سارنے زمانن پتہٕ ووت اکھ علامہ مودودی یُس یہ تصوف فِچ
ناہنجاری وُچھِتھ کاٹھی گرتھ مأ دانس منز ووتھ۔ تہٕ الم ذالک الکتاب
لاریب فیه درس علم بلند کرِتھ پھاسہٕ تانی وأتتھ تہٕ قوی الارده ثابت
سپُد مگر اکھ جامع اسلامی نظام یُس گِنس اوٗ برس تل سنہٕ کھوتہٕ سوٚن اوسُن
ہوٚتمت گرٛھن کوٚرأمی مومنانہ جرات تہٕ پوٗوُن عالم اسلامس یاد۔ یادِ
کربلاتہٕ زمانہ خلافت یانے الارض للہ الحکم للہ۔ مگر بشریت چھ
ژھایہٕ ظلماتس تانی زأن رِتھ ووت نہٕ یہ جسدی مخلص گاشہٕ منارہ پرزناونس تانی
برابر یہ زن صد افسوس چھُ۔ حالانکہ علامہ اقبال یُس روحی نظرزد گوٚمُت اوس
چھُ ازتہٕ فکر تران تہٕ أم سٕندس دورس منز (ہم عصر) أستھ۔ تہٕ ووت نہٕ یہ
اصلی اقبالس تانی۔ بلکہ وُچھ أمی انگریز قالبوک اکھ انقلابی پہلوان مسلمانہ تہٕ
علامہ مودودی سٕند امہٕ عدمِ ملاقات بہٕ تشبیہ اصحاب صفہ دراوٗسہ جہادس کُن۔
یمہٕ کن تجدید احیائے دین چھ بہادری منز روٗد علمہ تہٕ عقلہ ہٕندی ساری
سامان پأرِتھ روحس ہٕش بے خبر تیٚج زان تمٕی بظاہر مٹہٕ ہیٚزھ نہ زانہہ۔ انتہا
پسندی ہندہ مزازہ دیٚت تمٕی عقلی طور اسلامی نظریہٕ شریعت پرزناونچہ زأوجہٕ
دلیلہٕ۔ یمن متعلق یمن بروٗنہہ کنہٕ سوال جواب سوالس دِوان رود۔

ڈلو گروزان یہند نظریہٕ تصوف کیاہ چھُ تہٕ امیوٚک جواب یہند یو
زمانکیو اعتراض کرن والیو تہٕ سأروی کھوتہٕ جنابہٕ داتا گنج بخش سٕنزہ لیکھمٕژ
کتابہٕ کشف المحجوب منز تہٕ ہیٚیہٕ کأشر ترجمہ کار محترم رجیدہ صأبنو تجزیو ستی۔

پزرٕچ توراخ...... از مصنف ۲۰۱۲

کتاب مودودی، تصوف تہٕ کشف المحجوب

علامہ صأب چھِ فرماوان مقدمہ صفحہ نمبر ۱۲

لفظِ تصوف چھُ زمانہِ نبوتہٕ ،صحابو تہٕ تابعینن پتہ در استعمال نوٚن درامُت یا گُنہِ امہِ بروٚنہہ تہِ امہِ آسنک حبس لگان ۔یہِ زانُن چھُ ضروری کہِ یہِ لفظ صوف چھا صفاء منٛز درامُت یا لفظ صوف نِش یا صُفہ نِش ۔اگر امیُک مانے کانٛہہ شخص تہِ وَنہِ یؠلہِ زن قران و حدیثہ مطابق آسہِ ۔امہِ مزید چھُ یہِ تہِ وچھُن کہ قرآن و حدیث کِہن کمن جاین بدلہِ چھُ یہِ اصطلاح استعمال یوان کرنہٕ ،تہٕ تہِ لُبتھ گژھِ تیٚلہِ بلکُل قبول آسُن ۔

لفظی مانے گژھنہِ جھگڑُک وجہِ بنُن ، نہ گژھِ پیٚٹھ اہمیت دِنی ۔اگر کانٛہہ شخص امیُک یُت مانے دِیہِ یُس نہٕ قرآن و حدیثہ کہ تعلیمہ ستی واٹھ کھیٚوان آسہِ ،تیٚلہِ چھُنہٕ یہِ برداش کرنس قابل نہَ چھ کانٛہہ وجہ،یہِ گژھِ صاف صاف غلط مانہٕ یُن تہٕ اتھ گژھِ تبریٖنی ۔مگر پرنہِ تہِ بحث کرنہِ وِزِ ضرور نظرِ تل تہِ تھاون کہ گٲمی کیاہ چھُ امیُک مطلب زونمُت ،یُمی یُس تہِ مانے نیوٚمُت آسہِ ۔تتھ گژھِ تیتھے درجہ دیُن ،یمیُک سُہ حقدار آسہِ ۔

کتاب صفحہ نمبر ۱۲ بہ عنوان "مقدمہ"۔

لفظ تصوف صوف یا صفاء منزٕ نیرِ تھ۔ اَمِچ نسبت یا نے جوڑ لفظِ صفہ یا امہِ کہ مادہ صف آسہِ تَن یا بقول علامہِ لطفی امیُک جوڑ یونانی کلمہ شیو۔ صوفیاء ستیٚ رٕل تن۔ بہر حال اتھ منٛز چھُنہٕ کانٛہہ شک کہ یہ اصطلاحی لفظ چھُنہٕ قرآن وحدیث یا ارشادات صحابو منٛزٕ میلان۔ بلکہ دویمہ صدی ہجری کہ ترٛییمہِ چوتھاییِ تانٛی چھُنہٕ اَمِچ کانٛہہ ذکر اُمتس منٛز موجود۔ لہٰذا اگر ابنِ تیمیہؒ تہِ ابنِ جذم ہیوٚی لُوٚکھ اتھ بدعتی لفظ کس فہرستس منٛز درج کرَن تہٕ کاٚنٛسہ گژھنہٕ شکایت آسٕنۍ۔ یِمن تھٔدین تصوراتن تہٕ تھزٕ رکٕبن حالاتن تہِ کیفیٚژن ہٕنٛدی تعبیر تصوفکہ الفاظہٕ نِش پزٛانٕبن، اسلافن، منٛز یوان کرنہٕ چھُ۔ تِم پننہِ جایہِ کاٚتیاہ برگزیدہ تہٕ مقدس تہِ اٚسۍ تن۔ مگر یہِ مانہٕ نس چھُنہٕ کانٛہہ چارے زِ خداتہٕ تٔمۍ ہٕنٛدی رسولن ﷺ چھُ امہِ کٕبن تعبیرن ہٕنٛدِ خاطرٕ دوٚیم متبادِل الفاظ استعمال کرٕمتۍ مثالہِ پاٚٹھۍ تقویٰ، احسان تہٕ تعبد (عبادت کرٕن) بیترِ۔ تاہم ہیکو نہِ یہ پزٕ ریتھ گُن ترٛاوِتھ کہ بدعتکہِ ناوِکۍ الفاظ یا اصطلاحی طورنوٚ ینہِ نٕبن کرِبن چھُنہٕ کانٛہہ مذموم حرکت نہٕ چھِ الفاظ تہِ اصطلاحات کاٚنٛسہِ ذاٚتی ارادِتکۍ۔ بلکہ چھِ کلیتاً نیت مقصدس گُن۔ یہ مفہوم تہِ مطلب تہٕ اصلیت اَتھ پزٕرس ییتھ ڈکھِ آسن۔ لہٰذا ییٚلہِ ووٚنۍ بڈیو بڈیو اہل اللہ ہو۔ صلحاہو تہٕ تقویٰ والو کانٛہہ اصطلاح پیش کرٕ۔ تہِ پتہٕ گٔیہِ مقبول عام تہٕ کانٛہہ وجہ رُوٚدنہٕ کہ یہ محض بدعتی لفظ آسہِ نِچ دلیلہِ ستۍ کرو رَد۔ بلکہ اصل اصوٗل تہٕ سیوٚد طریقہِ ہیکہِ یہ آسِتھ زِ اٚسۍ کرو بذاتِ مومنین

تہٕ مشایخن ہند یو کلامو ستی معلوم کہ تمہ کیا مراد چھ زانان یا تھاوان لفظِ تصوفس ستی ۔ اگر تمو عملاً بہ صدق وصفا اخلاص واخلاق کیو تموی مفاہمو تہٕ مطلبہٕ ہتھ اَتھ لفظس تعبیر کۆر رمُت چھُ، ییمہِ مطابق نظرتل قرآن وسنتن، تقویٰ تہٕ احسان ہیوبن الفاظن کۆر رمُت چھُ ۔ تیلہ گژھنہٕ کانہہ رکاوٹ آسنی زِ تصوف ییہ نہٕ کرنہٕ دینی حیثیتچ اصطلاح قبول ۔ تہٕ ییلہِ نہٕ امہِ تژ کرِ کھسہِ بلکہ آسہِ امہِ کہِ تعبیراتو منٛز کانہہ حصہ (جُز) قرآن تہٕ سنت کین احکامن تہٕ دین کس روحس خلاف ۔ تیلہ گژھِ یاتہٕ کلیتاً ناقابل قبول سمجھنہٕ یُن ۔ نتہٕ گژھِ اَتھ کُن تیُتھے توجہ دِنہٕ یُن کہ دین شریعتس ستی تہٕ بنہٕ رلہٕ وُن ہیوٗ ۔ یانے ہم آہنگی پٲدہ گژھنی ۔ ووٗنی ییلہِ دنیا پرس جاہلو، یتھوی صوفیو تہٕ کمینو امہِ مطابق ییتھ پٲٹھی زمانکس تصوفس منٛز پلید کر، اچ ذکر کرن چھِ تیلہ فضول ۔ امہِ حدہ اوتانیتھ تہٕ وٲتی کہ ڈول وایُن، قوٲلین پیٹھ وجد کرُن تہٕ قبرن ہند مہتمم تہٕ مجاور بنُن چھُ اتھ شامل ۔ یتھے پٲٹھی تھٲوِکھ باقے قسمہٕ قسمہٕ خرافاتی تہٕ بے ہودِ رسومات مناونس تصوفس لوریانے کرِیک اتھ شامل ترتیب ۔ بلکہ رٕدی ووٗنی عام پٲٹھی تصوفہٕ کہِ امہِ قسمہٕ چن نازیبا عملن تہٕ کتھن تہٕ پۆر پۆر غار اسلامی حرکژن ہُند ناو ۔ سہٕ تھوٗ دمرتبہ مقصد تہٕ مطلب ژھارنس تہٕ روزنہِ کانہہ وتھا یَس پژانبن صوفیاہن نظرِ تل اُس یا تھاوِ منٛز اُسکھ، یمہِ منٛزہ کینٛہہ حصہ جات ترٲوِتھ (الگ کرتھ) دین چہِ برابری منٛز شامل اُس ۔ تاہم یوٗ تام تمن بڈہن بڈہن صوفی ین تہٕ مشایخن ہُند تعلق اوس تمو ییمہِ تصوفکہ انمانہٕ طرز عمل

ہتی تزکیہ نفسکی قسمہِ قسمہِ طریقہ تہٕ عادات اختیار کرنہٕ پتہ قرآن تہِ سنت کِس دأ یِرس منز علم حأصل کوٚر یا قرآن وسنتک علم حاصل کرنہٕ ی پتہٕ تصوفچہِ وتہِ پکی۔ بہٕ فدوی چھُس یہِ پننہِ ضعیف علمی روشنی منز بلا خوف و تردید یِہ ہن ہبکان وٚنتھ زِ أنتھ کہ خواہ عادتیہ اشغال کارِ صوفیاتن منز تم اسلاف کأتیاہ تہِ اکھ أکس نِش بیون اختلاف روٗدی متی أس تن مگر دون بنیادی حقیقن پٹھ روٗدی تم سأری یکوٹہٕ متفق۔

(۱) اکھ گُو یہ کہ تصوف چھُنہٕ قرآن وسنت کین حدودن نبر کانہہ تہٕ بالاتر یا تھوٚد کانہہ چیز یا قرآن وسنت کِس کُنہِ حکمس یا یِژھ نِش منکر گژھن وول۔ تصوف چھُنہٕ کانہہ تصوف بلکہ یِتھ ہیوٚ آسہِ سُہ زندیقی ذلالت تہٕ گمراہی بیٚیہِ نہٕ کینہہ۔ (صفہ نمبر ۲۰)

(۲) دوٚیم یہ کہ یِم ظأہری طریقہ تہِ مشغلہٕ اختیار چھِ کرنہٕ یوان، تم چھُنہٕ بجائے خود منز لکی اند (تھک) یا مقصود، بلکہ مقصود یا نے مدعا و مقصد چھُ سہ کیفیت بأطن تہٕ حالتِ نفس یِتھ تحت انسان خداتہٕ رسول ﷺ سنٛدِ یو فرموداتہِ مطابق اخلاق و اعمال اختیار آسہِ کرنہِ یوان۔ تہِ دنیچو ناپأ کیو نِش آسہِ پنُن دامن بچاوُن یہِ کیفیت تہِ حالت یِمہِ طریقہِ تہِ حاصل آسہِ گژھان تی چھُ تسلیم تہٕ بہترتہِ یا نے (محمود) اتھ حاصل کرنس منز کأنسہ شخصس مدتِ درازکہِ عادت ریاضتہِ پٹھے مِیُل موت (حأصل) أسی تن گوٚمُت یا کم وقتس منز۔ (صفحہ نمبر ۱۵ پہلا حصہ)

یِتھین پیوٚم اکھ واقعہ یاد:

کُس تان شخص گو وقتہٕ کس صوٗفی حضرت رشید احمد گنگوہی سٟندس خدمتس پیش تہٕ کوٚرنس عرض کہ میٚہ ؤنی توٗ ذکرِ مراقبچ تعلیم ،تمو پرژھ ہس کہ یِم اعمال تہٕ کران چھِو تِمن منز چھِنا توہہِ یہ مرتبہ احسان حاصل سپدان ۔ مذکورہ شخصن دِتُس جواب حاصل حض چھُم ،رشید صاٮ۪بن وونُس تیلہِ چھُنہٕ توہہِ کُنہِ تعلیمہ ہنز ضرورت ۔تکیازِ مرتبہٕ احسان حاصل گژھنہٕ پتہٕ صوفیانہٕ اشغالن منز آوٗ وررزن چھُ تِتھے گلستان بوستان پرنہٕ پتہٕ کریما شروع کرو۔

امہِ واقعہ نِش چھُ یہ ثابت سپدان کہ تصوفکس ناوس پتھ ترتیب دِتی آمتی طریقہٕ تہٕ اشغالن ہُند مقصد تہٕ منشا چھُ صرف سُہ مرتبہ احسان حاصل کرُن تیٚچ ذکر حدیثس منز آمُت چھُ۔ یِتھ اولیاء، مشائخ تہٕ ماباقی علماء بیوٚن بیوٚن ناوِ ستی تعبیر (انجام ظون) کران چھِ آمتی ۔ اگر یہ مرتبہ حاصل چھُ تہٕ تیلہِ چھُ تصوف کہ کُنہِ طریقُک حاصل کرُن لاحاصل سپدان۔ کانہہ ہوش مند ہیکہ نہٕ امہِ نِش انکار کٔرِتھ کہ کٲتیا ہن لوکن چھُ مرتبہ احسان تصوفکہِ کُنہِ طریقہ اختیار کرنہِ ورائے تہٕ حاصل سپدان آمُت ،مثالہِ پاٹھی نِمو صحابہ کرامن ہنز مثال ۔

تِہُند حال اوس یہ کہ دین شریعتہ کہ سادہ تہٕ کم کینژھا احکامن پیٹھ عمل کرنہِ ستی اوس کمسے وقتس تانی عمل پیرا گژھنہٕ پتے رودیمن اعلیٰ درجہ ہُک مرتبہ احسان حاصل گژھان ۔ بلکہ کینژھن صحابین ہِندٮ۪ن حالتن منز اوس جنابن ﷺ ستی کم وقتہٕ کس نزدیک روزنس منز مرتبہ احسان حاصل گژھنُک ذریعہ بنان ۔امہِ کھوتہٕ تہٕ چھِ یہ بٔڈی حقیقت یوس صحیح الخیال

مسلمانن ہُند اعتقاد چھُ کہ یِم مومن جنابنٕ ہنٛز اکھ نظر وُ چھ (جس مومن کو صرف ایک نظر حضور ﷺ دیکھ لیا)۔ (صفحہ ۱۶)

یانے یِمس مومنس تِہنٛز اکھ نظر پییہِ سُہ گو اُمت کِین بڑ کھوتہٕ بڈٕ بن وٗلین تہٕ قطبن منٛز افضل۔ امیُک چھُ واشگاف پأٹھی یِہوے مطلب کہ حضور ﷺ پُرنور ایمانس کِس حالتس منٛز یِہنٛز زیارت سپدنہٕ سٟتی چھُ احسان کِس تِتھ بلند و بالا مرتبس تانی واتناوان کہ امہِ پتہٕ بڈٕ کھوتہٕ بڈٕ عمل شغل تہٕ طریقہِ کار اختیار کرنہٕ سٟتی تہٕ ہیکہِ نہٕ تور وأتتھ۔ نہ شہود نہ حضورچ سُہ کیفیت یُس احسانُک لُبِّ لُباب چھُ۔ صحابی یَس برابر کیاہ بنہِ کأنسہٕ غأر صحابیس، صحابیو پتہٕ تابعین تہٕ کثرتِ عالمن منٛز چھا امچہِ عام مثالہِ کہ باضابطہٕ بیعتہِ ورائے تہِ طریقہِ ہائے تصوف اختیار کرنہٕ روس تِم یِم احسانُک منزل طے کران کران تھدبن درجن پیٹھ وأتی تہٕ شریعت کہ سادہِ تہٕ رٟتین احکامن پیٹھ عمل کٔری کٔری تِتھی اعلیٰ درجکی صوفی بنائے کہ اُمت کرِ قیامتس تان یِمن پیٹھ فخر۔ (صفحہ نمبر ۱۶، کتاب مولانا مودودی اور تصوف)

یِم گاشہ منارہ مثالہِ چھ واضح کران کہ اصلی ارادٕ تہٕ مقصد کِس صحیح معنے یُس منٛز چھُ مومن بنُن۔ تہٕ مومن بننہٕ خأطرٕ چھُ یہِ نُون کہ عبادت تہٕ ریاضتک یُس تہٕ طرز اختیار ییہِ کرنہِ یہِ گژھِ قرآن وسنت کہِ مطابق آسُن، نفسچہِ پیٹھاؤ لی نِش دورِ روزِتھ احسان حأصل کرنہِ خأطرہ یُس تہِ شغل یانے یہِ کینٛہ ہاتہِ نیک نیتی سٟتی اختیار ییہِ کرنہِ۔ مگر کانٛہہ امیُک حصہ (جز) ییلہِ شریعتس خلاف

آسہٕ گژھان امیُک نقصان آسہ امہ کہ نفع کھوتہٕ زیادٕ۔

Critic Translator These statements 12-17 translated from tough Urdu in Kashmiri language explains that there is not need of guide (murshid) without such Taswawoof Law-numberless such people have achieved highness in converting them Momin.

But one the most principal. Mododi followers or he has accepted that with a look "twinkle of an eye" or he has accepted that with a look. Twinkle of an eye of Noor Nabi (SAW) will completely change a Muslim and give re-birth on the highest status.

As Iqbal Explored and observed "Nigahy Merdi Momen Sa Bedal Jati Hi Teqdarih)

پٔر یو کینژھن علامہ حضراتن ہند بیانات بنظر یہ یم اَتھ منز تمو لیکھمت چھ۔ صفہٕ نمبر ١٧

١......امام قیشری

یہنز کتاب رسالہ قشریہ کہ ناوہ عام وخاصن منز مشہور چھِ۔چھِ فرماوان ''تصوفک مانے چھُ صفائے باطن امہٕ کس تاییدس منز اکھ حدیث تہٕ پیش کران۔صفا چھِ (ضد) کدورتس بالمقابل آمٔت وننہٕ گویا تصوف چھُ ناو صفائے باطنک تہٕ یتھ صفاے باطن چھِ ونان''۔

گناہن ہند بن کدورتن تہٕ امہٕ چن سیاہی ین ہندِ گرد وغبارنش آزادی لبنی۔

(۲) ابو علی قزوینیؒ چھِ فرماوان:

''تصوف چھُ ناو پسندیدہ اخلاقن ہُند۔''

(۳) کستانیؒ، یہُند ارشاد چھُ:

تصوف چھُ خُلقہٕ کُے ناو، یُس شخص توہند کھوتہٕ رٔتن اخلاقن منز برونٹھہ پوکھ۔ سولۍ دراوٕ توہنٛدِس صفایی باطنس منز برونٹھہ۔

(۴) حضرت جنید بغدادیؒ صأبو چھِ صوفیتکۍ تعریف برائے وضاحت یتھہٕ پأٹھۍ کٔرۍ مٔتۍ:

''صوٗفی چھِ پننہٕ نفسکہِ اعتبار مُردہ یعنے مۅ دٔمتۍ آسان، أمِس چھُ ''ہویت'' رب آسن یانے ذاتِ کریم پننہٕ عظمتہٕ کہِ اکہِ طاقتہٕ سٟتۍ آسان تہٕ زندٕ تھاوان۔ یانے (سیری خدا) (اچھ وضاحت بہ نظریہ مودودیؒ) پننہٕ نس خاص طرزس منز اتھ تعریف صوفیتس چھُ دماغی طور بگڑے مٔتۍ لوکھ چاہے تم کیاہ تہٕ مانے کٔرۍ تن اتھ۔ مگر حضرت جنیدؒ ہوس تھدِ پایہٕ دیندار مومنس تہٕ اسلام پسندی ہُند پورٕ خیال تھاون والین ہٕنٛد خأطرہ چھنہٕ اتھ منز کانٛہہ ابہام (تذبذب) یمہٕ منز دین شریعتس خلاف کانٛہہ گنجأیشی اشارہ یِیہٕ کرنہٕ (یالبنہٕ) سیوٗ دُے کتھاہ چھِنے کہ صوفی گوٗ وُنہٕ یِمہٕ ہٕنٛدی سأری حرکات وسکنات خدایہ سُندبن احکامن تحت آسن تہٕ نفسأنی یتہٕ کہ تحت حرکت وعمل کرنس منز آسہٕ أمی سُنٛز حیثیت چھُ موردہے ہش۔ یا یتھہٕ پأٹھۍ ونو زِ نفسأنی یچھن خاہشن لور آسنس منز آسہٕ أمی ہنٛز کانٛہہ عمل و حرکت موردہے ہش، یانے کُلی طورامہٕ نش دور۔

یتھے پأٹھۍ چھُ قرب ربک صوفی ربہ سُندبن احکامن خلاف کرنہٕ ورتاوہ نش (معذور) بے حبس آسان، کینٛہہ لوٗکھ چھ پننہٕ نو گنڈ رٕوس مزاز و مطابق

امہِ قسمکبن فرموداتن منز واریاہ غلط مطالب کٔرتھ صوفیتس بدنام کران۔ کینژھو نکتہٕ ژارن والیو چھِ نفسک مانےٕ تہٕ اعتبارہ مُردہ آسنک یہ مطلب نمُت کہ اصلی صوفی چھُ تمن جایز ضروریاتن نشہِ تہِ خاُر باد کران (یانے دس بردار گژھان) یمن ہُند اجازت شریعتن دِیُت مُت چھُ۔ مثالہِ پأٹھی ازدواجی زندگی یانے سنتِ زن پالُن (عملاوُن) اولادُسند ججت، رُت غذا، آرام تہِ عشرت، صوفی چھُ یمن چیزن نش لاتعلق گژھان۔ (صفہٕ ١٨)

یہ مطلب زانُن چھُ حدٕ رۆس غلط، ییلہِ یہ مانو تیٚلہ کیاہ فرق چھےٚ أکس صوفیس تہٕ جوٗگی رأہبس۔ حالانکہ حضور پرنور ﷺ ہُند قول وفعل (کلام مبارک) چھ اِچ سخ تردید کران۔ تیٚلہِ کتھ پأٹھی چھُ یہ ممکن کہ حضرت جنیدؒ آسہِ بداہتد دین وشریعتس خلاف یژھ کتھ کرمٕژ۔ ییٚلہِ زن یہُند زیادٕ کلام چھُ دین شریعت کہ عشقچ گواہی دِوان۔ مثالہِ پأٹھی چھُ تمو فرموومُت،

سارے وتہِ چھ بند صرف چھ اکأے وتھ یلہٕ سو تمی ہے شخصہ سُندِ خاطرہٕ یُس سنتِ رسول اللہ ﷺ سُنز پیروی کٔرتھ مکتوب، حضرت خواجہ معصومؒ۔ مزید چھکھ فرموومُت یمیٚ نہ قرآنِ پاک حفظ کوٚر۔ احادیث آنجناب ﷺ نہٕ لیکھن نہٕ پرٕن، اِچ پیروی ییہ نہٕ کرنہِ، تکیازِ یہ کارخانہٕ اسلام چھُ کتاب اللہ تہِ سنت رسول ﷺ کِبن بنیأ ذن پٹھ درِتھ۔ اللہ اکبر امہِ بروٗنہہ چھُ فرماوان کہ یہ ارشاد گرامی پٔرتھ پزلوٚکن شرمہٕ ستی آبوآب گژھُن۔ یمو تصوفس دین شریعتہٕ نش ماورا، اکہِ معجون پوٗز اپٕز بناوِتھ

تژ وومُت چھُ۔ یہ فرماوان، تم تھدِ پایکی حضرات یم خدایس نزدیک چھِ یم (سابق) اسلاف ونہٕ ہنٛکی حقدار چھِ تم چھِ کتاب وسنتک پابند۔ یمی لوکھ چھُ حقیقتس منز صوفی، یمی چھِ شریعت تہٕ طریقتک عالم باعمل، یمی چھ انبیاء علیہ السلامن ہندی وارث، یمی لوکھ چھ رسول ﷺ سندبن کلامہ پاکن۔ ووتھنہِ بیہنہٕ تہٕ اخلاقن ہندی اطاعتی تہٕ پیروکار۔

خداوندِ عالم گرن یہندبن برکاتن نش مستفید۔

ارشادات مودودیہ

تجزیہ

محترم مودودی صأبنہ نظریہِ نش اَسیوتہٕ بنیادی طور کم کینژھا واقف گٔمتؠ اتھ پیٹھ مزید کینہہ لیکھُن چھُنہٕ بخٕچ یا ترجمانی کرنٕچ جادہ ضرورت تکیازِ یتھ مسلم اُمتس یہ کینژھا بنیو وتہٕ بنان چھُ اَمچ زان چھِوتہٕ کماحقہٗ تھاوان۔ چنانچہ أمؠ سٕنز بیداری کرنہٕ ستؠ یتہِ ملتس پٔنُن وجود نوسرِ اتھِ یوان چھُ تتہِ چھُ بعد عہد خلافِ روحانیتکس زانہٕ نس منز أمؠ سُند یک طرفہ آسُن بڈہ کھوتہِ بۆڈ اختلافات پأدٕ گژھان۔ گوڈے چھِ یم باب ''اصطلاح تصوف'' دینس منز ایک بدعت تہِ اضافہ کردار یا شعبہ تصوٗر کران۔ امہِ ستؠ کم نقصانات چھِ قومس سپدان یا سپدٕ ی متؠ تمیُک تہِ چھُ مشأہد کرُن۔

اتھ بابس منز چھُ یمو تصوٗر یا عملِ مرشد شرک قرار دیُت مُت یہِ زن ناقابل قبول چھُ تہِ وُنیُک تانی یم تہِ بزرگان دین در دنیا پأدہ چھِ گأمتؠ تہُند وجوٗد وارشاد چھُ مرشد کرنہٕ ستؠ بارسس آمُت تہٕ دین پھہلاونس منز بے پناہ خونِ خود دیُت مُت۔ مثالہِ پأٹھؠ نیو خواجہ چستیؒ یا در کشمیر امیر کبیر یم آفتابہ کھوتہِ مشاہدات چھِ ملتس بروٗنہہ کنہِ۔ یِیٚلہ زن یم تہِ لیکھان چھِ کہ جنابن صلعم ہنزِ اکہِ نظرِ چھِ مردِ مسلمان اولیٰ مرتبہ حأصل کران۔ یہ تہِ چھے

اکھ حقیقت کہ حضرت جنیدؒ چھُ صوفی دردنیا مورد قرار دیُت مُت تہٕ مودودی صاٗب چھِ اَتھ رد کرٕتھ امیُک معنے شریعت چہ تژ کرِ منز مخالف دِوان۔ أسی ساری چھِ وچھان آمتی یہِ زن موجود چھُ تہٕ خصوصاً کشیرِ منز یم تہِ ریشی صوفی اولیاء چھِ تِموچھِ پننہِ ساری زندگی برائے یاد اللہ گزارٕمژ تہِ دُنیا یک طرف ترٲوِتھ پتہٕ شریعتچ تعلیم دژمژ تہٕ یم اولیاء اللہ چھِ جاری زمین وزمانس منز ذریعہ ہدایت تہِ راہ شریعتکین لوٗکن رہبری کران اتھ چھنہٕ عقل کاپہِ یوان یتھ منز زیادٕ پہن ترک سنت چھُ یُس یمو ساروے اولیاہو کران آمتی چھِ۔ مودودی صاٗبس پرژھو یمن کُس فتویٰ دِموتہِ رضائے خدا یس کیاہ ونو۔ تِمٕ یم ملک صفات درجسد بشر پاٗدہ گژ یم پننہِ ظاہری زندگی کھوتہِ تہِ ازدردنیا حیات چھِ تہٕ ہر فرد بشرس رہبری کران چھِ بشرطیکہ یُس طاٗلب بنِتھ تلاش کرِ (جوئیندہ یا بندہ) یوٗ دوے تِھندی کینٛہہ پیروکار اتھ نعمتکس سمندرس کُن گژھنگ توفیق تھاوان چھنہٕ مگر تِمہِ پتہِ تہِ ماوَنو تِمن کروڑ بد بن لوٗکن مشرک یمن مشاہدہ وسالت بہ عمل اتھِ آمژ چھے تہٕ جاری تہِ چھُ۔ یہ راہِ عمل چھُ دراصطلاح صوفی ناوٕ ستی پرزناونہٕ یوان۔ لہٰذا چھُ توہہِ بحیثیت بشر ضعیف تسلیم کرُن کہ توحید وخلافت زاٗنتھ تہٕ چھنہٕ امہِ رنگی ملتس منز اختلاف تراوُن نہ کارِ ثواب یا اُولی الامر۔ ضد ترٲوِتھ سَنیو توحیدُک بجر بلا تردید۔

(درکتاب برصفحہ ۱۲۰ از مولانا مودودی تہٕ تصوف)

(۱) جناب جنیدؒ چھِ فرماوان:

''یُس شخص آداب نبوی ﷺ منز کاہل یا سُست بیٚیہِ سُنن مصطفویؐ (یانے کُل سنت پیغمبرؐ) تراوان (ترک) آسہِ قطعاً تہٕ قطعاً مہ سمجھِ ہن عارف۔ دنیا تراون وول، مکین خلوت یانے تنہا نشین تہٕ اُمی سُندی کرٕتھی عادات پسندیدہ تہٕ تھس پٮ۪ٹھ مہ بٔنیو یہندی شیدایی۔ اُمی سُند طرزِ زہد و توکل تہٕ توحید زٲنراونکہ اظہارُک محبّ یا فدایی مہ بٔنیو۔ تہٕ کیازِ یہودی، نصرانی، جوگی تہٕ برہمن ہِوی فرقہٕ باطل تہٕ چھ یمن تہٕ تھٮ۪ن حرکاتن منز شامل و شریک۔ اندازہ کُرو کہ حضرت جنیدؒ سٕنزٕن نظرن منز کوتاہ اوس دینِ شریعت کُے پاے۔ تہٕ احتیاط تہٕ یہندِ کلامُک کانہہ مطلب زٲرٕن یُس قرآن و سنتس خلاف آسہِ کتہِ ہیکہِ دُرس اُستھ۔

(۲) حضرت معروف کرخیؒ یوچھ فرمومُت:

تصوف چھُ ناو، حقیقتن (بزرُک) ذرایعہ بنیاد تہٕ آگُر نوٚن کرٕن بیٚیہِ لوٗکن ہندِس قبضس منز یہِ کینٛژھا چھُ تمیٚچ وومید تراوٕنی۔ وونی یِیلہِ کلھم معنے لیس تہٕ مُرادس پٮ۪ٹھ یِیہ سونچنہٕ تہٕ مولوم گژھ کہ ایمانِ کامل چھُ کیفیتس تہٕ تھزر عظمتس چھُ تصوفکہِ لفظ ستی آمُت تعبیر کرنہٕ۔ آخر مومن کاملہٕ سٕنز خصوصیت کیاہ تہٕ آسہِ امہ، ورٲے کہ اُمی سُند اخذ و اجتہاد یانے بنیاد تہٕ مخلص کوشش فوایدن ہُند مرکز تہٕ استنباط آگُر آسہٕن حقایق (یانے کُلس پٮ۪ٹھ بزرچ بنیاد) تم بزر (حقایق) یم قرآن تہٕ سنتن حقایق قرار دِتی ہتی چھَ تم تہٕ تھولوکو چھُ ہر حالتس منز خدایہٕ سٕنزٕے قوت تہٕ کارسازی پٮ۪ٹھ بھروسہ تھاٚوِتھ مخلوقچہِ قوت تہٕ بجرہ کس طاقتس ناقابل توجہ سمجھان تہٕ زانان

یمن چھُنہٕ امیُک ذرٕ تہٕ پروٲے آسان کہ فلانی شخص نش چھُ ذرایعہ تہٕ دنیاہ بجرچ تہٕ تھزٕرچ کثرت تہٕ سہ چھُ پزٕ پاٹھی نفع یا نقصان کرنس تہٕ تھاونس پتھ پوٗرٕ پوٗرٕ طاقت تھاوان بلکہِ چھُ اَمی ہنزٕ نظر منز یہوے یقین کہ ''نفع یا نقصان چھُ صرف ربس تانی'' امہِ کیفیتُک اعمال تھاون وٲلی زندہ جاوید نمونہٕ آس جنابن ﷺ تہٕ یہندن صحابہ کرامن ؓ ہندن اعمالن تہٕ کردارن منز وُچھنہ تہٕ لبنہٕ یوان تہٕ حدیثہ تو کلُک تفسیر تہٕ چھُ یی۔

(۳) حضرت شبلیؒ چھِ صوفی ہنز زان دِوان۔

صوفی گوٗسہ یُس لوٗکن نش جُدا آسہِ تہٕ حقس 'ربس' نزدیک حقیقت تصوف تہٕ صوٗفیو ہند بو اندازِ کلام ہتی چھ بے خبر لوٗکو یہند طریقہِ کیٛو فرموداتو نش واریاہ دھوکہ کھیوٗمُت ''یانے یہُند کلام نہ سمجھنہٕ موجوٗب''۔

تِمو چھُ کُلی طور الفاظن ہُند ظاہری پہلو یہِ سمجھمُت تہٕ لوٗکن نش منقطع (جدا روزُن) آسنُک مطلب نہ سمجھمُت کہ صوفی گوٗ وسہ یُس کُنجِ خلوت آسہِ۔ دنیاہکہِ جمگٹھہ (خلایق) نشہ آسہِ دوٗر ژلان۔ کونجس منز بہتھ کھٔتھ روزان آسہِ۔ حالانکہ یِتھ غلط مانے مطلب کرن والین پزِ سوچُن۔ (بر۲۱ آخری سطر)۔

یِتھہٕ پاٹھی چھِ تِم صوٗفی بزرگن دینس مخالف بولنگ مجرم، جُرم دار ٹھہراوِتھ تہٕ باطل اعتقاد تھاوُنُک ذمہ دار بناوان۔ تکیاز رہبانیت تہٕ ترکِ دنیا چھُ حضور پُرنور وﷺ ہر کلامِ مبارکہ برکتہٕ باطل قرادیُت مُت تہٕ یہُند پوٗرہ عمرِ مبارک تہٕ چھُ اتھ ہدایتا اَیچ تردید کران۔ امہِ کنی گژھن

صوٗفیاین ہُند کلام یوٗت پلہِ تیوٚتبتھ تہٕ تمہِ عنوانہٕ سمجھ نٕچ کوٗشش آسنی۔ یُتھ کہِ تِم آسن قرآن وسنتس سٕتۍ رٕلہٕ وُن (ہم آہنگ) آسَن۔

اکثر صوفیاہند بو (توضیحات) تصورانہ خیالاتونش چھُ معلوم سپدان کہ ''انقطاع عن الخلق'' چھِنہٕ گُنج نشینی گوشہ گیری کُنبزس منز روزُن یا رہبانیت (بُسی تیوٚنش دوٗر روزُن) روزنہِ کس مفہومس (مقصد و مدعا) منز نِوان بلکہ چھ یہ مراد نِوان کہ انسان گژھ پننہٕ وَچھ منز تم جذبات ہوس تہٕ لارن والی خطرات بلکل خالی کرُن، یم صرف دنیاوی رشتو سٕتۍ پاد ہ سپدان چھِ۔ییمہِ کس ژُکس (تہہ) تل رضائے خداوندی ژھارنہِ بدلہٕ نفس امارہ تہِ جبلت جنسی پورہ سپدان آسبن۔

(۴) مثالہِ پاٹھی ونو کہ شاہ عبدالقادرؒ جیلانیو چھُ اُکس جایہِ مثال دِتھ یتھِ پاٹھی سمجھاوی مٕتی کہ ''ہتو نادانہ ژٕ کرپٕنُن نفس پننہٕ اہل وعیالہ تہِ دوستو نش بالکل جُدا (منقطع)۔انقطاح گوٚونہٕ یہ کہ یم ترٲوِتھ ژٕل ژٕ ہ وو پرن منز بلکہ چھُ انقطاع یہِ کہ تہند ہر حق کر یہ سمجھتھ ادا کہ یتھِ پاٹھی رب ذوالجلالن چھُ یہ حق ادا کرنُک حکم دیُت مُت۔اولادر چھن، خاندارنہِ ہُند ''ذوی الارحام'' دور نزدیک کہن رشتن ہنز خدمت۔تہِ دوستن احبانن ہنز یتھ پاٹھی خاطر داری کرٕنی کہ پننہِ نفسانی لذاتن ہُند کانہہ گمان تہِ گژھنہِ وتہِ ڈالُن تہِ خدائے قادر ہند بن حکمن ہنز عمل کرٕنی آسہِ تہٕ روزٕنی بیہِ پوشوٕنی تحریک۔

(۵) شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ یو چھُ انقطاع عن الخلق

یتھ پأٹھۍ واضح کۆرمُت کہ دیھکۍ سأری رشتہ گژھن چانہٕ نظر منز گرد آسنۍ تہٕ رضائے خدا گژھِ سارِوِی کھوتہٕ تھد تھۆد (بالاتر) آسُن تمس اولادس نش گژھِ نفرت آسنۍ یُس بے دین آسہٕ تہٕ تُمس دشمنس ستۍ محبت یُس دیندار آسہٕ۔

(٦) حضرت بختیار کاکیؒ چھُ منقطع عن الخلق تِمس شخصس مانان۔ یم سُند نفس دنیاوی رشتن تہٕ جذباتن ہُندِ خاطرٕ اتھ حدس تان مودمُت کہ اگر سأری دنیاہچ دولت دِتھ أمس یہ مطالبہ کرتھ دِمو کہِ صرف پھیرِ اکہ سُنتہٕ نش پُتھ تہٕ اکھ بدعت کرِ تختیار۔ تہٕ سُہ دییہ سأرسے دولتس لت تہٕ روز سونتس پپٹھ ڈٔٹتھ۔ یمو (توضیحاتو) وضاحتی فتویٰ ہوستۍ چھُ معلوم سپدان کہ اعلیٰ درجہ تھاوان والبن صوٗفین ہُند طریقہ کلام کیاہ تہٕ کتھ پأٹھۍ أسۍ تن یا اوسمُت چھُ مگر یہند منشاتہٕ مقصد چھُ حقیقتاً تتھے یُس أکس پزیأری مومنہٕ سُند گژھِ آسُن۔

(۷) محمد بن القصابؒ ہو چھُ فرمودمُت:

تصوف چھ رتبن اخلاقن ہُند ناو۔ ابو محمد الجریریؒ صابُن ارشاد چھُ تصوف چھُ ناو نیک خصلتن ستۍ شوبن تہٕ سمجھن بییہٕ خراب عادتو نش پاک گژھُن۔

(۸) حضرت ذولنون مصریؒ ہُند فرمود چھُ:

صوفیاء چھِ تم لۆکھ یم تمام چیزن پپٹھ ربس بالا زانان چھِ یہند مقصد چھُ مقصوٗد خدایانے کُلی ارادہ خدا ژھارُن۔ سارِوے کھوتہٕ خدا ٹوٹھ

تھاوٕن، یُہند زیون، مرن، یُہنٛد سوچ تہٕ خیال۔ یِہنز عبادت صرف خدایہ سِند ے خاطرٕ کوتاہ ہشر چھُ تھاوان یہٕ فرمودہ قرآنس ستیٚ قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین۔

(۹) حضرت ابوسلمان دارنی چھ ارشاد کران:

واریاہ وِزِ چھِ میانس دلس منٛز نکاتن تہٕ لذیذ پسندی ہُند خیال یوان، مگر یہٕ چھُس یم تمی وقتہٕ قبول کران یێلہِ زٕ گواہ امیُک تصدیق کرن یانے کتاب اللہ تہٕ سنت رسول ﷺ۔

(۱۰) حضرت رودباری چھ أکس تِتھس شخصہ سُندِ عظمتچ تہٕ ولایتچ ذکر کران یُس مزامیر وغنا بین باجایہٕ پُرسوز آواز گوٚن بوزان چھُ تہٕ ونان چھُ کہِ یہٕ چھُ میانہِ خاطرٕ ہ جایز۔ تکیازِ یہٕ چھُس اتھ درجس پیٛٹھ وۄتھمُت کہ اختلافی حالات چھِنہٕ مے پیٛٹھ کانٛہہ اثر کران یا چھُنہٕ گرٛھان۔ حضرت موصوف چھُ جواب دِوان بے شک چھُ سُہ تتھ درجس پیٛٹھ وۄتھمُت مگر یہ درجہ چھُ جہنمُک (مکتوب حضرت خواجہ معصومؒ)۔

امام غزلی صأبن چھُ تصوفُک یہ حاصل جمع وۄنمُت کہ زم کرٕ متی اخلاق (اخلاق ذمیمہ) تہٕ خبیثہ صفتونشہِ پاک وصاف گرٛھن۔

(۱۱) حضرت شہاب الدین سہروریہ صأبن چھِ وضاحت کٔرمٕژ کہ أسی چھِ صوفیا ہِن نزدیک حق وأتمتی لۆکھ مراد نِوان تمہِ پتہٕ چھُکھ یِتہٕ وۄنمُت چونکہ لفظ صوفی چھُنہٕ درقرآن موجود بلکہ لفظ مقربین امہِ کِنی چھِ أسی لفظ مقرب لفظِے وُنٛن اختیار کران (بحوالہ المعارف)۔

حضرت جنید بغدادیؒ ین یہ صاف تشریح چھ زیادٕ تر تصوفچن کتابن منز
موجود کہ هذا شهيد بالكتاب و السنة.

یعنی یہ کینژھا تصوفکس سلسلس (باب میں) یم تہٕ سأنی عقاید تہٕ
خیالات چھِ یم سأری چھِ قرآن وسُنتہٕ ستی تقویت لبان۔ یتھ قرآن وسنتچ
پشت پناہی حأصل آسہِ سُہ کتہٕ گو تصوف۔

(۱۲) حضرت ابوعمر نجیدؒ صأبو چھُ تصوفس متعلق فرمووُمت: تصوف
چھُ ناو خدایہ سُندن احکامن تحت استقلال یا نے ہمت مسلسل تہٕ صبر
کرُن۔

وونی ییٚلہِ ازأنی، ناسمجھ تہٕ علمہٕ روٚس لۆکھ صبرُک مفہوم یا نے مراد
ذرایعو نِشہِ پتھ روزُن تہٕ اتھ کھور پھُڈ رِتھ گنجس منز بہتھ روزُن تہٕ امیُک
چھُنہٕ کانہہ علاج مگر عقلمند لۆکھ حضرات چھِ زانان زِ قرآن وحدیثس منز چھُ
امیُک مفہوم واریاہ وسیع تہٕ تھوٚد۔ یوٚتام تھ کہ ییٚلہِ اکہِ طرفہٕ باطلہٕ سُند آسہِ
مضبوط تہٕ بوٚڈ لشکر تہٕ دویمہِ طرفہٕ آسہِ پژی یارن ہُند کم تعداد تہٕ بے
سامان تہٕ ظأہر چھُ کہِ یہ فرق اوٚ ندگن ترأوِتھ صرف خدایہ سُندِس بھروسس
پیٹھ لڑُن تہٕ چھِ قرآنچہ زبأنی صبر آمُت قرار دِنہٕ۔

ظأہری ذرایعہ تہٕ سامان نِش یوٚت پلہٕ تیوٚت فأید تُلن تہٕ انجام
خدایس حوالہٕ کرِتھ یہ کینژھا بروٚنہہ ییہِ تہٕ برداش کرُن چھُ صبر۔ لہاذا چھُ
تصوفُک یہو ے تعریف، اَمی چیزُک تعریف یتھ ایمان ونان چھِ۔

(صفہ نمبر ۲۵، از کتاب مودودی اور تصوف)

تجزیہ

محترم قارئین کرام!

علامہ مودودیؒ تہٕ أمۍ سندیو پورہ زأنۍ کارتر جمانو چھُ ہر رنگ کوشش کٔرمٕژ کہ تصوف گوژھ نہ شریک دین لفظ یا استعمال اصطلاح ییٚن شامل کرنہٕ۔ ممکناً چھُنہٕ یمن اتھ متعلق ضدی نیت أسمٕژ۔ مگر یوتا نیت نہٕ یموامہٕ شعبہ کہ ذرایوتہٕ عملی وجوہا تو دین اسلام کس أیینس امہٕ ستی غفلتِ دِین، رنگا رنگ بے توجہی، بھنگ و مستی، توہمات، بدعات، شرک، بے غیرتی، امِچ غلامی نقصانِ قومیت۔ آفاقی دینہٕ بدلہ ذاتی اقتصادی ترقی، شکم پُری، یوگیانہ عملیات، سرود و ساز، بزرگان دینن ہندن مقبرن روحانیتہ بدلہ نفسانی آمدنی ہند آماجگاہ دستور قرآن و سنت جہاد اکبر کہ بدلہ تصوف اسلامی حد زانن تہٕ عملاوُن بیترِ ہ بیترِ ہ۔

یِم سأری محرکات چھِ ازتہٕ جأری بلکہ سیأسی تہٕ معأشی طور ییتھ ریاستس منٛز پھبھان تہٕ یہے کشمیریت فخرہ سان ونہٕ تہٕ لبنہ یوان۔ بٔدیہٕ تہٕ بدقسمتی روزیہٕ کہ مسلکی اتحاد بدلہ تفرقن بنأوی مسلمان عربس منٛز گوڈہ تہٕ پتہ عجمس منٛز غلام جادہ پہن چونکہ علامہ مودودی صأبن تُجٕ نہٕ شرعی راہ متفیچ تحریک شیعن مخالف نہٕ جأدی گرن بلکہ یِم تہٕ زیادٕ غأرشرعی محرکات تِمن

لبنہ آیہِ تِمن ہُند آگُر زون تِمو تصوف تہٕ صوفی لُؤکھ۔

اتھ منز تہٕ چھنہٕ کانہہ شک کہ تصوف نہٕ زانٕنہٕ تہٕ لاعلمن ہُنٛد ذریعہ گو پۆر دنیائے اسلامس چھلہ ودَل تہٕ خاص کر معرکہ کربلا پتھ۔ سیٹھ دپاٹھی ونو کہ اُمت مسلمن منز روزان پڑھی ستی جاہلیت۔ وچھتو عربکی قدآور خزانہ بُرتھ اونٹ نما انسان چھ غارملکو منز حساب دان تہٕ ڈرائیور تانی انان۔ یمن بنائے ظاہری دولت تہٕ پرنے عیش پرس تہٕ زن پرس تہٕ پتہٕ کرٕ اسرائیلن بندوقہ نلو ستی ہوشیار یہِ سخ افسوس چھُ بنظریہ شریعت دین یمن تہٕ بزرگان دینن ہند فتویٰ جات تہٕ دلیلہ مودودیؒ صاب پیش کران چھُ۔ تہٕ یمن ڈوکھ بنأوِتھ چھُ تصوفس یُس درعمل مخلوق مسلم نبم مشاہدہ کران آمتی چھِ۔ چھ بہر رنگ اتھ زَم تہٕ کران تہٕ غارشرع تہٕ سمجھاوان۔ مگر تِم بنیأدی اصولات یمہٕ کنہٕ تہٕ یمہٕ مقصدٕ صوٗفیت بارسس آیہِ چھنہٕ تِمن بہ نظر عمل تہٕ بواسطہ قُربت الٰہی۔ یتھ منز روح تہٕ موٗرخداتہٕ بندہ زانہٕ نچ تہٕ پرزناونچ وتھ سرہ آمیژ کرنہٕ یعنے مویس برابر تہٕ درجسد مرکب نصیب گوٗمت زانٕن چھُ یہِ کہ لفظ اصطلاح یٮ۪لہ تہٕ (۱۵۰ ہجری لیس منز) خدارسی خاطرہ استعمال آمُت چھُ کرنہٕ تہٕ ژکہِ چھنہٕ اتھ مجموعہ اعمالس کانہہ بگاڑ۔ اگر چھُ تہٕ سہ چھُ وقتہٕ کِہن جہاد اکبر ستی بلیمتین مسلمان لُؤکن۔

یتھ لیکھ مِتس حِصس منز چھُ جادہ پہن جملہ حکمس یا ارشادس پتھ بحث بحیثیت جہاد آمُت کرنہٕ سہ چھُ صوفی تہٕ ''منقطع عن الخلق''۔ یتھ منز دسگیر صأبُن تہٕ یہِ فرماوُن چھُ کہ ''ژ کرپُن نفس پننہٕ عیالہ تہٕ دوستو نش

جُدا'' یہِ چھُ صاف تہِ بلاتردید اشتہار مگر امہِ پتہِ چھُ امیُک تفسیر یِیہ تہِ فتویٰ ہوٚستی رد کرنچ ہر رنگ دلیلہ تہِ حُجت پیش آمُت کرنہٕ۔ مگر امہِ پتہِ تہِ یِیلہِ تواریخ اسلام وچھان چھِ۔ کیاہ خود جناب ﷺ تہِ اُس ناخلقن نِش ژٕلِتھ غارِحراہس منز عبادت کران یوٚتام تھ قرآن بہ وحی از جبرائیل ''اقراء باسمہ ربک'' نازل سپُد، یہِ چھُنا منقطع عن الخلق تہِ جناب عبدالقادر جیلانیؒ چھِنا واریاہس وقتس کوہ بیان منز گوٚمتھ کینٛہہ مدت گذاران۔ تہِ جناب اویس قرنیؒ چھُنا سارٕے عمر ترکِ دنیا سپُد متی تِمن کُس فتویٰ دِمو گوکہ یہِ ارشاد چھُ خاصانِ حقن باگنٛ آمُت تہٕ عام لوکن نہٕ کینٛہہ۔ امہِ پتہٕ کٲتیاہ تہِ اَنتھ روٚس بزرگانِ دین چھِ لوٗکن منزٕ خلوت نشین روٗدمتی مگر لوٗکھ چھُنہٕ تِمن نِش ژٕلِمتی یِہوی چھُ سلسلہ تصوفُک اکھ جُزتہِ اَتھ اَچھو وچھمتس کتہِ تہِ رٕکتھ کروانکار۔ طواف کعبس منز تہِ چھُنا سُہ کم وقت حکم یِیلہِ نہِ پنٛنہِ خاندار نہِ تہِ تمہِ نظر پیوان چھُ وُچھن، تہِ سارِوٕے کھوتہِ ہر رمضان شریفس منز اعتکاف تہِ چلہ چھُنا سنت مقرر۔ یِم چھِ تِم اوقات یِتھ قرب الٰہی زانٛنہِ خاطرِ اہل وعیال تہِ تراوان چھِ تہٕ نفس امارُک پادشاہ جبلت شہوت مارنہٕ موجوٗب زنانہِ پٹھ نظر تراوٕنی تہِ منع چھُ۔ یِیلہِ یِم اوقات تربیت کورس چھِ تہٕ یِم کیازِ چھُنہٕ ''منقطع عن الخلق'' ثابت تہٕ تِمن اعمالن تہٕ ریاضاتن یِم مسلمانس نمازٕ ستی ثابت چھِ تہٕ ارشاد مزمل لیس عبادات خفیہ چھِ چھُنا ترکِ دنیاہس ستی ربط گژھان۔

یہِ تدبر گژھنا ہُشیار کہ یِمہِ وِزِ حضرت سنز آشنٛ آب ژھارنہٕ موجوٗب

کوہِ صفاتہٕ مروہ دو دٕ وکران تہٕ اَ خرس آب پاین تلی بحکم قادر مطلق پآدٕ
گژھان تہٕ آب ذرا بروٗنہہ پکنہٕ موجوب اتھ بحکم خود دپان ٹھہر ٹھہر زم
زم۔ کیاہ اکھ خاصان برگزیدہ حق یُو دوے آب بدلہٕ حق ژھارنہٕ موجوٗب
اطاعت بلندی جنگلن منز کینژس کالس تلاش حق بحکم ارشاد مرشد ظاہر یا
باطن روزِتھ پتھ دین واسلام پھہلاونہٕ موجوٗب اعلاناً بستی بستی پھیرتھ
اولی اُلامر کران چھُ۔ اتھ مشنس تہٕ اُمس ہستی کتہِ ونوراہب تہٕ اُمی ہنز
یہٕ عمل چھنا ترک سنتس منز روزِتھ سُنتچ پیروی۔ درمدت ظاہری زندگی تہٕ بعد
جسد روحانی یہوے گوٚ وصوفی تہِ تہٕ شعبہ تصوف تہِ۔ یُمی ہنز زیوبہ امرِ رب
امرِ بندہ بنِتھ آبن تعمیل کوٚر۔ کیاہ تہِ چھنا مومنس دٲیما حاصل روزان
آمُت تہٕ روزِتہٕ سوائے کرتب ہائے جنسیات۔

علامہ چھُ امہِ کتھِ ہُند صاف اعلان کران کہ جنابن ﷺ ہنز اکہِ نظر
چھِ مسلمان یا کفار تیوٗ تاہ تہِ بدلان کہ یِم چھِ اعلیٰ تہِ تھدِ پایک مومن وٗلی
بنان۔ تہٕ یِمن نگاہِ آں جنابؐ حاصل سپز ہِژ تہِنز نظر تہِ چھنا تقدیر بدلی
ثابت گمژ تہِ گژھان۔ مثالہِ پٲٹھی جناب خواجہ محی الدین چستیؒ تہٕ راجہ جے
پال سُند حال وواقعات یتہِ چھُ وٕبہ ژھراون کہ بشر مَلک صفات بنُن چھنہٕ
آسان تہٕ سہل کینہہ تہِ۔ یِیلہِ زن فطرتی، جبلتی، عناصیرن فتح کرُن تہٕ
خلق دنیاہس منز روزُن، بشرٕ ہِندِ خاطرٕ کارِ ملکس تہِ تھوٚد درجہ بنان چھِ۔
تہِ یِمو بزرگو نفس موردٕ آسُن فرمومت چھُ تِمن چھِ ستی ہیوٚ صوفی نظر منز
آمُت تہِ تِم صوفی یِمو ازدوٲجی زندگی حاصل کرِتھ (۱۲ یا ۱۵ وٕری) تہٕ

پتہٕ سپدی پورہ پأٹھی آویر عمل وعباداتن منز تمو یوٚ دوے ترکِ لذت کوٚ رمگر عیال تہٕ روچھکھ تہٕ یمن بعد الاولیاء اللہ فقر صوفی ونان چھہٕ تہٕ یمن منز کینٛہہ ازلے تہٕ کینٛہہ شرع پأٹھ مردہ نفس گئے ٔنی۔ گوٚو" منقطاع عن الخلق" چھُ وارہ در دنیاہ اُچھ مژ رأوتھ تہٕ تدبُر چہٕ نظر مشاہدہ کرُن یُتھ تہٕ یم صوفی تہٕ تصوف چھُ برحق پر بز لان۔

مولانا مودودی صأبن چھُ تصوفکس دنیاہس دِینہٕ نِش الگ زآن راونس تہٕ قوم مسلم خأطرِ شرک و بدعات تہٕ فضول رسوماتٕک الگ ناپسندیدہ تہٕ ناموزون شریعتٕک ملک میدان قرار دِنس پتھ پتٛن سوٗرے علمی زور خرچووُمت تہٕ بقیہ موجود عالمِ زمانوتٛج ہر طرفہ ہُول بانگے تہٕ دیتکھ فتویٰ زِیم چھ دِینکہٕ امہِ شعبہ نِش اعتقاداًتہٕ عملاً فارغ۔ اتھ تحت چھُ علامہ لکھان تصوف چھنہٕ کُنہٕ اکہٕ چیزُک ناوٗ بلکہ چھِ وارِیاہ بیوٚن بیوٚن چیز اَتھ ستیٚ مِلہ نأوِتھ پیش یوان کرنہٕ، یمہ تصوفٕک اُسی تصدیق چھِ کران۔ سُہ چھُ بیاکھ چیز تہٕ یمہٕ تصوفٕک اُسی اصلاح تردید چھِ کران، سُہ چھُ بیاکھ دویم چیز تہٕ یمٕیک اُسی اصلاح (تردید) کران سُہ چھُ بیاکھ ترٛیم چیز۔ برصفحہ ۳۱

(۱) اکھ تصوف چھُ سُہ یُس اسلامکس ابتدائی دورِ صوفیتس منز اوس۔ مثلاً فیض ابن عیاص، ابراہیم ادہمؒ، معروف کرخی بیترِ۔ یہُند اوس نہٕ کانٛہہ الگ فلسفہ نہٕ الگ طریقہٕ، تمے فکر وظن، تمے اشغال واعمال یم کتاب و سنت مطابق اُسی، یمن سارنے اوس سُے مقصد یُس مقصد اسلام چھُ یانے محبت خداتہٕ اُمسے کُن توجہ۔ وما اُمرُو الا لیصد اللہ مُخلصین

لۂ الدین حَنیفاً . امہِ تصوفُک چھِ نہٕ أسی تصدیق کران بلکہ اتھ اشاعت تہِ ۔

(۲) دوٕیم یانے بیا کھ تصوف چھُ سُہ یتھ منز اشراقیت، رواتی، زُرتشی تہِ ویدانتی فلسفن ہنز ملاوٹ گمٕژ چھ یتھ منز عیسایی راہبس، ہند جوگیس ہنز طریقہ شامل گٔمت چھِ، بلکہ یتھ منز مُشرکانہ طرزِ کی خیالات اعمال تانی غلط ملط رلنہِ آمت چھِ، یتھ منز شریعت طریقت تہٕ معرفت الگ الگ چیز چھِ آمتی ۔ اکھ أکس نش کم وزیادٕ بے تعلق بلکہ کُنہِ جایہِ اکھ أکس سٟتی پانہٕ وأنی مختلف (متضاد) بنے ٲمتی چھِ ییٚہ یتھ منز انسان خلیفہ خدا برزمین ہٕندی فرایض انجام تہٕ اداہس منز تیار کرنہٕ بجایہِ امہِ نش بلکل مختلف کامین ہٕندِ خاطرِ تیار چھُ یوان کرنہٕ ۔ امہِ تصوفُک چھ أسی تردید کران اسہِ نزدیک یہِ مٹاون چھُ خدایہ سُند دین قایم تھاونہِ خأطر تیوتاہ ضروری، ییوٚژ جدید جاہلیت مٹاوٕنی چھ یانے نوِ زمانچ جاہلیت ۔ امہ علاوہ چھُ ییٚہ تہِ اکھ تصوف یتھ منز گوڈنچہِ قسمہِ تصوفچہ کینہہ خصوصیات دوٕیمہِ تمسمکہِ تصوفہٕ منز رٔلتھ میلتھ لبنہٕ یوان چھِ ۔ امہِ قسمکہِ طریقہ تصوفس چھ واریاہ ہوٕ (متعدد) یتھوے بزرگو مرتب کوٚر مُت یم صاحب علم تہٕ نیک نیت أسی ۔ مگر پتہٕ نیو دور کیو خصوصیاتو تہٕ یمکیو دورہ جاتو ہندیو اثراتو نش تہٕ أسنہِ بالکل بچتھ ۔ تمو چھُ اسلام کس اصلی تصوفس مجھنس تہٕ امہِ کٕین جاہلی تصوفکہ آلودگی یو نش صاف و پاک کرنس تہٕ تھاونس منز پوٚرٕ کوشش کٔرمٕژ ۔ لیکن امہِ باوجود تہٕ چھُ یمہ ہندین نظریاتن منز کھیپہ نتہٕ کینہہ جأہلی فلسفہ تصوفکی اثرات تہِ ییٚہ

اشغالن منز کینہہ نتہٕ کینہہ نبر پیٹھ رٔژِ متی اعمال و اشغال موجود روٗدمتی۔ یمن متعلق یمن متشابہ شک (وہم و گمان) چھُ پیش آمُت کہ یم چیز چھنہ کتاب و سنتچہ تعلیمہ ستی کانہہ ٹکراو تھاون۔ یا کم از کم ناویٚلہٕ دلیلہ دِنہٕ ستی ہیکو یم ٹکراوہ روٗس ٹھہرٲوِتھ (غأر متصادِم)۔ امہِ علاوہ چھ امہِ تصوفکی مقاصدتہٕ نتایج تہٕ اسلامہ کہ مقصدہ تہٕ مطلوبہ نِش کم وزیاد بیٚون۔

نہ چھُ امیک مقصد ژٕنی پأٹھی انسانس خلافتکہِ فرأیضوٕ ہنٛدِ ادایگی ہنٛدِ خأطرٕ تیار کرُن تہٕ سُہ چیز بناوُن یُس قرانن لتکونوا اشھداء علی الناس کِبن الفاظن منز بیان کوٚرمُت چھُ۔ نہ چھُ امیک یہ نتیجہ سپدِتھ ہیوٚ کمُت زِ امہِ کہِ ذریعہ گرٕھن تِتھی انسان تیار یم دینک پوٗرٕ تصور ہیکن سمجِھتھ تہٕ نہ گرٕھ یہِ قایم یا لاگو (در عمل) انہٕنچ یمن فکر لاحق یوٚت تہِ یم گرٕھن یہِ کام انجام دِنس قأبل۔ (اہل)۔

(۳) امہِ تریمہ قسمکہِ تصوچ چھ نہٕ أسی امیک پورٕ پور تصدیق کران نہ کُلی طور تردید۔ بلکہ چھ امکِبن بروٗنہہ پکن والِبن سأنی گذأرش کہ براہ کرم یمن بڈِبن بڈِبن شخصیاتن ہُنٛد اعتقاد پانس نِش تھأوِتھ ترأوِی تو امہِ تصوچ کتاب و سنتچہ روشنی منز تنقیدی نظرِ تہٕ یہِ کُریو دُرس کرنچ کوشش۔ امہِ علاوہ یُس شخص امہِ تصوفہ کس کُنہِ چیزس پیٹھ کرِاتھ بناہس پیٹھ اختلاف کہ سُہ چھُ اتھ کتاب و سنتس خلاف لبان تہٕ یہِ پتھ کُن ترأوِتھ (قطع نظر) زِتھی کروٲمی سٲنٛزِ رایہِ ستی اتفاق یا مخالفت۔ بہر حال امکہِ حق تنقیدک مہ کُروانکار تہٕ خاہ مخاہ مہ بنٲیونشانہٕ ملامت۔

(ترجمان القرآن جمادی الاول ۱۷ھ، فروری ۱۹۵۳ء)

تجزیہ رجیدہ

محترم مودودی صأبنہِ نظریاتی تصوفہ بیانہِ منز چھُ شعبہ تصوفکہِ دینی ورتاؤک حال معلوٗم سپدان یمو ہر رنگ چھُ پُرزورتاکید کوٚرمُت کہ دستوٗرِشریعت منز گوٚژھنہٕ امچہِ کتاب پیٹھ کانٛہہ گردِہ فوٚل یاسرِ سأوی شان داخل گژھبن۔ اتھ منز یہنز عملداری تہٕ تبلیغ چھُ قابل فخرتہٕ منت برائے مسلمانان دنیائے انقلاب۔

یوٚت تانی زن تصوف برائے عام وخاص زہدو پارساء، قطب ابدال، غوث، وفقراء کہ بنیادہ پیٹھ تا پیغمبراں دنیائے ارض وسماتہٕ امچہِ زان کأری تہٕ عملداری ہُند تعلق چھُ، محترم علامہ صأب چھِنہٕ ژکی یم اصطلاح قبول کران۔ گوٚو کہ یمن اصطلاحن منز چھنہ کانٛہہ اکھ درقرآن وحدیث نظر گژھان۔ یوٚ دوے اصطلاح صالحین، شہداء، مومنین...... بیترِ درقرآن موجود چھُ۔ یم اَمہِ نیبرم کینٛہہ لیکھتھ اصطلاح تصوفکہ شعبہ زبان درعام چھِ۔ یزٕ رچھُ یِ زِ علامہ صأب چھِ تصوفکہ آگرہٕ نِش بے خبررودمُت تہٕ یا چھِنہٕ زمانکیو صوفی دنیا ہکیو بزرگواچ واشگافی ننہِ وانہٕ کرہٕش۔ حالانکہ عرب وعجم کأتیاہ صوفی چھِ آمت تہٕ گزرٕمتی تہٕ بروٚنہہ کُن تہٕ روزن یوان۔

یوٚ تانی اَز کہِ مدتہٕ دنیا قائیم روزِنگ تولق چھُ، ووٗنی خصوصاً تتھ ریاستس منٛز آونہٕ کانٛہہ ولی بعد شیخ مخدوم حمزہؒ درِ دُنیا۔ توے چھُ یمن ختم الاولیاء خطاب یوان دِنہٕ۔ گوکہ یہ تہِ چھُ ثابت کہ یِم تہِ بزرگان دین قلندران ولایت درشریعت وطریقت آیہٕ تِم سأری چھِ انتخاب یزدان تہٕ یِیلہِ زن کینٛہہ جذباتی مسلمان پتہِ ونان چھِ زِ ژِ تہِ کریٚتھ عمل ژِ تہِ بنکھ ولی خدا۔ دوست اہلِ جماعتکی ارکان چھِنہٕ یہ تسلیم کران۔ مگر یِم چھِ مبالغہ آمیزی تہٕ ناممکن العمل اخلاق نازیبا ثابت سپدان۔ غرض چھُ لفظ یا اصطلاح تصوف۔ اَسہِ سارنے چھُ یہ تسلیم زِ تصوف چھِ ناوٚمگراچ عمل چھِ انسانی شہہ تہٕ انسانی حیاتی ہنٛز مِیلہٕ گنٛڈ یانے روح۔ یمنے دوٚن درجسد مرکب عملاً وِتھ چھُ قُربِ الٰہی پأدٕ سپدان تہٕ جلوٕ گر گوٚمُت۔

مودودی صأب چھُ اتھ ماخذس تہٕ پزرس بے زأن ہیوٚ باسان یا امہِ کہِ وجودے نِش قطعاً تہِ بالکل لاتعلق رودمُت۔ گوامہِ مطابق چھُ تصوف بنیادِ اولادِ آدم۔ بیٚیہ ونوٚ زِ شعبہ تصوف چھُ ونحن اقرب من حبل الورید۔ یہ چھُ ثأبت کہ بعد اولادِ آدم چھِنہٕ علامہ صأبن ماقبل تہٕ پتہٕ اسلامکین بیٚیہ اتھ ستی رنگارنگ مذاہبن ہتھ پأٹھی سام ہیٚتھ ہنٛز زِ آخری دستور وفرقانِ مجید برمخلوق عائید بہ وحی گژھنہٕ پتہٕ تہِ چھُ غأر مذہبن ہندی اثرات منقش روٗدی ژتی توے کوٚر ربن یٔتھ کال گٔژھتھ اعلان۔

اسلامس منٛز اَژِ وپُر پورِ یوٚ دوے خُمریات بیٚترِ ردکرُن توٚ پتہٕ تہٕ اوس بروٗنٛہہ پیٚٹھے ویدانت اِزم یوگاہ شغل واشتقال، غأر مسلمن نِش جأری تہٕ خدا

پرستی ہنٛز عمل تیٚمبِے گوڑہ گٔژ شاہ چھُ یانے شہس ہتی یاد اللہ۔ کتھ گژھِ بندس
نش ژھبنہٕ۔ بلکہ چھُ یہ دراسلام باقی مذہبو کھوتہٕ تہِ شرطِ بندۂ خدا بحثیت
مسلمان تہٕ پتہٕ مومن۔ ییلہِ زن اولاد آدم یمن دون شہن منٛز شرو پراونہٕ
ہتی بندہ خداتہٕ قرب الٰہی شرط بیان چھُ تہٕ دُنیہک کُس طاقت یا مذہب
سپدِ امہِ عملہ نش مُنکر ناو تصوف آمت چھُ۔ لہٰذا بعد آمدِ اسلام ییلہِ اکھ آئین
کتاب وسنت پیش سپُد، تہٕ یہِ عمل یُس اکھ خفیہ تہٕ پوشیدہ عمل چھَ، یانے
روحس ہتی شاہ کہِ عبادتہٕ زان کرِن یتھ روحس سیٚدِ سیوٚ دربط خدا چھُ، ’’قل
الروح من امر ربی ‘‘ تہٕ یہاۓ عمل روزِ پوشیدہ طور پھبان تہٕ چار یارِ باصفاؓ
پتہٕ دِژ اتھ تعلیم ننہٕ وانہٕ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ صاًبو ژ ودھو سلسلو ہتی امہٕ
تصوفچ تعلیم تکیازِ یمن دوشوٕنی ہنٛز زأن گژھنہِ روٗس ہیکہِ نہٕ قُرب الٰہی
حاصل گژھتھ۔ وونی یہ پزرزانتھ کتہٕ کرو عمل تصوف دین اسلام یا کتاب
وسنت نش زانون الگ یا تہٕ وو پر۔

یہ حاصل کرنہِ باپتھ کیاہ تہٕ کم اعمال آیہِ ورتاونس منٛز تمن منٛز
یوٚ دوے شرط اول فنا فی الشیخ رود۔ تہٕ بیٚیہ کوسہٕ وتھ زانو کہ بے مرشد ہیکہِ
روحچ تہٕ نفسچ شاہچ آوریہ زان حاصل گرِتھ۔ اتھ منٛز چھُنہٕ کانہہ شک
زہندوازمس منٛز اتھ گوڑہ ترقی گمٕژ تہٕ اتھ پننہِ زبأنی منٛز پران تہٕ عملاونس
پرانٛن ونان تہٕ مومن مسلمانس چھُ باقیو کھوتہٕ اتھ بندش تہٕ حکم الٰہی
سپدان۔ اتھ شعبس منٛز یوٚ دوے یہِ ونو یہ عمل چھُ ہندوانہٕ۔ بلکہ چھُ سراسر
غلط تہٕ نادأنی۔ تہٕ علامہ مودودی صاًبن یوتاہ تہٕ جہاد برائے احیائے دین

چھُ کۆرمُت پزٕ ہے گوڈے اتھ کارِخدایی برائے بندگی سُنن تہٕ امہِ قسمکس تصوفس بنیاد اول بناوِتھ۔ یۆ دوے امہِ کہِ ناوٕ ہزار ہار سوم و بدعاتن شکم پُری موجوٗب گوڈ برنہٕ آمُت چھُ یہ چھُنہٕ عمل تصوفس بار کھالُن یارد کرنچ کانْہہ جواز۔تھ۔ تصوف چھُ کار بندگی برائے قرب الٰہی تہٕ اتھ مبدل یہ عیش پرستی تہٕ امن واقتصادی نالہ متہٕ رٹتھ خلافت تہٕ نظام الٰہی مشراوُن چھُ ہر کانْسہِ مسلمانس حکم یانے کہ خدائمشر تھ ابلیس رٹن چھُنہٕ کانْہہ تصوف۔

ڈلو ووِنی دِموتمہِ وقتہٕ کیٛن صوفی حضراتن ہنٛد بن جوآبی بیاناتن پھیٚر یم اتھ علامہ مودودی تہٕ تصوفچہ کتابہِ منٛز ہےموتحریر کۆرمُت چھُ یمن منٛز معترض اول جناب گنگوہی صاۓب چھِ۔ تہٕ دوٚیم جواب دِنہٕ وول مولانا منظور صاحب نعمانی مدیر الفرقان لکھنو، جناب حکیم عبدالرشید گنگوہی چھ فرماوان: (صفحہ نمبر ۳۴،۳۵)

دِہنہٕ خاطرٕ چھُ اکھِ بڈٕ شعبہ سلوٗک وتصوف واحسان ٚکس معاملس منٛز اہم ترین نقصان یِہ تہٕ کہ جماعتک بوٚڈ عالم (اکابر) یم چونکہ امہِ زاویہ نگاہ (کوچے سے) نش عملاً تہٕ اعتقاداً بلکل بےخبر تہٕ فارغ چھ امہِ وجہ ٚکنہٕ امہِ جمائژہنٛد یہ مزاژ بنان چھُ کہِ امہِ شعبکہِ رژھرہ نش چھُنہٕ نا امیدی گڑھان بلکہ امہِ رئژرٕکی تھاون والین صوفیائے کرامن تہٕ ساۓلکن یم تنہا۔تھ پوتلی پرستی ہندِس ملکس خدایہ ہنٛدِ طرفہٕ اسلام پھہلاوُنک ''سامان حرب'' آلہ جارحہ روٗدی متی چھِ تہٕ یہند بو پاک شہوہٕ ستی از کروڈ بُڈی مسلمان نظرِ گڑھان چھ''۔ پۆز یا اپُز (شعوری یا غیر شعوری طور) قابل

نفرت چھ سمجھاونہ یوان، یِمن آسمانی ملک صفت وصفات تھاون والین
اَسی أسی قرآن وٕچ سنٛتھ تھٕنٛ کھیٛنہٕ تہٕ کھیاون وأٲلی تصور کران۔ از چھِ تِم تمے،
یٔ گی، اثرأتی تہٕ سیأسی القابوٕ ستی ولنہٕ یوان۔ تہٕ یِمن چھُنہٕ کلیتاً یہِ اندازہٕ تہٕ
زِ أسی کأتیاہ خأرتہٕ رٕژرنش نا امید گژھان۔ تہٕ کأتیاہ بڈِ بے خوفی ہٕندی
مرتکب گژھان، گوٚو زِ پورہ پأٹھی (صراحتہً) چھنہٕ یِم لوکھ سلوک تہٕ
احسانکۍ منکر۔ مگر احسان حأصل کرنہٕ تہٕ تحصیلِ سلوٕکۍ صوفیاہن ہند واضح
کرمتین طریقہ کارن امہِ شدتہٕ زورورد کران زِ تِم چھنہٕ صرف طرز ادأیلی
شغل (طرق) کس حدس تأنی روزان۔ بلکہ یِم طرق اختیار یا عملاون
والین ہند درجہ گھٹاون (عیب دار بناوان) تہٕ بدخیالی پأدِ کرنچ کٔشش ہنز
تہہ تہِ دوان۔ بروٚنہہ پکتھ چھِ فرماوان یِم طریقہ وسأیل چھنہ احسان کس
تراونس بابر خاس گژھنس پٹھ نہ چھُ یِمن پٹھ کانٛہہ مدار زِ الطرق الی اللہ
بعد و انعامی الخلایق چھُ مسلمہ کینٛژھن جملن (فقرن) پتھ چھُ ارشاد
گژھان۔ (صفہٕ ۳۶)

اگر کأنسہ شخصس یِمن (طرُق) طریقن ستی برابری یا ہشر ''مناسبت''
آسہِ نہٕ تہٕ مہ کٔرِن تختیا۔ تمہِ ستی چھُنہٕ گمان توہین ''بے عزتی''۔ تتھِس
شخصہٕ سٕندِ خأطرٕ چھُ صرف مقرر کوٚر مُت یا عباداتے۔ یِہنز یا أمی سٕنز تحقیقی
تلاش آسنی چھ تہِ اتھ پٹھ روزن کافی (قناعت کرن) أمس چھُ احسانس
نسبت ''متعلق'' یموے عباداتو ستی حاصل ہبکان گژھتھ بلکہ طرق
استعمال پتہٕ یِیلہِ سالک احسانس تأنی واتان چھُ تہٕ پتہٕ چھُ مشایخ

(مرشد) استعمال طرق تراونکی حکم دِتھ صرف امہِ تھدِ ژٲرِتھ مخصوص عبادتن منز مشغول روزنٕک مشورٕ دِوان۔ غرض مقصد چھُ یہ کہ یمن طرق (طرز عباداتن) ہُند رد یا انکار تہٕ بغض وکراہت چھُ (نبیر نیرنس برابر) ناانصافی تہٕ ظلمس ہوی۔

جوان احادواساطین اُمت کے ردوانکاراور بعض تخفیف تک مخفی ہوتی ہے غایت مافی الباب نہ اختیار کرے۔ اختیار پر اصرار نہیں، صفحہ ۳۶، سطر نمبر ۹، ۱۰۔

یم تِمن اکہِ یا اکہِ کھوتہٕ زیادٕ اُمت کہ ردوانکار تہِ بِیٚہِ بغض کم کرنس تان واضح سپدان چھِ۔ امہِ مقصدُک باب (حصہٕ عمل) مہ گرہن یختیار۔ یختیار کرنس پٔتھ چھُنہٕ زور امہِ موجوٗب کہ یمن پٔتھ چھُنہٕ نجات لبنٕک مدار نہ چھِ یم احسان کس ذرایعہ مدارس پٔتھ یا حاصل احسان کرنہٕ کس درجس منز۔ یم احتیاط سان ہیکہٕ ہن استعمال کرنہ۔ نقشبندیہؒ تہِ خصوصاً حضرت مجدد سرہندیؒ صابوتانی چھُ تصور شیخ (یانے مرشد کرُن) تاں درعمل انہٕ نووُمت (استعمال کوٚرمُت) یس بے حد خطرناک تہِ وسواسو بٔرتھ طریقہ چھُ۔ محض امہِ موجوٗب زِ تِمی آسی زانان زِ لوکھ چھ عموماً مجسمہ شکلہ ہٕندِ محسوساتن ہندی خوگر ضدی۔ شکلہ ہند احساس تہٕ محسوس ورائے چھنہ تِمن کوشش حاصل گژھنچ صلاحیتھے۔ محسوس پرستی یانے شکلہ ہُند شوق چھُ تِمن پٔتھ یوتاہ سینومت کہ گُنیر تہٕ دوِیی ہٕندِ زٲن منز چھ تِمی اتھ حدس تان لاپروازِ امہِ ورائے چھُنہٕ یہندس دلس منز (تمکین قلوب) خدایہ سُند آسنک

تصورٕ ے آسان۔ ؤری وادن ہنز پوتلی پرستی تہٕ صورت پرستی تہِ بیٚیہ اجعل لنا الٰھا کما لھم اٰلھت بیہ لن نومن لک حتی نری اللہ جھرۃ۔ کہ بدذوقی (بدمزگی) آسنہٕ خدایہ سُند پاک تہٕ کُنہٕ آسُن (بے شبہ مثال) (بے کیف دلوں) سادہ دِلن بے جہت وقیاسک خدائے سُند تصور آسُن سبٹھاہ مشکل کوٚرمُت (دشوارتر کردیا ہے)۔

گو مقصد اصل حاصل یُن چھُ ضروری۔ لٰہذا امہِ مطابق ہوایی سفر کرنہٕ بدلہ اگر چھکڑہ کہ ذریعہ کاتھہ سفر طے کرُن ممکن آسہِ ہا۔ (صفہٕ ۳۷ سطر ۵)

یتھٕ پاٹھی تہِ سہی مگر مقصد گو ہ حاصل یُن۔ مگر یہِ تہِ چونکہ خوفہ تہِ حدثہ (مخدوش) بڑی اَتھ یتھٕ کنہٕ تہِ چھُ کینٛہہ ولوکو امہِ نشہِ تہِ پتھ ہیوٚتمُت۔ (حاصل یہ ہے) امہِ نش تہِ چھُ یی نیران کہ یہ طرق طریقہ عملی شغل گوٚو اتھ جمأ ژنش۔ امہِ درجہ تہٕ قابل نفرت تہٕ انکار یکہ وٚین چھُ یہ بغض تہِ منکریت صالحین تان تہِ ووتمُت۔

Translated in Kashmiri from hardest Urdu language.

ترجمان القرآن بابت جمادی الاول تا رجب

۷۰ھ، مارچ تا مئی ۱۹۵۱ء

☆☆☆

جائیزہ از ترجمہ کار

دسمبر ۲۰۰۸ عیسوی

جناب رشید احمد ہندِ بن بواپسی کینژھن اموراتن متعلق بواپسی وضاحت یُس توہہ پرٕ واتھ منز چھُ صوفین ہندِ بن اشغالن بھرپور زم آمُت کرنہ تہٕ درجہ احسانٔک لاتعلق اسباب قرار دِتی ٲمتی گوٚ وزِ بھرپور تنقید و تہٕ غاٗر ضروری حرکات ؤنی ٲمتی ۔ تہٕ سارِوے کھوتہٕ شرعی دعویٰ چھِ دلیلہ دِتھ خواجہ نقشبندیہؒ سرہندی صاب موردِ الزام ٹھہراوٕمتی کہ تِمو چھُ تصور شیخ و مرشدس آبیاری کرمٕژ یہِ مخدوش عمل زٲنراونس منز کوشش کٔرمٕژ بلکہ تِمو الفاظو تہٕ جملاتو سٟتی بیان کٔرٕمتی یِمن اردو ڈکشنری منز تہٕ مانے چھنہٕ اتھِ یوان ۔ یہِ کتھ چھ قابلِ افسوس کہ یِمن امہِ کوچُک الہٕ غاٗب مُشکہ تہٕ چھُنہٕ نستہ گُن آمُت ۔ تِموے چھُ صوفیانہ تہٕ صوفی اشغالن تہٕ طریقہ کارن دٕہرس کھاٗلتھ صوفین ہندِ ننگ و ناموس اشتہارن کھالان ۔ یٟلہِ زن حقیقتہِ چھ نظرِ سام ہِمو طرز اعمال و عبادات چھِ انہِ گٹہِ کھوتہ تہِ پوشیدٕ تہٕ پنہاں آسان تہٲوی ٲمتی تہٕ تھاون تہِ تٟلہِ ۔ کتھٕ پاٹھی چھِ اعمال صوفیانن تہٕ صوفین یِمو ننہِ وانہٕ دنیاہس پیش کوٚرمُت گوکہِ اَتھ زمانس منز چھنہٕ رسمن تہِ

رِوایتن منٛز مسلمانن تہٕ غار مسلمن کانٛہہ زیادٕ فرق آسمٕژ۔ یِمہٕ کٔنی بزرگان دین تہٕ لاجواب رٲدی ہِتی چھِ، یہ ہیکو نٔہٕ عمل وٕنتھ کہ صوفی نظریک یم حیات تہٕ لافانی روحس تابع مٕرس (جسمس) تہٕ امہٕ کس مسکنس 'قبر' قابل تعظیم تہٕ بحفاظت رژھراونس منٛز یقین کامل تہٕ زٕو کھوتہٕ ٹوٹھ بہ مشاہدہ عمل روح زانان تہٕ مانان چھ۔ یانے ننہٕ وانہٕ برایہِ عبرتِ جہاں تہٕ حقِ رشتہ مقبرس پٮ۪ٹھ گرٛھن تہٕ تحیلات پیش کرن، مطلب چھُ یہ اعمالِ صوفیانہ چھِ پیرتہٕ طالبس تانی تھےٚ زان بنان تہٕ تیلہ کم شغل تہٕ اذکار چھ جماعت کیو بزرگو کتابن کھارٕ متی، یم چھنہٕ درتحریر لکھنہٕ آمتی۔ بہ نظریہ توحیدتہٕ فکرتارَن وٲلی جناب مودودی چھنہ کُنی کتھِ ذکر الٰہیس منٛز کانٛہہ یا کُنتہٕ ذریاتچ کانٛہہ شکل یا محسوسات غار تھاوٕن چھ جایز یہ زن اکھ شرکِ غیب گرٛھِیُن تسلیم وعمل زاننہٕ یاسیوٚ دپاٹھی ونو کلیتاً مرشد نہ تھاوٕن۔ بنیادی فرق چھ یہے اختلافِ دایمی دنیائے صوفیتس یا حنفی مسلکس چھُ باقی اہل توحیدن ستی روزان، یتھ معاملس پٮ۪ٹھ از جبرائیل امین (درمیانداری) شرک ہیکہِ نہ آسِتھ یتھ امہِ مطابق چھُ خدایہ قادرِ مطلق بوسیلہ پنہٕ نبن خدایی بر مخلوق نمایاں تہٕ محرکِ بے مثال۔ ہنادِ مونظر مرشدی گُن تہٕ موخصر تحریری ظوٕن۔

☆☆☆

مُرشد

یہِ چھِ عالمِ روحانیت ہندِ بن زانٔنی کارن تہٕ عملی مشاہدات تھاون والین ہنْدِ کھوتہٕ تہِ زیادٕ بڈٕ کمزوری تہٕ نقصِ پامردی تِمن ہنْز یِموٚ نہ ازیٚک تانٔی بزبان روح بظاہر جواب عیان و بیان درتحریر یا تقریر ہیوٚ کٔمت چھُ گٔرتھ۔ یہ چھ بہر رنگ کارِ محال زِ غائبس بیا کھ واقف کرُن ییلہِ زن نہٕ سُہ آسہِ اتھ وتہِ گُن پوٚ کٔمت یا آسہِ نہ تِمس یہِ طلب پأدٕ گوٚمُت۔ زانُن چھُ یہ زِ انسان خلیفۂ خداتہٕ خدالیس مانن وول چھُنہٕ خدایہ سٕنز رہبری تہٕ رہنمائی روٗس۔ییٚمہِ سٕتی تِمس فکرہ تران چھُ زِ بہٕ یہِ کران چھُس یہِ چھا ربس پسند۔ شاید آسنہِ کانٛہہ سُہ انسان یُس نہَ یہِ یژھان آسہِ سوائے تِم یِمن صرف تہٕ صرف گنج قارون تہٕ عیش وعشرتہٕ شدادی حاصل کرُن مدعائے زندگی آسہِ۔ یِتھی انسان ہیٚکن پرٛتھ کُنہ مذہبس تہٕ فرقس منٛز اٰسِتھ۔ بلکہ ونو ووٗنی چھُ یِتھے تہِ امہِ گٔے دورِ زمانہ یِتھ ریاستس رٔیِش وارِ تہٕ تصوفکس پھرنس منٛز جدیدیت کہٕ ناوٕ کشمیریت تہٕ جمہوریت اعلان سپدان۔

کانٛہہ تہِ رٔتی پأٹھی مذہب پالن وول تہٕ خصوصاً مسلمان یُس ذکرِ

رب تھاونک تہٕ بکثرت برائے تطمئن القلوب کرنک ارمان تھاوان آسہِ۔ یِتھٕبن سارنےٚ گژھِ درغیب بہ واپسی یانےٚ در خاب پننہِ کارِ کرتوتک تہٕ اَمہِ کٕبن اثراتن ہنز اتھ پتہٕ لگنی بلکہ چھُ یِتھ مومن پننہِ مستقبل کہ بابت سنجیدگی سان سونچان سران۔ گوکہ خاب چھ عموماًتہٕ تمام تر انسانن مشاہدہ گژھان۔ یوٚ دوے نیک مردانِ خداین، تم رنگارنگ نعمژ تہٕ ازغیب برائے غیب وعیان عطاء سپدان چھ آمژ تہٕ زیوٚپٹھ ہنبس کیٚت تہِ مثالہِ پاٹھی الہام۔ مراقبہ، رمز تہٕ بصیری مشاہدات۔ یِم دوہلہِ تہٕ عیان سپدان چھِ سوائے شیطان جادیٚ موکلاوِتھ۔ جن وپٔری پر گژھ آسنہ ورائے۔

شاید یہ چھنہٕ کانٛہہ شرک یا اختلافی مسلک، بلکہ آفتابس ہیٚو پوز بلا تردید۔

مطلب اصل چھُ یِتھِ پاٹھی زِ یِم زاہد وعابد، سالک ومشائخ، صوفی تہٕ مومن، صالحین وقانتین، کثرتِ ذکراللہ کران آیہِ، تمن اَمہِ پننہِ بُویہِ متہِ تہٕ پھٕبنک کمہِ آنہٕ وانہٕ تہٕ گُس تہٕ کتھ صوٗرتس منز ہیکہِ یِتھ آگاہ گرتھ۔ یہ ماہیکہِ کانٛہہ ؤنِتھ زِ رب آو پانےٚ درخاب تہٕ ؤنیک تانٛی کٔمی وٕون یہ کہ میٚہ وُ چھ خدا الخوابس منز تہٕ گٔرنم کتھ۔ یِیلہِ زن انسان کامل ﷺ سیدالبشر نورِ ذاتِ احدس تہِ آو نہ احد درمعراج ملاقات گٔنہِ ٹھوس پاٹھی بلکہ درپیکر نوری صورتس منز۔ یوٚ دے بے شک وتردید کٔمی کعبہ وقوسین اَوادنیٰ تہِ سپدیٚ۔ امہِ علاوٕ جنابو ﷺ کوٚر ہر بار ارشاد کہ جبرئیلؑ چھُ وحی اَنان از رب تہٕ ربس تہِ رؤدنٕ منزم یور، تِیلہ ؤنی تو خدا راکہ جنابنٛ تہِ ما آسہے شکل یا

احساسِ ملک جبرئیل درنماز یادِ یوان۔ کُنہٕ وِزِ چھُ یہ مَلک درشکل انسان تہٕ حاضر دربار سپدان رودمُت تہٕ جنابنٛ یہُند احساس تہٕ محسوٗس تہٕ ماونو شرک نعوذ باللہ۔ ہناپیو اتھ نزدیک تہٕ باریک معاملس کُن پالیس۔

یتھٕ پاٹھی مردِ مومن اذکار و عبادات برائے رب کران آیہ یمن حرفِ تعلیم بذریعہ مُرشدِ چھ آسان۔ یُس پیش رب تم سُند یو قران وسنت کیٔو کلماتو (قرآن) ستیٚ مُنزم یور چھُ بنان۔ تہٕ سُہ کتہٕ گوٚ ومشرک۔ عبادت گذارس کُس خداپہٕ درخاب برائے تعبیر وتفسیر تہٕ کربس اصلاح تہٕ ہاویس وَتھ یہ ٹری نو صاف فکرِ کہ اُمس مومنس چھ یہوے مرشد درخاب یوان تہٕ تاثیر اعمالن ہنز ژہنہ وَن دِوان۔ یہ پزر تہٕ سرِ الٰہی بابندگانِ خدا چھُ درتصوف شامل تہٕ یہ نظام نہٕ ہیکہِ رُکتھ تہٕ نہٕ گژھِ یُن شرک مانہٕ۔ یِہٕ ونوزِ حقیقت خاب چھ علمِ غائب تہٕ قرب الٰہی ہُیک وسیلہ بشرطیکہ تربیت مرشد یتھ نہٕ کانہہ جزِ مغالطہ ستیٚ ہکھ اُستھ زِ تبس پادِ یو انبیاء علیہ السلامن تہٕ خصوصن حضرت ابراہیم سُند اشارہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیل درخاب یہ مسلسل رشتہ ہیکو نہٕ کانہہ شعبہ یا اضافہ دیُن فتویٰ دِتھ ییلہِ زن یہ جُزوی طور عالم غائب حقیقت رب تہٕ وسیلہ رہبری دایما موجوٗد چھُ تہٕ روزِ تہٕ توحید زانن والین الوالغرمن پز یہ حقیقت پرزناوِتھ ربہ سنز نزدیکی تہٕ مشاہدہ باطنچ وتھ باعمل تلاش کرنی پیٚڑھا پزرچہ وتہٕ اختلاف تھاونہٕ ستیٚ چھُ مسلمان دویمس مسلمانہ سُند عدوئے دین بنِتھ خلافتچہ وتہٕ منز لاتعداد اصحابہ صفہ ہُند بارِ دین مُلی ہوان تہٕ رکاوٹہٕ پادٕ کران۔ رب دِینہٕ اُمتس اتفاقِ کُل تہٕ

نظام صالح تہٕ یہِ چھُ حتمی طور ثابت گژھان کہِ بے مرشدس سپدنہٕ رب ہنز دائمی تہٕ پختہٕ غیبی رہبری درِ دُنیا حاصل۔

موخصر پاٹھی چھُ زانٕن یہِ کہ جناب مودودی یمن علمی رہبری برائے شریعتی نظام ییتھ ملتس ہمہ پہلو سمجھاوٕنک بیداری ظون کرنٕک توفیق پننہِ عمرِ ہندین ژینجھی وٕرِی ین تان نصیب رود۔ مگر بد قسمتی سان ونو یہِ زِ اصلی شعبۂ تصوف تہٕ عمل تصوف ژیوٕن نہٕ یمو کینژہہ۔

مذکورہ کتابہِ ہندِ صفحہ نمبر ۳۷ کہ حوالہ نظریہ تصوفس پیٹھ معترض جناب رشید احمد گنگوہی صاٮ۪بس چھُ مصنف کتاب ماہر القادری بنظر یہ علامہ جواب لیکھان۔

سُہ گوڈنیک سوال چھُ یہِ پاٮ۪د سپدان زِ سُہ کُس تصوف چھُ۔ ییمہِ کنِز جماعتکی عالم (اکابر) چھ عملاً تہِ اعتقاداً بالکل بے خبر (فارغ) اگر یہ سُے تصوف چھُ یُس ذکر مولانا مودودی پننہِ نِس تحریر نمبراٴ کس منز کرمژ چھ تہٕ تیلہِ چھِ تم اتھ تصدیق تہِ کران تہٕ بلکہ زندہ تہِ تہٕ شایع (پھلہلاوان تہٕ چھپاون) تہِ کرُن یژھان۔ پتہٕ کُس تہٕ کیا مطلب چھُ تھاوان زِیم چھِ امہِ نِش عملاً تہِ اعتقادٕ بالکل فارغ (یانے بے خبر)۔ امہِ علاوٕ یُس شخص دینہٕ کِبن تمام ادارہ جاتو سان دینہٕ کس اکہِ نظامہِ زندگی کہ حیثیتہٕ عوامس بروٚنہہ کُن پیش کرنس منز کم از کم ژیجیو وٕریو پیٹھ سرگرمِ عمل آسہِ۔ (صفحہ ۳۷ آخری سطر)۔ تہٕ عملی حالاتو ستۍ اتھ قایم تہِ نافذ العمل کرنس منز پٔنن زوٚ وندان آسہِ، تمس متعلق یہ وٕنن زِ سُہ چھُ تیوٚت عجوبہ یمیک جوابی چھنہٕ۔

اَتھ صورتس منز چھِ مولانا مودوی تہٕ تمٕ سٔندی ساٗتھی پورٕ پور (صریحاً) افتومنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض کس زدس منز یوان تہٕ اعتراض کرن واٗلس پیٹھ چھُ واجب بنان زِ سُہ کرِ مولانا تہٕ تٔمی سٔندبن بندین کفر وایمانٕک واٗجبی فاٗصلہٕ تہٕ۔

اگر امیُک مراد چھُ تصوف نمبر ۱ زٕ تہٕ تیٚلہ چھُنہٕ سُہ ژٕکی دینُک کانٛہہ شعبہ، چہ جایکہ اکھ بڈٕ شعبہ کہ حیثیتہ چھُ مولانا سٔنز روش شاباشی لایق تہٕ قاٗبلِ قبوٗل تہٕ قاٗبلِ عمل زِ تمو تہٕ تہند بوساٗتھیو چھُ پانہٕ تہٕ پننس جماعت امہِ قسمکہِ تصوفہٕ نِش بچاٗوِتھ تھوٚو مُت اگر کانٛہہ امہ کو چُھک (اعتقادُک) مردِ میدان بہادر آسہِ۔ سُہ پھیرن پورہ یلہٕ گی تہٕ ذوق وشوقہ سان اتھ منز۔ سُہ آسہِ امہِ گری دورِ ہٕنزن سرگرمین ہُند خودِ خود پیش خداجواب دہ۔ مگر اٚمس کیاہ حق چھُ واتان کہ سُہ کرِ کانٛسہِ تِتھس مرد مومنہٕ سٔنز عملہِ تہٕ اعتقادُک مطالبہ۔ یتھ منز شریعت وطریقت اکھ اٚکس نِش کم وزیادٕ لاتعلق آسہِ بلکہ بسااوقات اکھ اٚکس نِش متضاد (نہ رلہ وُن) بناٗوِتھ آسہِ آمُت تھاونہٕ۔

اگر تصوف نمبر ۲ مراد چھُ تیٚلہِ چھُ یہ سوال ووتھان زِ امہِ تصوفکی تِم حصہ جات کم چھِ، یِم اگرچہ بمطابق کتاب وسنت چھِ مگر مولانا مودودی چھُ امہِ نِش عملاً تہٕ اعتقاداً بالکل فارغ۔ اگر اَمِچ نشاندہی کرنہٕ ییِہ ہے تہٕ ضرور گژھِ گژھِنِ۔ یوتانتھ نہٕ اَمِچ پورہ (توضیح) وضاحت ییِہ نہٕ کرنہٕ توٚتام ہیکہِ نہٕ مولانا سٔندِس عمل تہٕ اعتقادس پیٹھ کانٛہہ اعتراض عاید سپدِتھ یا پٔشر راٗوِتھ روٗدی تِم یِم حصہ جات کتاب وسنتس خلاف چھِ۔ تیٚچ درستی

ہنز مولانا صآئبس وونی کرٕنی چھ تہٕ یہ اگر تم امہٕ نشہٕ عملاً تہٕ اعتقاداً بالکل بے خبر چھٕ تہٕ یہ چھُ بالکل اکس مردِ مومن ہنز (روش) نہج یا طریقہ کار۔ یم لۄکھ یمن خلاف کتاب وسنت کین حصن مولانا ہنز عمل تہٕ اعتقادس منز داخل یژھان چھٕ کرٕنی۔ تمن پزِ دو یمین ہنز فکر ترأوتھ پانہٕ ایمان بالقرآن تہٕ سنتک جایزہ پانس ہیوٚن۔ یہ تہٕ چھٕ سخ افسوسچ کتھ کہ یمن لۄکن ہُند ذہن آسہِ پانہٕ پیٚتی ہن اُلجھن تہٕ غلط فہمین ہندِ بن زالن منز پھسے یمتی۔ یمنز زبان آسہِ اُمس شخصس پیٹھ اعتراض کرنہٕ خاطرٕ بولان۔ یُمی سُند ذہنی سلجھاو تہٕ فکری توازن آسہِ مثالی درجہ تھاوان۔

دویم سوال چھُ یہ زِ صوفیاے کرام تہٕ اربابہِ سلوکہٕ کی لۄکھ یمن ہُند نفرت (مبغوض) کرنک الزام چھ یوان دِنہٕ تہٕ یم قرآن وسنتکی تھبن کھبنہٕ والین یۄگی اشرأقی تہٕ سنیأسی القابو ستی ولنک آخر کیاہ ثبوت چھُ۔ یہ کتھ تہٕ کتہِ چھُ اعتراض کرن والین ہنز (اُنی ہنز) کیاہ اُمی سُند اعتراض کرنچ بنیاد تہٕ منشا چھا تمہٕ عبارتک حوالہ یم کتاب ”تجدید احیائے دینس“ منز درج چھُ، یم الفاظ چھٕ صفحہ ۳ تہٕ ۳۹۔

یہ نظریہ چھُ بجائے خود غیر تمدنی نظریہ۔ مگر تمدنس پیٹھ لاتعداد طریقو ستی پُٹن اثر تراوان۔ امہِ کس بنیادس پیٹھ چھُ اکہِ خاص قسمک نظام تہٕ فلسفہ بنان۔ یمہٕ چہِ مختلف شکلہ چھٕ ویدانتزم، اشراقیت، یوگ، تصوف، مسیحی، رہبانیت، ویدازم بیترٕ ناوٕ ستی مشہور چھُ۔

اگر یہاے چھے عبادت یمہٕ کنی اعتراض کرن والی بزرگن صوفیائے

کرامن ہنز نفرت کرنہٕ ییٚس تہٕ یِمن یوٗگ تہٕ اشراقی القابو ستۍ ملقب کرنہٕ پتہٕ کس نتیجس منز اخذ کوٚرمُت چھُ ۔ تیلہِ آسہِ اکھ نابالغ مدرسہ شُرتہٕ اَمی سندس کلامہٕ نہٕ سمجھنس پٔتھ تہٕ تہٕ شاید کرنہٕ کانٛہہ اَمس شاباشی یادِیس داد۔ تکیازِ یتیٚن چھنہٕ تصوفُک لفظ یہ مانے تھاوان (یااتھ مانے یس منز) یہ زن مولانا مودودین پتہٕ نہٕ ژٲر یہ تصوف نمبرأ کس منز ونمُت چھُ ۔ مولاناصابن چھ لفظ تصوفکہ نمبرٕ مطابق پتھ تہٕ بروٚنٛہہ ویدانتزم ۔ اشراقیت، یوگ مسیحی رہبانیت تہٕ بدھ اِزمکی الفاظ لیکھتھ پانے واضح کوٚرمُت زِ اَمی سُند اصلی مراد تصوف نمبر (۲) چھُ یہندِ وِلسی منٛز عبادت پیٹھ اصاف تہٕ پاک زِاچ تشریح کرنچ چھنہٕ کانٛہہ ضرورتھ ۔ییلہِ سُہ لفظ تصوف ویدانتزم،اشراقیت، یوگی، مسیحی، رہبانیت تہٕ بدھ ازمہٕ کہِ خاندانک اکھ فرد چھُ ونان ۔ تہٕ یہ کتھ چھ پأنی پانے فکرِ تران کہ یہ چھنہٕ سُہ تصوف یمیُک آسن وٲلی (اعتراض کرن وٲلی سُندین الفاظن منز) تنہاٗیت کفر برٛتھ پوٚتلی پرس ملکس منز تمی خدایہ سُندِ طرفہٕ اسلام پھہلاونہٕ خأطرٕ الہ جارحہ (سامان حرب) ردٕ دِمتی چھِ ۔یہند یو پاک شہواز کرورٕ بٔدی مسلمان نظرِ یوان چھُ ۔ تہٕ یِم قرآن وسنتکی تھبن کھبنہٕ تہٕ کھیٚاون وٲلی أس ۔کیا تُہندِ خیالہٕ أسیاہ تم خدایہ سُند طرفہٕ سوزن وٲلی تہٕ آلہ جارحہ بنن وٲلی یِم پاک شہہ (بزرگان ویدانتزم، اشراقیت، یوگ، مسیحی، رہبانیت تہٕ بدھ اِزمی تصوفکی مانن وٲلی یانے (حامی) روددِمتی ۔ اگر أسی نہٕ تہٕ تیلہِ کیازَ چھو کتھ (معاملہ وولٹاوِتھ یُتھ سنگین الزام دِنٛک جُرت کوٚرمُت ،تُہی ہِیکو زیاد کھوتہٕ زیادٕ

یِ وُنِتھ کہ لفظ تصوفکس استعمالس منٛز کینٛہہ ہم شکلہٕ ہیو یُک تہٕ اکھ پہلو موجود۔ تکیازِ بقول مولانا مودودی تصوف چھُنہٕ کُنہِ تہٕ اکہِ چیزُک ناو بلکہ چھِ وارِیاہ مختلف چیز امہِ ناوہٕ ہنہٕ یوان (موسوم) لہٰذا چھُنہٕ امیُک استعمال موزون۔ اگر کتھ یوتتھ تانی روزِتہٕ یہٕ چھُ صرف اکھ لفظی تنازعہ بنان، یتھ اعتقادس تہٕ عملہٕ ستی کانٛہہ تعلق چھُ۔ اتھ صورتس منٛز دویمِن پیٹھ کیٚتھ بڑتہٕ بے خوف سمجھنک مرتکب سزاوار بنان چھُ۔ تہٕ کُنہِ اعتراض کرنچ چھُنہٕ کانٛہہ گنجائیش موجود روزان۔ (صفہ ۴۱، سطر ۹)

☆☆☆

تجزیہ

ادب نواز قارئین

مودودی صأبنو وضاحتو منز آسہِ توہہِ فکرِ تۆ رُمت زِ تصوف تہٕ اَمچ زان زأنروانس منز چھُ دوشویو دریو، علمی تہٕ فصاحت و بلاغت چہ زبأنی اندر تنقید نگاری ہندس آنتھس تانی پلو کرنچ کوشش گرہمژ مگر جوابی عالم تہٕ بزرگ چھنہٕ مودودیؒ صأبنس اَمس پَنَس پزچہ ژادرِ پننژ کھالنس گُنہ تہِ اندٕ ہشر وچھان، مثالہِ پأٹھی پُر یو زِ تجدیدا حیائے دین کتابہِ چھےٚ یمو ے تصوفس غأر مسلمن ہٕندِس گھرس منز فرد ٹھہراوان۔ کمال وضاحت تہٕ تشریحا تو سان چھِ پیروکارن مولانا سُے مانے کران یُس یمن پننہِ علمہٕ کہِ آسمانہ سٔدرِ سوالس پورٕ جواب باسان چھُ یمن جواباتن منز چھُ زَن تہِ مُسلس دَل دِنچ سخ کوشش کران۔ مگر سمجھدأری کتہِ راویہ ییٚلہِ تہِ نیت دل اتھِ یوان آسہِ۔ مطلب چھُ گُنے تہٕ یُتےٚ زِ جناب مودودی صأب چھنہٕ تصوف بنظر یہ روح شونکتھ یا پربزہ نأوتھ ہبکان۔ اصلیت چھےٚ مانٕنی زِ علمی ڈیلیوتہٕ ان زأن کارِ عملہ سٔتی بشرٕ تیچ ژادر منڈٕ ہن چھنہِ گُنہ صورتس منز وجود لبان۔ یو تانی نہ گُنہِ عملہِ منز عملاً کار آسنہِ أنزرو وُمت۔ گُنہِ چیزٕ ک ٹیٚچھر تہٕ مچھر چھُ زبو پیٹھ تراونہٕ پتےٚ معلوم سپدان۔

قرآن وسنتس مطابق ابراہیم ادہمؒ پوٚرٕ لُبتھ تہٕ چھُنہٕ مولانا صأبس متابعت صوٗفیت عملاونک کانٛہہ احساسِ حقیقتھ سپدٕ مُت۔ زمانہ اصحاب صُفہ پتھ (دور نبوتؐ) یم تہٕ صوفی بزرگانِ دین باکرامت وکمالات ییتھ فأنی دنیاہس منز لافانی تارکبن ہندی پأٹھی پرٕ بزٕلان۔ توٗ پتہٕ چھُنہٕ یمن توحیدس منز تصوفُک عملی طاقت (جہاد اکبر) پرٕ بزناونک توفیق نصیب سپدٕ مُت۔ وومید چھ کہ عالم باعمل سمجھن تہٕ تصوفکی مانن وألی بنن نہٕ دینہٕ خاطر شوٗنگتھ شمہار۔ ییتھ زن امیُک غلط تہٕ نقصان دِہ اثرات ملت اسلامیہس ژالنی چھ پیوان۔

پرٕ وامہٕ کتابہٕ ہُند صفہٕ نمبر ۴۱ جواب مودودیہ آخری ژور سطرٕ:

اسہٕ کوٚر مسلسل ییمہٕ بروٚنٹھ پتھ کنہٕ اعتراض کرن وألی سُندِ ییمہٕ مضموٗنکی کینٛہہ حصہ پیش۔ اتھ منز چھِ تم ییٚہٕ أکس جایہٕ فرماوان:

راتھ تأنی تم لوٗکھ یم خواجہ محی الدینؒ اجمیری تہٕ خواجہ بختیار کاکیؒ یم تنِ تنہا ہندوستانس منز اسلامچہ نورٕ زٕژ پھہلاون وألی، یم ہراول بزرگ چھِ پتنہٕ جلالی گرم روئے رخسارٕ ستی کفر وظلمتس ژھوٗراون وألی آسی۔ از چھ تمے جوٗگی تہٕ سنیاسی تصور یوان کرنہٕ حالانکہ یم لوٗکھ چھِ تمے یمن متعلق چھُ وننہٕ یوان اولیک الذین ھد اللہ فھدٰھم افتدہ۔ یم چھُ تمی لوٗکھ یم ہدایت یافتہ چھِ۔ لہٰذا گر وہند ہے ہدایتس پیروی تہٕ اتباع۔ (صفہٕ ۴۲ سطرٕ ۷)۔

محترم مولانا صأب چھِ امہٕ کتابہٕ ہندس صفحہ ۵۲ سطرٕ ۴ پیٹھ علمی دلیلو پتہٕ لبکھان۔ توہہٕ یُس تعبیر تصور شیخ کس معاملس منز کوٚر مُت چھُ۔ سُہ چھُ قرآن و حدیث کہ تعلیمہٕ نِش کلیتاً ٹکراون (صریحاً متصادِم) تہٕ پانہٕ تہٕ چھو اتھ بے

حد خطرناک تہٕ مخدوش طریقہ قرار دِوان پتہٕ کمہِ بُتھِ چھوٚ یہِ ونان زِ یہ طریق چھِ اتھ جماژ نِش درجہ منکر تہِ متنفر آمُت بناونہٕ ۔ تہٕ وونی چھےٚ یہِ انکاریت تہٕ نفرت صالحین تانی تہِ واتناونہٕ آمُت ۔ یہ طریق چھُ بظاہر منکریتس آسنس مستحق یانے یہ فتویٰ چھُ پوٚز تہٕ دُرس۔

کانسہِ تہِ خدا پرس متعابعتی مسلمانہ سُند دل ہیکہِ نہٕ یہند بغض تہٕ منکریت نِش خالی روٗزتھ۔ اگر یہِ بغض و منکریت صالحین تانی تہِ واتان چھُ تہِ تُہندس ذہنس تانی تہِ واتان آسہِ ۔ اتھ واقعہ ہس چھُنہِ اتھ ستی کانہہ جوڑ (یانے تعلق) اکس پٔزیار مسلمانہ سُندِ خاطرہٕ چھُ یہِ دُرس ایمانی رِوِش کہ قرآن وسنت نبر چیزن آسہِ سٕہ پورہ نفرت سان (کراہت سے) رد کران تہٕ یہِ وُچھان کہ یم چیز کمولوٗکو آسبن اختیار کٔری متی تہٕ کمولوٗکو نہٕ کینٛہہ۔ یمو لوکو یم چیز اَس اختیار کٔرمتی تمو اَسی غلطی کٔرمژ۔ اگر ذات صالحین تہٕ اَکی یا کینژھو وِزِ آسہِ کٔرمژ تہِ امہِ موجوب ہیکو نہٕ تمن پیٹھ بغض ونفرت تہٕ منکریت عائد کٔرِتھ تکیازِ انبیاہن ہُند خاصہ چھُ پردہ پوشی، صالحین ہند خاصہ چھُنہٕ۔ اگر غیر انبیاء تہِ آسن تم کاتیاہ تہِ تھدِ درجکی صالحین آسن بالکل معصوم (غارلغزش) بناوِتھ ہِن تراونہٕ تہِ تمن دِموسٕہ درجہ یُس خدایہ سُندس دینس منٛز یُس صرف خدایہ سُندس رسولس آمُت چھُ دِنہٕ۔ یہ چھُ سراسر (صریحاً) شخص یا شخصیت پرستی تہٕ بٔیہِ چھُ بُت پرستی یُس اسلامس بالکل خلاف چھُ ۔ (صفہٕ ۵۳ سطر ۳)

☆☆☆

تجزیہ از رجیدہ

یم کینٛہہ اصول پٔتھٕ کنہٕ بیان گرِی آمتیٚ تہٕ تحریر چھ سپدمتی یہ چھُ خالصتاً توحیدتہٕ دستور دینِ اسلام، اتھ ہیکہٕ نہٕ ترامیم کانٛہہ گرتھ مگر یہ پزِی کنی انسانس تہٕ خصوصاً مسلمانس یہ عملاً مشاہدہ کرنٕچ وتھ چھےٚ دنیائے تصوفکس میدانس منٛز اژتھ سرٕ گرٕ ھان۔ یتھ منٛز مُرشد آسُن چھُ خداتہٕ بندہ ہندِ خاطرٕ تیتھےٚ یتھ پانہٕ قادرِ کلُن جبریلؑ منٛزمی یور بنأوِتھ کُل عالمِ مخلوق اِنس برایہٕ پیغام رساں بنوومُت اوس۔ گوکہِ بندس یا بندہ ہیکہٕ نہٕ یہ اصول مانہٕ یا شروپراونہٕ یتھ۔ تہٕ مُرشد بناون چھُ شرک یہ نظریہ علامہ مودودی۔

مگر بعد خدا چھُ آنجنابؐ پننس موجودامتس منٛز ہر کانٛسہ خدا اژھارنہٕ تہِ مشکل کشائی ہندِ خاطرہٕ اجازت وکلمات دایمی ارشادات کرِمتی۔ تتھ کیاہ جواب آسہِ یِہُنٛد، تتھِ اوس بندہ برائے بندہ۔ یانے سید البشر برائے اُمتان۔ تہِ یتھ پأٹھی یہ اُزیک تام جاری چھِ۔ لہٰذا پزِ نہٕ توحید دانن تہِ شرک ٹھہراوُن یمہِ ستی دنبس تہِ عبادات الٰہی ہندِس وسیلس رد کرن یا اختلافاً شرک ٹھہراوِتھ امتس باگنہٕ کرٕن۔

معترض با مولانا محترم مولانا منظور صاحب چھ تحریرا فرماوان یہِ زن

اتھ کتابہِ منز برصفحہ ۵۳ شامل چھُ ۔ یِہ فتویٰ برائے تنقید رسالہ الفرقان لکھنو ذی قد ۱۳۷۰ مُنز تحریر چھِ (بعنوان جماعت اسلامی اور اس کے خلاف فتویٰ)۔

''مولانا منظور''، جماعت کیو یِمو علمی اکابرو تصوفس خلاف گوڑ یا پتہ متواتر (مستقلاً) یا منز کمِن لیو کھمُت چھُ، بہ زانکھ یِم ذاتی طورتہ مےٚ چھُ یہ وننگ حق زِ اگرچہ یِمن دینہ کمِن کینژھن ادارہ جاتن 'شعبن' منز یِہنزِ علمی رسائی تہ سوچ وسمجھ قابلِ رشک 'فخر' چھُ ۔ مگر دینہ کس اتھ شعبس ستی یِمیک ناو تصوف چھُ چھِ تمی بلکل ناواقف ۔ اتھ موضوعس یا معاملس سُنی پاٹھی سوچنہ تہ فأصلہ ہِنہ خاطرِ یِم کم کھوتہ کم چیز عنصر حاصل گژھن آسنی ۔ یِمو چھنہ تہِ حاصل کرنہِ خاطرہ زانہہ تہِ کانہہ کوشش کرمِژ ۔ اگرچہ تصوف تہ تصوف زانن والین ہنزِ کتابہ پرٕتھ تہِ چھنہ امہِ خاطرِ کافی ہرکان آستھ ۔ مگر توہہِ حضراتو جماعت کیو یِمو علمی اکابرو چھنہ توے امہِ کس مطالعہ کرنس ستی کانہہ توجہ فرموومُت ۔ (صفہ ۱۸-۱۹)۔

یوت تانی زَن اَمس نادم عاجز ہنزِ علمُک یا اندازُک تعلق چھُ ۔ توہہِ حضراتو چھُنہ تصوف زاننہ خاطر مالہ وما علیہ (تمام پہلو زاننہ خاطرِ) سمجھنہ خاطرِ نہ امہِ سِلسل چَھِن موزون ومطابق کتابے پرٕمژ ۔ نہ کانسہِ پیٹھ ازند ہستی ہُند طالبانہ (بطور تلاش وطالبیت) مطالعہ کوٚرمُت ۔ یِمہِ سُنزہ زندگی منز توہہِ تصوف تہ امہِ کمِن اثرات ونتایجن مشاہدہ ستی پنہ نیوأ چھوہیکہِ ہو وُچھتھ ۔ بٕیہ چھُ بنیادی طور تصوفچ حقیقت زاننہِ تہِ حاصل کرنچ یہے

آسان تہٕ باھروسہ وتھ (صحبت پیر) مگر امہِ نہ زانہٕ کس عالمس باوجودیہِ کینژھاہ تہِ یموانداز وتوہہِ حضراتو اتھ عنوانس پیٹھ لیوکھمُت چھُ أمس عاجزس نزدیک چھُ توہہِ پننہِ درجہ تہِ حدونبر تہِ دراءمتی ۔ یمن مضمونن ہنز غلطی تہِ دُرستی اکہِ اندٕ ترآوتھ چھُ امیُک اثر توہہِ حضراتن ہندبن یمن ہتہٕ یا ساسہ بدبن پتہٕ پتہِ پکن والین تہِ ۔ یم دِینکس پرٛتھ حصس ادارس منٛز توہہِ حضراتن علم وتحقیقُک انتاہ یاآ آخر (اند) سمجھن چھہٕ ۔ دینہٕ کس اتھ شعبس سراسر گمرآہی تہٕ فساد سمجھان ۔

Your followers have treat your Islamic knowledge fit and truth to this Uma Muslim, even they have taken your say final.

یہ شورٕ ہوٚت نیاۓ چھُ ووتمت کہ اتھ شعبس چھُ پورہ پاٹھی فسادی تہٕ گمرآہی زانہٕ یوان ۔ جاہلیت، راہبانہ تہِ مُشرکانہٕ اثراتن ستی اکھ مرکب مجموعہ فرسودہ تصورکران، (مغلوبہ) ۔ یم خیالات پرٛتھ چھُ کینژہہ سوالات فوری طوروتلان یمن ہندی جوابات درس آسن یانہ آسن ضروری سپدان چھُ ۔ گوڈنیُک سوال چھُ یہ زِیمہِ تصوفک بینہٕ ذکر آمژ چھ کرنہٕ آخرسٕہ کس تصوف چھُ؟ اگر یہ تصوف مولانا مودودی سُندِ (تقسیم) باگنے مطابق تصوف نمبر اکھ چھُ یتھ پاٹھی یہ دینکہ اکہِ شعبہ رٕنگی ظاہر سپدان چھُ تہِ تیٚلہِ چھُ امہِ نش بالکل ''ناواقف'' آسنہِ کن اتھ ستی کانہہ دلچسپی نہِ آسنچ تہِ پتہٕ امکہِ مطالعہ، کرنُک توجہ، نہ آسنُک کیا مطلب تھاوان چھُ ۔ امہِ دنیاۓ عجوباتہٕ منٛز یم عجیب کتھہ بوزنس منٛز یوان چھُ، تمن منٛز چھُ اکھ یہ تہِ زِیم

لوکھ دین اجتماعی شعبہ جاتو سان پیش کرنہٕ تہٕ بیٚیہ امہِ کہِ قیام ونفاذ چ یا نے امکہِ پھہلاوتہٕ پایدآری دِنچہ وتہٕ جدو جہد کرنس منز ساروِی کھوتہ اعلیٰ پایہ تہٕ لاثانی چھُ ۔ یمن پیٹھ چھُ دینکہِ اکہِ شعبہ نش بالکل ناواقف آسنک تہٕ کانٛہہ دلچسپی نہ آسنٕچ الزام ترٲشی کرنہٕ یوان تہٕ اگر مولانا نعمانی صأبُن مراد امہِ تصوفہ تصوف نمبر۲ چھُ تہٕ تیٚلہ چھ ہتہٕ ساسہ پھِرِ شاباشی لایق ۔ تہٕ تمِ لوکھ یمن نہٕ اَتھ ہستی کانٛہہ دلچسپی روزٕمٕژ چھَے ۔ تہٕ تیٚلہِ کمہِ نقطہ نظریہ چھُ یمن ملزوم (لازمی) یوان ٹھہراونہٕ ۔ اگر تصوف نمبر (۳) چھ مرادٕ تہٕ تیٚلہِ یوٚت تانی یہ معلوم ومقرر سپدنہٕ بیٚیہ (معلوم کرن) کہ امہِ تصوفکہٕ کمن حصن ہستی بحث کران چھہِ ۔ اوت تانی چھ تہنٛدِ الزامچ درستی تہٕ پزرزانُن بالکل آویزان (الوٗند) اتھ سلسلس منز اگر مولانا نعمانی صأبن یہ اظہار کوٚرمُت چھُ، کہ یہندِ دعواہچ بنیاد چھِ ذاتی زٲن کاری پیٹھ قایم ۔ (صفہٕ ۵۶)

مگر یہنٛز کتھ چھِ واریاہو وجوہاتو کِنی غلط ۔ گوڈنتھے چھنہٕ یہنٛز واقفیت امہِ درجچ کینٛہہ، یمہٕ اکأنسہِ تصوفہ نشہِ بالکل ناواقفی آسان چھ ۔ اتھ ہستی کانٛہہ دلچسپی نہِ آسنٕ ہیوٚ ے بنان بڈ کھوتہٕ بوٚڈ الزام دِنہٕ خأطرٕ کافی تہِ درکار ۔ ووٚنی اگر فی المثل کینٛہہ وقس رٕژھِ کھنٛجہِ یہنٛز واقفیت تسلیم تہِ کرو ۔ تمہِ پتہٕ تہِ ہیکہِ نہٕ یہند دعویٰ دُرس اَستھ، تکیازِ ذاتی زان کٲری منز چھِ بالعموم انسانہ سُند علمی، تہِ عملی کارکردگی ہُنٛز ہبکان گرٛھتھ ۔ نہ کہ یہ کتھ زِ کمی کمن کتابن ہُند مطالعہ چھُ کوٚرمُت (کینٛہہ ہا کتابہ چھن پرٛمٕژ) کمن کمن زندہ ہستی ین ہُند طالبانہ مطالعہ گرٛتھہِ یہنٛزن زندگین منز

باصحبت رؤ دمُت ۔ (صفہ نمبر ۵۶)

مولانا مودودی صاَبس متعلق چھِ مولانا امین احسن اصلاحی ین لیوٗ کھمُت ۔

بہٕ چھُس نہٕ یہِ زانان کہ مودودی صاَبن کتہِ چھُ پوٚرمُت تہِ کیاہ چھُن پوٚرمُت مگر یہ کتھ چھُس اصل پاٹھۍ زانان زِ تم چھِ سبٹھاہ عقلمند انسان ۔ نہایت قابل تہٕ نہایت دوراندیش عالم ۔

ترجمان القرآن جمادی الاولیٰ تا رجب ۷۰ ۔ تا مئی ۵۱ تا ۰ ۷ مےٚ اگرچہ پنداہوٗ ؤری یو پیٹھ مولاناہس ستۍ نزدیکی ہُند شرف حاَصل گومُت چھُ مگر میانہِ تہٕ خود مولانا صاَبن مزازٕچ وابستگی چھےٚ تتھ پاٹھۍ کہ اکھا کس ئندبن ذاتی حالاتن تہٕ تسندِ سوانح حیاتس پیٹھ عبارتہٕ یا تفصیلہٕ سان کتھ باتھ کرنٕچ چھُ سبٹھاہ کم وقت میلتھ ۔ مولاناسندی ذاتی حالات ترتیب تہٕ تفصیلہ سان معلوم کرنٕچ کل گےٚ نہ میٚ امہِ وجہ تہِ زِ توہہِ ستۍ کینٛژن رتین روز تھے کوٚر مےٚ یہ محسوس کہ تہُنز زندگی چھےٚ پیٚرِ اکھ ئرِ کتاب کہ امیُک گرنز روس حصہ چھا اکھا کس ستۍ یتھ پاٹھۍ جُڑتھ تہٕ ہیوٚ ے زِ امہِ منزٕ گنہِ اکہِ حصُک بلکہ اکہِ ورقُک تہِ اگر بغور مطالعہ ییہ کرنہٕ تہٕ پوٚرِ کتابہٕ متعلق اکھ دُرس تہِ مکمل رایہِ قایم کرٕنی گژھ بالکل سہل ۔ (صفہ ۶۰ سطر ۴) ۔

تصوفہ نش ناواقفیت تہٕ بے خبری ہندِس جواَبی الزامس منز یہ کینٛژھا مولانا امین احسن اصلاحی صاَبن تحریر کوٚرمُت چھُ ۔ امیُک اکھ پریگراف چھُ واریاہ اہمیت تھاوان امہِ کِنۍ چھُ یتیتھ نقل یوان کرنہٕ ۔ فرماوان چھِ :

میون خیال چھُ کہ مولانا سٕنز یہ رائے چھِ نہایت غلط اندازس پٮ۪ٹھ ڈِرتھ۔

جماعتس اندر چھِنہٕ سٲری انسان اکے مزاژٕ کی۔ ممکن چھُ کہ جماعت کٕنہ کینٛژھن علم والین آسنہٕ علمہ تصوفس سٟتی کانٛہہ دلچسپی۔ تمو آسہِ یہٕ فن کتاب وسٹنس نش تعلق روس (بے تعلق) یہِ اہم اسرار عالم مچھے تژ وومُت۔ مگر امہِ کٕنہِ یہ اندازٕ کرُن زِ جماعتس اندر چھِ سٲری اکے مزاژٕ کی چھِنہٕ درس۔ پتہٕ گژھِ نہٕ یہ پزرتہِ مشراونہٕ یِن کہ کُنہِ فنہٕ کہ قدرو قیمژ اندازٕ کرنہٕ خاطرٕ چھُنہٕ یہ ضروری، کہ امہِ فنکی سٲری (فضول) الم غلم چیز تہِ گژھن ین پرنہٕ۔ بلکہ چھُ امہِ مقصد خاطرٕ یہ کافی زِ امہِ فنکی کینٛہہ بنیادی (اُمہات کتب) کتابہٕ گژھن تسلیمہ تہٕ تنقیدٕ سٟتی پرنہٕ۔ اگر أکس انسانہٕ سُند بلند دماغی سونچہ کٕنہ نقاد آسہ (تنقید کرنس قابل) امہِ سٟتی ہیکہٕ سُہ پوٕرفنکہ قدر وقیمژ اندازٕ کٔرتھ۔ اگر اَتھ منز (امہِ تذکرہ) پختہٕ پاٹھی قابلیت آسنہِ تھاوان تیلہ کٔرن سُہ پنٕنی پورہ زندگی یہِ زانہٕ باپتھ اَتھ پٮ۪ٹھ خرچ۔ سُہ چھ تیلہ بلکل خالی آسان تہِ روزان تہٕ۔ میہ چھ پنہٕ نس پانس پٮ۪ٹھ یہ منظور (اعتراف) تہِ بھروسہ زِ مےٚ چھُنہٕ اتھ فنس پٮ۪ٹھ یانے نسبت زیادٕ پوٚرمُت۔ تاہم اگر کانٛہہ شخص یہ خیال آسہ کران زِ مےٚ چھُنہٕ ژکی اتھ فنس پٮ۪ٹھ پوٚرمُت تہِ اچ کینٛہہ زان الف ب زانہٕ ورائے تنقید شروع کوٚرمُت أمی سُند یُتھ ہیو خیال آسہِ نہٕ دُرس۔

مےٚ چھُ امہِ فن چین باسند کتابن منز رسالہ قُشَر یہ بارھاوٕ زٕ پٔرمٕژ۔ مےٚ چھ ابوطالب مکی سٕنز کتاب قوت القلوب امہِ شوقہ سان پٔرمٕژ کہ بۓ ہیکہٕ

معمولی تیاری پتہٕ اتھ خلاف کتاب وسنٕتچ دلیلہِ دِتھ بمطابق اہم مقالہ پیش کٔرتھ مےٚ چھ امام غزالی صأبنٕ لیچھمٕژ کتاب احیاء العلوم سطرٕ سطرٕ پٔرمٕژ بیٚیہِ تہِ أکس زمانس منز، یہِ کتاب چھےٚ میأنی پسندیدٕ روزمٕژ۔ مدارج السالکین دوٕیہِ پھِرِ واریاہ احتیاطہٕ تہٕ شوقہ سان حرفہٕ حرفہٕ پٔرمٕژ۔ أکس زمانس منز امکہِ ژارٕ وُنہِ تہٕ ژھارونہِ ترتیب سان پسندیدہ دوستن اوسس زبأنی بوز ناوان۔ شاہ صأبنٕ کینٛہہ رسالہ جات تہِ چھ میانیو نظرو گزریمتی۔ کینٛژھن دوہن أس مےٚ مثنوی مولانا روم کتابہٕ ستی تہِ دلچسپی روزمٕژ۔ دیوان حافظ چھَ مےٚ واریاہ پھِر سخ آرزوسان پرٕمٕژ۔

چونکہ میأنس ووستادس مولانا حمید الدین فراہی صأب أسی یمن لوکن ہندسخ مخالف۔ یہ زن تم خواجہ صأبس مس دچھ شراب أسی خیال کران۔ امہِ موجوب پٔر مےٚ خواجہ صأبنٕ کتاب کلامِ معرفت سمجھتھ تہٕ زأنتھ پرٕنٛچ کوشش مےٚ چھ رواقین ہند فلسفہ تہٕ تصوفس ستی اکہِ زمانہ پیٚٹھ ہا دلچسپی روزمٕژ۔ انگریزی زبان منز آسنہٕ کنہٕ پٔر مےٚ اتھ حدس تأن کہ اگر قرآن حکیمن بہٕ بچوومُت آسہانہ تہِ بہٕ آسہِ ہاتیٚلہِ واریاہن غلطین منز گمراہ گوٚمُت (وتہِ ڈوٚلمُت) مےٚ چھِ کینٛہہ یوگاہچ کتابہ تہِ پرمٕژ۔ سأنس تصوفس منز امکی حصہ جات شامل چھِ آمتی کرنہٕ۔ یمن نشاندہی تہِ ہیکہٕ بہٕ کٔرِتھ۔

ترجمان القرآن بابت صفحہ ۱۷ ھ، نومبر ۱۹۵۱، صفحہ کتاب ۳۲ تا ۳۴

یتھ پأٹھی چھ أکس موقس پیٹھ لیکھان۔ صفہٕ کتاب ۶۲

صوفیاہن ہندس صحبتس (نکھِ بہنس) منز چھُ مےٚ اکثر فائدہ حاصل

کوٚرمُت۔ أکس مُدتس تان چھ میوٚن یہِ طریقہ روٚدمُت زِ تیٚمس رِتس خداپرس سٕنٛز خبر بہٕ بوزان اوٗسُس۔ تِمن سِتی اوسُس ضرور ملاقی سپدان تہٕ یِمن نش بیہان۔ میون پٔنُن خاندان تہِ چھُ تصوفس سِتی لے تھاون والین منٛزٕ۔ میأنس گز ربمتس مرحوم بابہ صأبس تان رود بیعت وارشادُک سلسلہ جأری۔ تصوفُک چھُ مےٚ کم کینٛژھا مطالعہ تہِ کوٚرمُت تہٕ واریاہن صوفی بزرگن ہند توجہ تہِ نمُت تہٕ اشغال ہیچھنچ کوشش تہِ کٔرمٕژ۔

اوٚہ کنی تصوف تہٕ صوفین ہٕنٛدس حقس منٛز یِمن خیالاتن تہٕ یِہندس طور طرزس پیٹھ لکھنہٕ کہ وجوہاتو بہٕ بدنام چھُس۔ یِم گرٛھن نہٕ أکس تِتھس شخصہٕ سُندی خیالات تہٕ آرا (رأے) سمجھنہٕ ہٕنٛزٕ یُس امہِ کوچہِ نش بلکل ناواقف آسہِ۔ مےٚ چھُ تصوف تہِ وُچھمت تہٕ اہل تصوف تہِ امہِ کِہن رٕتین تہِ خراب حصہ جاتن (پہلوہن) وُچھتھے چھُس بہٕ أکِس نتیجس پیٹھ ووتمُت۔ بہٕ چھُس نہٕ ونان کہِ یتھ نتیجس پیٹھ بہٕ چھُس ووتمُت یہِ گژھہِ ہرکانہہ مانُن۔ البتہٕ چھُس ضرورعرض کران کہ میأنی رائے گژھنہِ محض سرسری رأے ننٛج غلطی، مہ گرن دوٚیم لوٗکھ وُنی کِہن تہٕ چھنہٕ مےٚ کأنسہ صاحب کمال مسلمانس نش امہِ رنگہٕ فأض ٹٲلنس منٛز کانٛہہ حرجہ یا تأمل۔ میأنی ناقص رأے چھِ دوبارٕ جأیزٕ ہنٛس قأبل۔

My opinion will not be treated final be re-viewd.

(ترجمہ القرآن ۱۳۷۰ ھ صفحہ ۵۵ تا ۵۸)

☆☆☆

تجزیہ

محترم قارئین!

توحید چونظر وتل تصوفس حقیقتِ عمل فکر تارنس منز چھ محترم عبدالرشید محمود تہٕ اتھ مدِ مخالف مولانا محمد منظور صاحب نعمانی حق بہ حق علمی دلایلہٕ ستیٕ بلکہ عملی تاثرات ونتایج بیانا تو تمہٕ پتہٕ بیا کہ عالم مودودیہ محمد امین اصلاحی بیترِ امہِ آیہِ علمی بلند یوتہٕ کڈ ریوتر دیدوٕ ستیٕ شرعی حدودن اندرواضح سپدان زِ علامہ تہٕ امیک متابعین چھنہٕ تہِ تمہٕ قسمک تصوف مرادتہٕ عمل تصوف ہکھان پرز ناوِتھ یوٚ دتم تمیک جواب تہِ تمی آیہِ تہٕ مطلب پربز ناوِتھ دِیہ ہن۔ یہندِ خاطرٕ چھُ محترم مولانا منظور صأبن گوڈنچن کینژھن سطرن منزٕ ے جواب دیُت مُت مگر سخ افسوس زِ یہ بحث آور بڑٕ کی پأٹھی زٕ ٹھر اونہٕ یُس نہٕ أندے لبان چھُ۔ حالانکہ علم دین براے اُمہِ پھہلاونس ستیٕ فکرِ ہ تارنچہ مودودی صأبنہِ خون پسینہ اگے کرنس چھ یم أمس صوفی قرار دِوان۔ مگر تمہِ پتہٕ تہٕ چھنہٕ پزرٕ کس صوفیس تحریری دلیلن ہندِ ژوٚیہِ روٗس کینٛہہ تہِ میلان۔ جنابہ علامہ صأبن ہنزٕ عمر بدل تحریک جماعت اسلامیہ بارسس ینہٕ پتہٕ ونیکتام چھُ یہ اختلاف برابر حنفی مسلکہ

کٔنِہ تہٕ تصوف مانن والین جأری۔ لہٰذا عنوانہٕ تفسیر برائے نظام محمد ﷺ
چھُ پزٕ پأٹھۍ احیائے دین سپدان۔ مگر قربِ الٰہی تہٕ اسبابِ رسأیی بایزِ دان
شرٕ کِچ کتاب مقرر گرتھ چھ امیُک مطالعہ کرن وألی انتہا پسندتہٕ بنان تہٕ بعد
از خدا سأر ہے ممات ٹھہراوان۔ یِیلہِ یِمے نوجوان طوقِ دنیایانے سنت
از دواجیتھ حأصل کران چھ تہٕ پیچیدہ لاعلاج معاملاتن منز چھِ یِم سایِنسک
سأری زور آزماوِتھ پالیس پیوان وچھوازتہٕ جناب سید علی گیلانی یمن
ساری پلو جماعتکی لأ گتھ چھ آپریشن جسدی کامیاب گژھنہٕ خأطرہ چھِ
قومس دعائے خأرِچ اپیل کران۔ تصوف چھُ وَنان دِل چھُ ہر رنگ مرکز
مگر اتھ خون برابہِ زندگی مہیا سپدنس ستی گوژھ یہ خون ذکر الٰہی ییس ستی
جوان مازس پھھرائے ہیوٗ کنے سپدُن۔ تہٕ امہِ وتہٕ پکناونہٕ خأطرٕ چھُ
مرشدٕ سُنٛدی کلمات قرآن وسنت باعمل چھِ شروپرأ متی آسان تہٕ پتہٕ یہوے
تاثیر پھوٗک یا پھاہیہ طالبس تانی واتناوان۔ یہ چھُنہٕ علم ظاہرٕ چ تلاوت
بلکہ یِیلہِ لا الٰہ الا اللہ پانے دوہ راتھ وردکریوتہٕ زٲنو امیُک تاثیرٕ زِکیاہ چھُ
توہہ جسم تہٕ روح محسوس کران تہٕ امہِ پتہٕ زأنہٕ ڈُن سُہ یُس با مرشد ارشاد
گرتھ یہأے ذکر آسہِ کران عملی طور وچھو بے مرشد آسہِ خشک تہٕ تِمی سُنٛد
پھوک بے اثر۔ یِیلہِ با پیر سُنٛد طاقت لبان تہٕ ہاوان۔ یہوے گو علمی تہٕ عملی
توازن تہٕ یہ راہِ عمل پأنی راونس چھُ تصوف ناممکناً امہِ کھوتہٕ ثبوت ہیکہِ نہٕ
عام آدم ذأژ آسِتھ یِیلہِ زن یِیمہِ بروٗنہہ تہٕ واضح پأٹھی مرشد جسم و روح
اعمال واذکار صلوٰۃ درود پژھناونہٕ آمُت چھُ بنظریہ موددیہ یوت نہٕ بلکہ

اتھ تصوفکس ریاستس ہتی یانے جہاد اکبرس رٲچھ تہٕ سرحدی حفاظتہٕ خٲطرٕ چھُ لازم صالح نظام تہٕ سرحدی حفاظت یانے جہاد اصغر اکہِ اکثریتی مسلمان ریاستکہِ خٲطرہ دوشوَے چھ لازم تہٕ أکی سٕندِ کھوتہٕ بیاکھ۔ تصوفک آسُن چھُ ''من عرفہٗ نفسہٗ فقد عرفہ ربہٗ'' یتھٕ پٲٹھی گژھِ نہٕ توحید و تصوف کانٹہہ الگ الگ شعبہ زانٕنہٕ یِنۍ۔ تہٕ ملتس مسلک کبو دَرواز وجاء منبرتہٕ فتنہ وفسادُک جایُن زانٕنہٕ یِنۍ یابناونہٕ یِنۍ دِنہٕ۔

بیاناتن تہِ دلایلن منز ییٚتہِ علامہ مودودی اسلافن تہٕ تہٕنزن لیٚچھ مژن کتابن تہِ أنز منزی گوٚمُت چھُ تہِ پننہٕ نس مٲلس تانی بیعت وارشادات جٲری اوسمُت چھُ۔ چھُ ہاوان کہ تمہِ وقتہٕ کس دورس منز چھ تصوف بدعاتن رسوماتن ہُند مجموعہ بنیومُت۔ دویمہِ طرفہ أمس بذات خود چھنہٕ اتھ مانچھس ہتی اونگجہِ ٹیونڈتہٕ الہٕ غٲبن لوٚگمت تہِ ساروی کھوتہِ مولود اسلام ازلہٕ حیاتی مولود اسلام شریعت تہٕ اتھ مبدل مادی النظر کمال جذبہ باتباع کتاب وسنت احیا کرنُک توفیق احسان لوٚبمُت۔ ییٚلہِ زن أمِس پنٕنۍ پیرو کارصوفی ونان تہٕ لیکھان چھ۔ اتھ شعبس بسیار ڈیلیو پتہٕ چھُ صفہ نمبر ۷۸ دویمہِ سطرٕ منز لیکھان:

مولانا منظور صٲبنہ اتھ رواں تبصرس کُن وچھتھ گژھِ یمن پانے معلوم کہ اتھ منز چھنہٕ کینٛہہ۔ یُتھ اکھ لفظتہٕ موجود یمہِ ہتی پزٕ یٲرٕ (اہل حق) تہِ سنت قبول کٔری تصوچ تفصیلی نہ سہی امیچ معمولی یاذراہ بھر زانٛہہ گژھِ ہے حاصل۔ کانٛہہ تہِ پرژھی نہٕ یمن کہ اکابر جماعت پننہٕ نس جہد وجہد کس

سلسلس منز چھا کہٕ ہتھِ چیزُک تغافل کران یُس اتھ وتہٕ منز ضروری چھُ تہٕ امہِ غفلتُک وجہ چھُ محض یہنز جہالتھ۔ تہٕ توہہِ کیاہ چھُو پنہٕ نس مضمونس منز یہٕ غفلت و جہالت دور کرنہٕ خاطرٕ کیا سامان بہم تھوٗ مُت تاہم چھ یہ اصل واقعہ زِ مولانا منظور صاٗبس نش ییم اوصاف صرف تصوفچہ وتہٕ منزی پاٗدٕ گژھان چھ۔ یمن ہنزی حاصل کرنہٕ خاطرٕ تہٕ یہ انزٕ وندٕ بجانہٕ خاطرٕ چھُ تصوفس نش بلکل ناواقف آسنُک وجہ بوڈ ٹھوٗر۔ یہ آسنہٕ باوجود چھنہٕ الحمدللہ جماعتکی اکابرین کاٗنسہِ نش پتھ کینٛہہ۔ بلکہ چھُس بےحد رؤس تہٕ قسمہٕ قسمہٕ تجرباتو تہٕ معلوماتن ہنز پورٕ بنیادتہٕ ذمہ داری سان امہِ ورائے کہ زِ میاٗنس دِلس منز آسہِ یژھنہ تہٕ نہِ یژھنہٕ ''خاہ مخاہ'' کاٗنسہِ متعلق حمایت یا محبت تہٕ بیٛہ خاہ مخاہ کاٗنسہ ہنز مخالفت یا عداوتک معمولی ہوٕ تہٕ کانٛہہ جذبہ موجود۔ بہٕ چھُس یہِ ونان کہ صوفی نہ آسنہٕ باوجود یمن صوفیانہ اوصافو برٕتھ مولانا مودودی تہٕ جماعتکی دویم رہنما فیضیاب چھِ امیُک عشرِ عشیر (دہم حصہ) تہٕ چھنہٕ اُمی سُند بن اعتراض کرن والین تہٕ مخالفن نصیب گوٗمُت۔

مولانا نعمانی صاٗبس چھُ حسرت زِ مولانا مودودی آسہِ ہے نہ اُزیک تانی صوفی۔ ووٚنی کینٛژھن ؤرین ہندِ تجربہ پتہٕ سہی کاش وُنہِ تہٕ تم صوفی بیہہ ہن۔ بہٕ چھُس ونان کہ تمو ییمہِ مُدتہ تاریخ پتھ اسلامچہ حفاظتہٕ تہٕ حمایتہٕ خاطرٕ یُس قدم تُل مُت چھُ تہٕ ییمہِ دوہہ پٹھ تمو دعوتی میدانس منز قدم تھوٗمُت چھُ۔ تمہٕ وقتہٕ پٹھ چھُ تمی صوفی تہٕ برابر سلوکٕچ وتہٕ طے کران۔ مقاماتن ہُند صحیح (یا نے دُرس) مرتبہ تعین ہیکہٕ ہن صرف غاٗبُک علم زانن

وولُے زأنتھ تہٕ زأنزأوِتھ۔ مگر ییٚمہِ کتھِ اسہِ بندن ھندٕن تجربن تہٕ علمس منٛز یوان چھِ تِم بیان کرنس منٛز چھُنہٕ اسہِ کانٛہہ بیم وخوف کہ مولانا مودودی چھِنہٕ صرف صاحب قال صوفی، یُس کُنہِ جایہ کُنہِ خانقاہ کِس کونجس منٛز پٔہمتِن بے بسن ہندس حقس منٛز نعرہ دِوان آسہِ ہن یا صرف زبانۍ تہٕ قلم آسہ ہن پکناوان بلکہ چھِ تِم صاحب حال تہٕ۔ یِم مرد مجاہد بٔنتھ پننٕہ نس قالس حال بناوان چھ یہ زن علامہ اقبال ونان چھ ''ہو جسکی رگ وپے میں فقط مستی کردار، ییٚمہِ ہنٛزن رگن رگن منٛز پکان آسہِ صرف کردارٕچ مستی''۔ مولانا نعمانی صأبن چھ مولانا مودودی صأبس تصوفس نش بلکل بے خبر آسہِ نٕچ یوس پام (طعنہ) دِژمٕژ چھےٚ۔ ممکن چھُ کہ نعمانی صأبنس تصوفس نش آسن مولانا مودودی بلکل ناوأقف، مگر مولانا ہنٛدِس تصوفس نش آسن نعمانی صأب یقیناً بلکل ناواقف۔ وونۍ چھِ تِم مولانا صأبس پننٕہ نہِ تصوفہ نش واقف کرناوٕنچ کوشش کران تہٕ کران روزتن۔ اگر محض اکھ مضمون لیکھنہِ بدلہ اکھ بڈ کتاب لیٚھنگ اراد آسہِ ہے تہٕ تیٚلہ ہیکو کُنہِ حدس تک تفصیلہ سان برونٛہہ پٔکتھ۔ مگر موجودہ حال مدنظر تھأوتھ چھ أسی پننٕہ نٕبن تصورات موخصر پأٹھی لیکھنس مجبور۔ اگر خدایہ سُند فضل شامل رود تہٕ تیٚلہ چھُ پرن والین ہندٕ خأطرٕ یتُے کافی۔ وباللہ توفیق۔ (آخری سطر صفہ ۸۰، کتاب مودودی اور تصوف)۔

مولانا مودودی چھِ دعوت دنہٕ تہٕ بڈ کأم اتھن منٛز نتھ ایستادس پدٕ کٕمتۍ چھُ امیک گوڈ تأریخ پانہٕ یہندِ وننہٕ مطابق ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۳ء۔ تمہِ

وقتہٖ پٹھ گوٗ مُت یِیلہِ تمو حیدر آباد دکنہٖ (دکن) پٹھ ترجمان القرآن جاری کوٗرمُت چھُ۔ مولانا سُند بن پنہٕ نبن الفاظن منز ١٩٣٣ء پٹھ ١٩٤١ء تانٔی پوٗرن نون وٕری ین وق اوس خالص تنقید تہٕ تبلیغ وتلقینُک اکھ مرحلہ۔ اتھ وقتس منز مولاناصأبس یم اوصاف برٛأ ے تم چھِ أمسند بن تحریرن ہندن کینژھن حصہ جاتن منز تحریر آمت کرنہٕ۔

صفحہ ٨١ سے صفحہ ٩٢ تک کے تحریرات میں مولانا اپنے مشکلات کا ذکر لکھتے ہیں۔

Mullana has briefly mentioned arose problems for his mission on the (paged 81 t0 92)

صفہ نمبر ٩٢ دوسرا پیرا۔

تنقید وتبلیغ تہٕ تلقین کرنُک تہٕ کرناوُنک فرض نکھہِ والان والان رؤدی مولانا مودودی برابر راہ سلوک طے کران۔ ١٩٣٧ء کس أخرس یمہِ سرزمینُک مشہور صوفی بزرگن علامہ اقبالن کوٗ ریمن آلو (دعوت) امہِ کامہِ خاطرٕ دیژنکھ پنجاب پیٚچ دعوت۔ چنانچہ أمی مجنونن (بے باک) گرٲمی سٕنز دعوت قبول کرتھ پنٕن گھربار تِلتھ ڈوڈ ساس میل دور گوٗ ھتھ أکس دیہاتی علاقس منز بھروسہ خداہس پیٹھ۔ یم گئ تو رمگر تتیُک سارِوی کھوتہٕ ظاہری سہارٕ اقبال أسی گأمتی یمہِ دنیانش رخصت۔ یہ اوس کمر پھٹراون وول سخ صبرک امتحانی حادثہ مگر صوفی سُند اصل تہٕ حقیقی مدد (ڈوکھ) چھُ سُے آسان یُس وجوہاتن تہٕ ذرایعن ہُند مالک آسان چھُ۔ چنانچہ اتھ موقس پیٹھ

ترجمان القرآنس منٛز یہِ لیکھتھ تھوٗمُت اوس یہِ پٔریو۔

بتھ کہِ قرارہ تہٕ سلامتی نش کٔرتھ آس بہٕ سمندرکس بےٚ قراروَل گتنس منٛز لاینہٕ۔ سُے خواب خیال واجبن پھوٹمبہٕ ناؤ آیہِ مےٚ حوالہ کرنہٕ۔ یُیچ اکھ اکھ پٔٹ تہٕ یمیٚک بادبان ژٕ یچہٕ چھُ۔

ساروی کھوتہٕ بوٚڑ مادی ڈوکھ یمس نش مدد تہٕ بُڈ ووٚمید آس اوس اقبال سُند سہارٕ سُہ تہِ آومیون یتھ قدم تراونس ستی مےٚ نش جدا کرنہٕ "چھین لیا گیا" پانہٕ چھس بہٕ پٔنٕ طاقت وچھان سُہ اوس صفرس برابر۔ زٕ ژور ساتھی یم ستی اٚسی، تِمن کُن چھس بہٕ وچھان۔ تہٕ تمی اٚس میانہِ کھوتہٕ تہِ زیادٕ لاغر گمتی تہٕ تھکِمتی۔ دویمہِ طرفہٕ اوس سُہ حال نظرِ گژھان، یتھ ہےٚ حال وُچھتھ اوس سیدنا موسیٰؑ صاٚبن پننہٕ نس پروردگارس کُن عرض کوٚرمُت۔ ربنا انک آتیت فرعون و ملاہ زینة و اموالا فی الحیواة الدنیا ربنا لیفلوعن سبیلک۔

ووٚنی چھنہٕ خدا لیس بغیر کانٛہہ مدد، ساری ظاہری مدد چھ اپزٕ تہٕ ناقابل بھروسہ۔ سُے چھُ اصلی تہٕ حقیقی پُشت بان (ڈوک) سُے چھُ طاقتور آگُر۔ سُے چھ ذرایعن ہُند مالک تہٕ سبب کرن وول۔ سُے چھُ مددگار تہٕ حامی۔

ترجمان القرآن ۱۳۵۷ ھ، صفحہ آخر ۹۳

تجزیہ: توہہِ آسہِ رٔتی پأٹھی فکرِ توٗرمُت کہ تصوف یُس تہِ یمہِ انہٕ مانہ زٔنراونہِ کس حٔس منٛز مولانا منظور صاٚبس یم دلیلہ دِوان چھ تِمن مبدل مانے گٔرتھ چھِ "ووٚنی پھرِتھ پھبرن" ژھنہٕ ٹک ژل تہٕ وَل پشر وہمُت۔

تہٕ یہِ کینژ ھاتہِ علمہ مودودی صأبنہِ مطابق أمس صوٗفی قرار دِوان چھ۔ چھِ بلکل الُٹ تہٕ بے معنی سپدان۔ خدایہ کرِن یمن دین علم باطن زانہٕ نس ستیٖ بہ ظاہر علامہ آسنک تہٕ توفیق تہٕ تتہِ کرِن نصیب ییٚہِ جناب علامہ صأبس کُل عمرِ ژ ژ پیمژ چھس تہٕ باقی یم روزمژ اصلی باژ چھُس۔

ڈٕلیوبیٚہِ تہِ دِمواچہِ تحریکہ ہِنٛدِس پھہلنس تہِ امہِ کٔمن فوأیدی اثراتن پھیُر یہِ زن یم پانے علامہ مودودی صأب لکھان چھِ اتھ کتابہِ مولانا مودودی اور تصوف صفحہ نمبر ۱۱۱ دوسرا پیچ تحریکی اثرات۔

☆☆☆

تحریکی اثرات

سارو ہے کھوتہٕ بوٚڈ چیز یُس اسہِ نزدیک پڑتھ دویمہِ نتیجہ کہِ خأصیتھ زیادہٕ قیمتی چھُ۔ سُہ چھُ یہِ کہِ یمہِ دعوتک اثر یوٚت تہِ ووت اُمی کوٚر مردٕ دل زندٕ تہٕ بیدار۔ امیُک اولین تأثیر چھُ یہ گژھان کہِ انسأنی ذات چھےٚ پأنی پانے جأیزہ کردار ہنبس تیار گژھان۔ حلال تہٕ حرام، پاک تہٕ ناپاک حق تہٕ ناحق فرق کرنچ یتھ نسبت کم زأنتھ تہِ سوچنہٕ یا ناواقفیت آسنہٕ موجوب کانہہ احساس اوس نہٕ، تہِ ووٚنی چھُ امہِ پزُرک تہِ اصلیتُک ارأدی حبس زندگی ہندبن سارِنے مسلن پیٹھ حأوی گژھُن شروع گوٚمُت۔ گوڈہ یہ کینژہ ہادین دأری اَستھ کرنہٕ یوان اوس ووٚنی دینی واقفیت حأصل گژھنہٕ (یتھ لاتعلق دین) چھنہٕ برداش یوان کرنہٕ، تہٕ یہ موزون سمجھنہٕ یوان، بلکہ چھُ امیُک پتم یادہینہٕ وزِتہٕ شرمندگی گژھان۔ گوڈہ یمن لوٚکن کُنہِ معاملُک کانہہ غیر دینی ادا سارو ے کھوتہِ زیادٕ ضروری باسان اوس۔ ووٚنی چھُ یہِ لی سوچنہٕ یوان کہ یہ معاملہ یا ادا کیا حیثیت چھُ پیش رب تھاوان۔ تہِ ووٚنی چھُ سارنے یہوے شرط اول بنیوٚمُت (مقدم ہوا ہے) گوڈنتھ یم حبس پیتاہ مونڈی (کمزور) گمتی آس زِبڈ کھوتہٕ بڈی خطاتہٕ

اُس نہٕ یِژھان ، ووِنی چھ یِم حبس احساس پتاہ ہوشیار گمِژ زِ معمولی کھوتہٕ معمولی تہٕ چھِ جواب دٕہی ہنٛدِ اعتقادتہٕ ذمہ دٲری گنیومُت ۔ واریاہن زندگین منٛز چھُ امہِ احساسہ واریاہ تبدیلی سپدان تہٕ لوٗکھ چھِ ووِنی امہِ نقطہ نظریہٕ ستی سونچس پیٛمژ زِ دنیاوی زندگی منٛز یہ کینٛژھا عمل تہٕ کوشش کران چھِ کیاہ تہٕ چھار یہٕ سٔنٛز خاہشہ تژکرِ پتھ وُترنس لایق کنہٕ نہٕ ۔ یا محض ہباء منثوراً بنان وول یمی چیز چھ یتھ اُس تصوف ونان تہٕ سمجھان چھِ ۔

This line of explanation gives pure idea of Mododi's motion of Tehreeki Islamia when reality that need for it is those prayers in its addition what shows to get nearness to the God. Shariyat for smooth running for Muslims under Khalafat and prayers to know Allah. This understanding does not hit on Modidiyas.

اگر کینٛہہ لوکھ اتھ منٛز تصوفچ زِ ژاچھنہٕ لبان امیُک وجہ چھُ یاتہٕ یہ کہٕ صوفیانہٕ علم کلامچ زبان چھ یہنٛدِ خاطرٕ پیٛٹھ اٹاٹھ تہٕ پسندیدہ بنیمژ زامہٕ نبر چھنہٕ تمِ بٔنیہٕ گُنہٕ جایہٕ تصوف لبنس آمادہ گژھان ۔ یا ہیکہ یتہٕ ممکن اُستھ زِ تصوفک مدعا تہٕ منشا آسہٕ یمن نزدیک بدل بٔنیہٕ تہٕ کینٛہہ ۔ یمہٕ کہ موجودگی ناپایدار آسنہٕ موجوب تمِ پٔژ پاٹھی دل آزُردٕ آسن گژھان ۔

☆☆☆

تجزیہ

اتھ حدس تانی کہ علمی دفتر بٔری بٔری تہٕ چھُنہٕ محترم مولاناصأبس تہٕ أمی ہٕندبن تھدِ پایہٕ کٕبن پیروکار ذہین سونچ تھاون والیٚ بٕجتھ ہیٚوٚ کٕمت زِ موضوعِ بحث ''توحیدتہٕ تصوف'' کیامقصدِ عملات تھأوِتھ چھُ کتھ حدس تانی سون تبلیغ مۄل تھاوان تہٕ کوس فرق چھےٚ یتھ نہٕ بنظریہ شریعت یتھ سأری ہےٚ اُمت مسلمہ کِس تصوفس أمس پٔزنتھ بمطابق اثر انداز سپدان، تصوف یُس آنحضورنٛ ہٕندِ وقتہٕ امہِ ناوٕ تہٕ اصطلاح ورائے اوس تہٕ اصحاب صُفہٕ ہٕندِ تارِک الدُنیاو گٔژھتھ أز یٚک تانی یہِ عمل جاری رۄزکیاہ تہِ کتھ پٔٹھ چھُنہٕ اتفاق براے دین ہکھان گٔژھتھ تہٕ عالمس کتھٕ ہیکو خدائس نِش شرک قرار دِتھ۔ امہِ چھِنہٕ خامبن مثرٕ کٕتبتھ چھ ضرورتِ اصلاح۔ اتھ فرقہ بندی سپدنہٕ ہٕتی ماچھ أمس مسلمانن ہُند اکھ بوٚڈ حصہٕ خلاف گٔژھتھ یِمنے یوت نہٕ بٔلکہ یِہندس تبلیغ دِینک مرکزی حکم خلافت دوران۔ یہ چھُ ہر کانٛہہ تسلیم کران کہ بعد ہندالنبی خواجہ چشتیؒ بنوو یتہِ کیو مسلمانو تصوف پٔنن دین۔ تہِ یتھ مثرٕ عرب وعجم کٕبن مفسرن تہِ مجددن ہُند اولک فرض احیائے دین بطرز آئین کتاب وسنت لۆکن فکرِ تارُن اوس۔ یہ

زن یتھ برصغیرس منز سوائے شاعر انقلاب علامہ اقبال تہٕ بنظریہ علمی
کمالات مولانا مودودی نِنہٕ درایہ بنظریۂ مودودیہ تہٕ تصوف از تام
تا حال امہِ کردارُک تصوف یہِ دریٖنٹھی گوٚمُت چھُ، چھُ پزٕ پاٹھی امچہٕ ژادرِتل
مسلمانن غولامی ہُند زولان بٔنتھ اسلام ردگمتن غیر مسلمن یتھ تیٚچ پوٗرٕ پوٗرٕ
منصوبہ بندی تحریک وجود اسرائیل یتھ مغربی تہٕ یورپی ممالک سارٕوے
ذرایعو ستی گوڈ بھران آیہِ تہٕ قتل گاہ اسلامیات برزمین برپا چھُ۔

یتھ برصغیرس منز تصوف ذریعہ قرب الٰہی ناوٕ ٹھہرٲوِتھ چھ یہ جادہ لوٗکو
سبب روزگار بنومُت۔ تصوف تحصیل رزق بامستی گوژھنہٕ ملت اسلامس
نال وُلن، یتھٕ پاٹھی یتھ ایشاہس منز برطانیہ ہٕک جنگ نامہ مسلہٕ کشمیر
بناونہٕ آو۔ یُمی یمن دوشٕونی ملکن امریکہ تہٕ برطانیہ ہس ہاکہٕ وٲرٕنیمٕژ
چھےٚ۔ یوٚدوے عراقس تہٕ پرانہِ روسی طرف دٲری بدلہ تخت وتاراج چھ
یوان کرنہٕ تہٕ افغانستانس اسلامی مُشکہ بٔرتھ دشمن خاص زٲنتھ لُرٕ پار چھُ
جٲری۔ یتھ مسلمان ممالکن پنجبن تل رٔٹتھ جمہوریت ونان آیہِ۔ کم
کینژھا اسلام بیدار نوجوانن بۂ خلاف دستورِ دین اسلام ثابت گژھان
اتھ نظامِ باطلس خلاف گژھن والین دہشت گرد اعلان چھُ۔ یمن قومن
نش امیٚک آگر نظام محمد رسول اللہ ﷺ اخذ گژھان چھُ زٲنیو تصوف چھ
آدم تہٕ حوا سٕنز ذُریات مخلوق برزمین وہ پدونک عملی درس دِوان۔ تہٕ امن
تہٕ دوستی بے حد وبے سرحد زمین تہٕ برابری ہنز حکمرانی یژھان، غٲر اقوام
چھ پٔنن سرحد مسلم ممالکن زم گرتھٕ بڑراوان یمیٚک ابتداء مغربی ایشیاء

اسرائیل ثابت چھُ۔ یمیُک آغاز جنگ عظیم دویمہٕ پتے وجود اسرائیل بارسس انُن تہٕ اتھ أزیُک تان سگ دِی دِی اسلٲمی تہٕ مسلمانٲنی وجودس زنگھ ژٲنتھ حکمرانی حاصل کرٕن۔ یتھٕ پٲٹھی یزید باامام حق بأطلک معرکہ کربلاء واقع سپُد، یتھ مشرقس منز تہٕ خصوصاً نیم براعظم بھارت و پاک سرزمینس پیٹھ تصوف ذریعہ طوق غلامی برائے ریاست جموں وکشمیر ثابت دراو۔ اصلیت صوفی تہٕ تصوف اندُکن ترٲوِتھ گئے قوم مسلم امہٕ ہِنٛزِ مسلکن منز آووُر۔

پزٕوتہٕ زٲنیو۔ تصوف چھُ اخلاق یانے قرب الٰہی تیٚج وَتھ رٹنچ اصطلاح۔ اتھ چھُنہٕ دردنیا کانہہ سرحد ہر ملکس تہٕ قومس پننہٕ پننہٕ مذہبہٕ مطابق خدا رسائی ژھارٕنی۔ اتھ نہ چھُ سیاستی تہٕ نظامِ حکومتی بلکہ لکم دینکم ولی الدین مطابق ارشاد قرآن مگرسخ افسوس چھُ یہٕ کہ غأر مسلمو کوٚرٲتھ پننوِ ذرایوٕ ستی لولہِ متہِ لائے۔ یِیلہِ زن تِمن پننٕز قومیت بچٲوِتھ تھاونک خاموش گُنبر تہٕ دگ چھے۔ مگر مسلمانو بنووا تھ امن تہٕ اقتصادیات حاصل کرنُک بوٚڈ ذریعہ۔ تہِ یموزن تہِ تفسیر قرآن اوس نہٕ زانہہ تہِ پوٚرمُت زِیہٕ چھُس مسلمان بنیہِ صوفی تہِ مگر بمطابق کتاب وسنت چھا صرف عمل وعباداتے یأژ۔ مِیہ ماچھُ شکہ رُوس اقرار دیُت مُت ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدی۔ تہِ یہ اسلام ماچھ آفاقی دین تہٕ درقرآن ما چھُ حکم زِیہٕ زمین چھ خدایہٕ سٕنز تہِ اتھ پیٹھ گژھِ خدایہٕ سٕند بن قانونن ہنٛزِی حکمرانی تہِ آسنٕز۔ اتھ مبدل گوصوفی، یَس گوبنہِ تہٕ قوالبن ستی،

وظیفات با موکلات کماونہ پتھ دولت جمع کرنس ستی ۔ تہٕ یتھ پاٹھی چھنہٕ صوفیس یہِ خیالے رودمُت کہ

جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

صوفیتس پیٹھ ودویم ناو یتھ کٔشیر منز بااعتقاد اولیا اللہ آسٕن ۔ییٚتہِ امیُک پھل امن تہٕ اقتصادیات موے مولیس روزِ ۔ پیٚنٕچ توآریخ چھےٚ گواہ زِ بے دین دستوٗر سائینسی طالب علمن تہٕ اعتقاد گواہ تھاوِتھ کوٗرتٔمی کاشُر بن مفلسی ژٕلراونہٕ خاطرٕ لاعلم تہٕ مفلس قومس مُلکِ ہندس ستی اتھ واس ۔ سبٹھاہ مُدت گٔژھتھ ییٚلہِ تعلیم وقرآن وسنت عام ہیوٗتن سپدُن، جوان نسلس گوٚ وضمیر بیدار تہٕ اتھ نالہ مٔتس سپُد خلاف تہٕ تمنہِ گوٚ وکر بلاجاری۔ییٚتہِ چھُ تصوفسے بارِ کھسان ۔ تہٕ خودمختار ریاست واپس پھرنس منز چھ عموماً بداعتقاد نسل پننہِ کلہٕ ہیر دِوان ۔ چونکہ یہ کتاب چھےٚ "توحید تہٕ تصوف" سمجھنہٕ خاطرٕ لبکھنہٕ یوان، ممکن چھُ زِ مسلمان پیٚیہِ پالیس تہٕ مسلکہ کہوٗ یا تصوفکہِ خاموش سامراجی ژھلونش خبردار گٔژھتھ روزِ ہر فرقس ستی دراسباق رحمۃ للعالمین ﷺ ۔تصوف گٔرو بلند نظام آں جناب ژھاروامہِ کہ طاقتہِ، گٔریو دُعائو ے بذاتہٖ رب العالمین ۔

علامہ مودودی تہٕ تصوفچہ کتابہٕ ہنزِ ضروری حصہ جاتن باخبر گٔژھتھ ژھارَو مزید تصوفکی موٗل ۔ جنابہ داتا گنج بخشؒ سنزِ کتابہٕ منز یتھ تمو ناو چھ تھومُت کشف المحجوب ۔

After long debates about Tasawof given by

Alama Madodi and answers given by followers of Sofism, adding real and clear true facts by Kashmiri translators Mr. Gh. Mohd Rajeedah (Faquire Sulatania) Pet Dialgam

(کشف المحجوب، بر صفحه ۹ مترجمه غنیة الطالبین)

یِم چھَ فرماوان زِ توأریخِ اسلامن منز چھِ اصحاب صُفہ گوڈنیکی صوفیاے کرام۔ دین اسلامس منز چھُ یہ گوڈنیک دور ییلہ یہ جماعت یہند بن بنیادی اصولن منز تصوف یانے عبادتچ مستی۔ توبہ، زہد وتوکل فقرتہٕ رضائے شریعت، یُس یہُند شب وروز بنان چھُ۔ یموعملوٕ کردارتہٕ اتباع حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ ییلہ آنحضورن ﷺ دین اسلامہ خاطرِ موجود اثاثہ طلب کوٚرتہٕ یمو اوٚن تہٕ سورٕے یہ گھرس منز موجود اوسُکھ۔ ییلہ جنابو ﷺ جناب حضرت ابوبکر صدیقس پرٛژھ اے ابوبکرؓ پننہِ اہل وعیال باپت کیاہ تھووٕو۔ یمو دیُت جواب بس اللہ تہٕ بیٚنہِ تہند رسول ﷺ ماخلعت لعیالک. فقال الله و رسول۔

أمِچ اتباع کر بیٚنہِ کینژھو صحابیوتہٕ جنابن ﷺ ہندِ فرمودہ مطابق آیہ تم مسجد نبوی کس أکس کوٗنہ طرفہ چبوترس منز مکین بناونہٕ۔

حدیث شریفن منز چھُ یہنز ذکر بار بار کرنہ آمُت یِمے صوفی چھِ دور اول یانے دور سالتسؐ تہٕ خلافتس منز موجود آسان۔ یمنے ہندِ سٟتی چھُ تصوفک اصطلاح شروع سپدان۔

حضرت ابوبکر صدیقن ؓ ہنٛز عملی اطاعت تہٕ اتباع کرٕنکی یِم نیک حضرات چھِ اسلامی تصوفکہٕ ناوہ بروٗنہہ ینہٕ والین زمانن ماننہٕ یِوان۔ تہٕ یہُوے وجہ چھُ زِ حضرت شیخ علی ہجویریؒ قدس سرہٗ چھ جناب صدیقن ؓ تصوفکی امام قرار دِوان۔ تہٕ زیادٕ سلسلن ہند آگرٕ تہٕ جناب داتاؒ صأبنہٕ بصیرتی تحریر تہٕ آگرہ تلاش تصوف مطابق وچھو زِ یمو کیا چھ لفظ صوفی زونمت۔

(تحریر بر صفحہ ۶۳ کشف المحجوب۔

اللہ تعالیٰ سُند ارشاد چھُ

وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ہونا واذا اخاطبہُم الجاہلون قالو سلاما۔

رحمان سٕندی چھِ تِمے خاص بنٛدٕ یِم زمینس پٮ۪ٹھ زیٚوٗ اخلاق وعاجزی ستی پکان چھِ۔ یِیلہِ جاہل لُکھ تِمن سمکھان آسن یا آلو دِوان آسن یِم نیک آسین تِم آسن تِمن سلام کران۔

جناب رسول اللہ ﷺ ہُنٛد ارشادِ مبارک چھُ:

من سمع صوت اہل التصوف فلا یومن علی دعائہم کتب عند اللہ من الغافلین۔

یِم صوفین ہنٛز آواز بوزن تہٕ یِہندس دعاہس آمین وَنن نہٕ تِم ییٚن پیش خداغافلن منٛز شامل کرنہٕ۔

ا۔ علمہِ والیو حضراتو چھُ اسمِ تصوف کس تلاشس منٛز واریاہ وونمت تہٕ

کتابہٕ تہٕ لیچھمٕژ۔ چنانچہ علمہ والبن ہنٛز اکھ جماعت چھ ونان کہ صوفین چھُ امہِ موجوب صوفی ونان کہ تِمی چھُ صوف یانے پشیمنہ کپرُک لباس لوگمت آسان۔ ''اونی چادر''

۲۔ کینٛہہ چھ ونان کہ تِم چھ گوڈنکس صفس منٛز بیہان آسان۔

۳۔ بیا کھ اکھ جماعت چھ ونان کہ یم چھ اصحاب صُفن ہنٛز نیابت أسیٖ مٕتی کران۔

۴۔ کینٛہہ چھ ونان زِ یہ ناو چھُ صفاء منٛز درامُت۔ غرض ہر وجہ، تِمی موجوب چھِ تصوفس منٛز بے شمار ژٕرتہٕ امہِ مطابٔق یِیلہ امیٖک مانے لغت (ڈکشنری) بمطابق یمو تیٖلہ چھُ امیٖک مانے امکہِ مفہومہ وارِیاہ دور گژھان۔ چونکہ ہر حالتہٕ کس مانے ییس چھُ ظاہر باطنٕچ صفایی پسندیدہ۔ امیُک مبدل (ضد) چھُ کدورتہٕ تہٕ حسدہ نِش ژلُن بوٗ ڈ مقصد۔ یتھ پأٹھی سیدِ عالم ﷺ فرماوان چھِ:

ذهب صفوة الدنيا و بقي كدرها۔

دُنیاہچ پاکیزگی روزِ نیران تہٕ اَمِچ کدورت روزِ موجود۔ گویا صوفیس منٛز لطیف تہٕ پاک چیزن تہٕ (کردارن) ہٕندِس ناوس تہٕ صفاتن ہُندٕ مراد چھُ صفأیی۔ چونکہ صوفیائے کرام چھُ پننٛز اخلاق تہٕ معاملات پاکیزہ بناوِتھ مزازی آفتس نِش نفرت کران۔ اتھ بناہس پیٹھ چھ یمن صوفی ونان۔ صوفی جمأژ خاطرٕ چھُ یہ ناو تھدِ مرتبہٕ کس ناوس منٛز یانے خاص الخاص ناو مقررہ کرنہٕ آمُت۔ امہِ کنٛی زِ یہنٛدی خطرات یِہند بن معاملاتو بمقابلہ یہ یم

کھٹِتھ تھاوان چھِ۔ چھُ واریاہ بوٗڈ۔ تاکہ یہُند ناونیر امہِ منزٕ۔
(صفحہ نمبر ۶۳ آخری سطر)

موجود زمانس منز چھُ حق تعالیٰ ہن تصوف تہٕ صوفیائے کرامن ہنزٕ متبرک ہستی اکثر پردس منزٕ تھاوٕمژ تہٕ تصوفک لطائیف یانے نعمژہ یہندیو دِلواندر کڈِتھ تھاوٕمژ (موجود تھاوِتھ پنہاں) تاکہ کانٛہہ سمجھ یہِ زِ یم لوکھ چھ ظاہری دُرستی خاطرٕ ریاضت کران تہٕ مشاہداتونش چھِ خالی۔ کانٛہہ سمجھِ یہ تہٕ زِ یم لوکھ چھِ اصلی پزٕر روٗس اکھ رسم حتیٰ کہ تم چھ یمن منکر تہِ گژھان۔ چنانچہ مسخرہ بھانڈ تہٕ ظاہر بٕین عالم تہِ چھُ کلیتاً یمن منکر گژھان۔ تہٕ یم صوفی تصوفکس پردس منز خوش روزان یوتانی تہٕ زِ عام لوکھ چھ تہنز دیکھا دیکھی ہتی اقرار تہِ کران یتھو لۆکو چھُ یانے تمو چھ باطنی صفائی ہندِ تلاش وطلبہٕ کس دلس ہتی محوٗ کرتھ گذریمتین صالحین تہٕ صحابہ کرامن ہُند مسلک مُشر وٲی ہتی آسان۔

''ان الصفا صفة الصدیق اردت صوفیا علی التحقیق''۔

حق وصداقت چھِ وتہٕ منز اگر توہہِ صوفی بنُن چھوِ یژھان تہٕ زانو زِ صوفی آسُن چھُ حضرت صدیقنؓ ہُند صفت۔ تا صفحہ نمبر ۶۴ تا سطر نمبر ۹۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ مسلک تصوفکی امام زانتھ پتھ وچھو زِ یہندی دویم یارِ نبی ﷺ حضرت عمر فاروقؓ کمہِ آیہِ چھ صوفی پربزلان۔ صفحہ نمبر ۱۰ دویم حصہٕ۔

امہِ حالکی اُس حضرت عمرؓ تہِ یمن زہد وفقر چ اُس یہ حالت کہ لۆکو چھنہٕ زانہہ تہِ تہُند لباس دجہ لاگنہ وراے وُچھمُت۔

دنیاہس متعلق چھ تھند یہ ارشادِ گرامی مشہور زِ یمہِ گرِ چ گٔنڈ آسہِ مصیبتن پیٹھ آمژ لاگنہِ یہ بغیر صدمہ تہٕ مصیبتہٕ روزُن چھ لامحال صبر و توکلس منز آسی جناب حضرت عثمانؓ بے مثال تہٕ بے نظیر۔ بڑِ کھوتہٕ بڈ ہن مصیبتن منز تہِ تروونہٕ یمو صبرتہٕ بھروسک دامن اتھ منزٕ۔ حضرت عثمان ہنْدِ ایثار وصبرک اوس یہ حال کہ مدینہ منورس منز چھ اَزتہٕ بیر عثمانؓ تھندِ بجرِ چ نشأنی موجود۔ باہن وٕرین تان رٔ دی یم خلیفہ تہٕ وظیفہ اوسکھ شیٹھ درہم مقرر۔ تمہِ پتہٕ تہِ کوٚرنہِ یمو اکھ درہم قبول۔ (صفحہ ۱۰، پیرا ۳۱)

ژورِم خلیفہ بحیثیت صوفی چھِ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ۔ یہند ایثارک اوس یہ حال کہ جنابن ﷺ ہندِس شب ہجرتس منز دیتکھ پنُن زوہ نذرانہٕ تہٕ رٔ دی آس جنابنٛ ہندس بسترِ رسالتس پیٹھ موجود پہلوے دراز دِتھ تہٕ جنابنٛ ہنز زندگی زأنِکھ پننہِ زُٕ کھوتہٕ تہِ ٹاٹھ تہٕ افضل۔ فقر رضائے الٰہی تہٕ معرفت الٰہی ہس منز چھِ تہِ تھدِ درجکی مالک (ممتاز)۔ جنابن ﷺ ہندِس اتھ فرمود پاکس بمطابق ارشادہ ژانا مدینۃ العلم و علی بابھا کس بنیادس پیٹھ چھُ تصوفکی واریاہ سلسلہ توہِ پیٹھ انجام و آخر ٹھکانہٕ تھاوان۔ سرخیل ارباب تصوفس منز چھ حضرت جنید بغدادی فرماوان "شیخنا فی الاصول والبلاء علی المرتضیٰ" یانے اصول معرفت تہٕ امتحانن منز چھ سأنی مرشد جناب علی مرتضیٰ۔ جنابن ہنز مستی خدائی ہُند اوس یہ حال آسُن زِ یلہ تِہی نماز پران اُسو توہِ اُس نہِ دنیاچ کانہہ خبر روزان۔

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ چھُ غنیۃ الطالبین منز سورۃ الفتح کین

یمن آیاتن ''محمد رسول اللہ والذین معہٗ اشد اجراً عظیماً
ہند تفسیر ارشاد فرماوان کہ یم آیات چھ حضرات عشرہ مبشرہ ہندس حقس منز
نازل آمت کرنہٕ۔

تراہم رکوع چھُ مراد حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سُنز ذات اقدس ''عشرہ
مبشرہ''۔ چھ تِمی داہ صحابی یمن جنابن ﷺ ہنزِ ظاہری زندگی منز جنتچ
خوشخبری آمژ دنہٕ۔ خلفاءِ راشدین تہٕ عشرہ مبشرن پتھ چھ اصحاب صُفہٕ یمن
صفاتن ہندی مکمل تہٕ مجموعہ شخصیات۔ یم غریب تہٕ نادار آسی، یمو محض رب
تہٕ تمی سُندس رسول ﷺ خاطرٕ مکس منز پنُن گرٕ بار ترأوِتھ دیار رسول ﷺ منز
آمتی آسی۔ تِمن روزنہٕ خاطرہ آس نہٕ کانہہ جاے۔ (Having no
Redential Home) تہٕ پتہٕ دِیُت یمن جنابو ﷺ مسجدِ نبوی یَس منز
پناہ۔ یہ بروٗنہہ لیکھنہٕ آمُت چھُ (یانے اکھ چبوترہ تعمیر کرہ نووُکھ)۔ اتھ
چبوترس پیٹھ آس یمن تنگدستی تہٕ غربتس منز پننہٕ زندگی گذارنی پیوان۔ یم
آسی عبادت، ذکر الٰہی تہٕ مجاہدہ نفس دوہ رات گذاران۔ قرآن پاکس تہٕ
حدیث شریفن منز چھ یہنز ذکر تفصیلی طور آمُژ۔ یم حضرات چھُ دوراول
یانے دورِ رسالت تہٕ خلافت راشدہ کِین دورن منز اربابِ تصوف۔ خاص
طور چھ اصحاب صُفن ہنز زندگی تہٕ صوفیائے کرامن ہندِ کردارٕ صوفی خصلتن
ہنز دُرس تصویر۔ یمو خصایل تہٕ کردارو پتہٕ یم صاحب حال لوکھ بنٔے
تصوفہ خاطرہ نمونہ تقلید یانے قابل صوفی یہنز متابعت صوفیت ناو پیٚو۔
جناب پیغمبر آخرالزمانو ﷺ یمو یہنز حالات مشاہدہ کرنہٕ پتہٕ دِژِکھ

یمن یتھ پأٹھی خوش خبری ہنز بشارت۔

اے اصحاب صُفہ تو ہہ بوزِو خوش خبر۔

میانہ اُمتہ منز یم لُکھ یمن صفاتن ہُند مجموعہ مجسمہ آسن گژھتی یمن صفاتن ہندی تو ہہ اصحاب پرٕژتی چھوتہٕ اتھ پتٕھ روزن پزٕ دلہٕ قایم۔ تہٕ امہٕ پتہٕ چھُ یہٕ شکہ رُس پزٕ رزِتم آسن جنتس منز مےٚ ستی نزدیک بہتھ درقرار۔

(صفحہ۱۱، پیر۲۱)

سرور کاینات ﷺ ہنز یہأے بشارت تہٕ میون (حضرت والا) یہوے ارشاد چھُ تصوفچہ عملی زندگی ہُند بنیادی نوقطہٕ۔ تصوفکس تھدِ دورِ ترقی تامتھ صوفیائے کرامن ہنز پاک زندگی یہند پاک جسمانی وجود تہٕ آنحضورن ہندی یم ارشاد گرامی چھِ زندگی ہُند کل نصب العین بناوان روزان (تہٕ یمن اصحاب صفن ہنز) یہأے بے سروسامانی اُس یہنزِ زندگی ہُند سرمایہ تہٕ الفقر فخری اوس یہند شاہانہ تاج۔

تصوفک دوراول آوموخصر پأٹھی چکاونہٕ امیک دوٚیم زمانہ یانے دور چھُ تابعین ہُند دور۔ یہ دور روٚد تقریباً اَکس ہتس ؤری یس تأن پھہلتھ یانے ۳۴ ہجری پتٕھ ۱۵۰ ہجری تام۔ اتھ دورِ تابعینس منز اُس اصحاب تصوف چہ زِہ بجہٕ ہستی ننہٕ۔ اکھ حضرت اویس قرنیؒ، یہندِ نظریہٕ سلوکھ منزٕ پنیہٕ سلسلہ اویسی ییک بنیاد تہٕ دوٚیم ہستی اُس حضرت حسن بصریؒ، حضرت اویس اُس قرنکی روزن وألی تہٕ جنابن ہندِس ظاہری حیاتس منز بدنیا موجود باعمل۔ مگر آں جنابن ہُند شرف ملاقات ہیکیٚ نہٕ حاصل کٔرتھ۔ محبت

آنسرورن ﷺ ہُند اوس یہ حال کہ جناب سرور نازنینو ﷺ سوز ج کس موقس پیٹھ حضرت عمرؓ یمن اویس درشہر قرن پننۍ سلام و پیغام ہیتھ۔

(تاصفحہ ۱۲ اسطر اک۔م۔)

یمن متلق چھ تواریخ تصوفس منز یمی واقعات درج۔ محبت آنحضور ﷺ تہٕ یادالٰہی یس منز اوس یمن شوقِ انتہا ہٕک یہ حال زِ بے حال دیوانگی یتھ منز یم اَسی جنگلن تہِ وأرانن منز پھیران۔ یِیلہِ لۆکھ اَس ودان تہٕ یہ اوس اَسان۔ یِیلہِ لوکھ اَسی اسان تہٕ یہ اوس ودان۔ واریاہس وقتس جنگلن بیترِ ہ پھیران پھیران گے یم ملکِ کوفس منز۔ ییٚتہِ یم حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ ہِندِس فوجس منز شأمل سپدی۔ ۳۷ ھ منز گے یم جنگ صفینس منز شہید۔ حضرت حسن بصریؒ سُند دُرس زہنہٕ وری چھنہٕ تحقیق گوٚمُت۔ البتہ تہِندسال وفات چھُ ۱۱۰ ہجری مطابق ۷۳۸ء۔

تابعینن منز اَسِو تِہی مشہور۔ توہہ تہِ چھُ بکثرت صحابہ کرامن ہُند فیض و محبت حأصل گوٚمُت۔ زہد عاجزی، صبر، خوف خدا، اَسی تہِندی خاص اوصاف۔ پننہِ عبادتچ مستی ہُند اوس یہ عالم زِتِہی اَسِو فرماوان۔ کہ یتھ نمازِ منزدِل حاضر آسہ نہ سو نماز چھ عذابس زیادہ نزدیک۔ (صفحہ ۱۲ پیرا ۱،۱)

☆☆☆

ترٛیِم دور، دورِ تبع تابعین

دورِ تبع تابعین یِم صوفیائے کرام چھُ گذریمتیٖ، تِہُند دور چھُ ۱۵۱ ہجری مطابق ۷۶۸ء پیٹھ ۹۴۱ عیسوی تانی ٹھہراونہٕ آمُت۔ اتھ دون ہتن وٕریین منٛز چھ تصوفس وارِیاہ ترقی تہٕ ترویج حاصل گامٕژ۔ یِمیٚک پوٗرٕ حال ییٚتیٚتھ لیکھتھ ہیکو نہٕ۔ ژھوٗٹۍ پاٹھۍ ونوٚ زِ یہ دوراوس تصوفُک سُنہری دور۔ (Golden Period) امہ دورٕچ بٔڈ تہٕ اہم خصوصیت چھےٚ یہ روزٕمٕژ کہٕ زہاد، عبادبیٖہ نساک حضرات آیہِ صوفی لقبو ستیٖ یاد کرنہٕ۔ لفظ صوفی یٔک سارٕوے کھوتہٕ گوڈنیُک استعمال صوفی آو دُنیائے تصوفس منٛز بارسس۔ تیتھٕ پاٹھۍ اژ ذکر کتاب بنام شاعری تہٕ تصوف منٛز کرنہٕ آیہِ۔ ابو الهاشمؒ متوفی ۱۵۱ھ مطابق ۷۶۸ چھُ گوڈنیُک صاحب موجد اصطلاحِ تصوف۔ یِم کوٗفکۍ روزن وٲلۍ ٲسۍ۔ یِہُند انتقال مُلک شامس منٛز سپُد مُت۔ اتھ دورس منٛز آیہِ مشیدِ خونریزی تہٕ رذیلہٕ حالتس منٛز ولنہٕ آمٕژ۔ اِطمنانہٕ سان سو دِلہٕ ذکر الٰہی اوس ناممکن بنیو مُت۔ توٕ موجوٗب اوس ابو الهاشم کوفین رملہ اٚکِس جایہِ عیسأین ہٕندی پاٹھۍ روحأنی تربیت تہٕ ذکر الٰہی خأطرٕ سارٕوے برونٹھہ خانقاہ تعمیر کرٕمٕتۍ۔

دنیاے تصوفس منٛز چھُ یہ گوڈنیُچ خانقاہ تہِ تبع تابعین ہٕندس دورس منٛز آیہِ نظری تہٕ عملی تصوفس منٛز وارِیاہ تبدیلی وجودس منٛز۔ ترکِ دنیٚہُک عملی معنے اوس

جنابن ﷺ ہنذِس عہدِ رسالتس منز صرف یونانبتھ زِ کُن فی الدنیا کانک غریبُ ادعا بر سبیل۔ مگر اتھ ستی اوس یہ حکم تہِ موجود: الدنیا مزرعہ الآخرہ۔

یانے دنیا چھُ آخرتک کھاہ (کھیت) گویا ''دس با کار دل بایار''۔

یانے حرکات ظاہری دنیا ہس ستی اُستھ دِل فکری الٰہی لیس کن یا محبوب۔

لیکن تبع تابعینن ہنذِس دورس منز بدلیو وترکِ دُنیہک مفہوم (نکتہ نظر) یکسر صحراون منز پھیرؤن تہ کائنسہِ ستی نہِ سمکھن رود ترکِ دنیا۔ امیُک وجہ اوس سُے ملکی انتشار تہ سیأسی ابتری، تہ اتھ ستی یہ نظریہ تہ حکم دین اوس حُب الٰہی یک نظریہ۔ یہ گوڈہ اوس بالواسطہ یانے اتباع رسول ﷺ اوس حب الٰہی ہیکہِ حاصل گژھنک ذریعہ، سمجھنہ یوان۔

Get Allah's consent with the says of Prophets, there was such goal only towards Allah.

قُل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ

یا رسول اللہ ﷺ تُہی فرماویوھ مسلمانن اگر تُہی خداوس بناوُن چھِو یژھان تیلہِ کرِو میأنی اتباع تہ پیروی۔ تیلہ کرِ خدا توہہِ ستی محبت۔

(صفحہ ۱۳ پیرا ۱، ا تا ۳)

وونی گو یہ نظریہ درمیان داری بغأر بلا واسطہ Dirict یانے محبت نبی گو محبت خدا۔ وونی گوو بذریعہ ذکر و مراقبہ خدا لیس ستی محبت کرُن۔

(صفحہ ۱۳ تا ۱۰)

حضرت رابعہ عدویہ متوفی ۵۸ھ مطابق ۸۰۱ عیسوی ہنذِ ذریعہ آو یہ نظریہ وجودس منز یہ محترمہ تہِ اُس بصرہ ہچ روزن واجنی۔

حضرت ذوالنون مصری متوفی ۲۴۵ھ مطابق ۸۷۵ء چھُ تبع تابعین

ہندِس دورس منز سبٹھاہ بڈ بن مشائخن منز گنزرانہٕ یوان۔

حضرت جنید بغدادیؒ متوفی ۲۹۷ھ مطابق ۹۱۰ء چھ تبع تابعین منز

تھدِ پایکی بزرگ آسان۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ چھ یمن شیخ المشائخ تہٕ طریقتس منز

امامن ہند امام شریعت تسلیم کران یم اُس نظریہ وحدت الوجودک زبردس

حامی تہٕ ہم نوا۔

حسین بن منصور حلاج المتوفی ۳۰۹ھ مطابق ۹۳۶ء اُس فارس شہرکس

اُکس جایہ بیضاءہکی روزن واُلی۔ مُرشدہندِس تلاشش منز اُسی سخ جستجو کران

پھیران۔ آخر پھیران پھیران واُتی بغدادتہٕ سپد حضرت جنید بغدادبن ہندی

مرید۔ نظریہ وحدت الوجودکس ''توغلس'' انتہائی جذبس تہٕ اَمہِ کس محویتس تہِ

انتہا پسندی ہُند اظہار کرنہٕ کس پاداشس منز آویہ ۹۳۶ء منز پھانسہِ کھارنہٕ۔

حضرت ابوبکر شبلی المتوفی ۳۳۴ھ مطابق ۹۴۹ء اُس مشہور صوفی تہٕ

سرخیل سلاسل طریقت۔ یم تہِ اُس حضرت جنید بغدادی صابنٕ مرید تہٕ

نظریہِ وحدت الوجودک زبردس حامی تہٕ بڈی دعویٰ کرن واُلی۔ دور تبع

تابعین منز اُس یمن صوفیائے کرامن علاوہ باقی حضرات اسلامیہ ملکن

منز پھٔہلِتھ تعلیم طریقت تہٕ یہ پھہلاونس منز سخ آورِی۔ (مشغول)۔

تا صفحہ ۱۳ تا آخری سطر

☆☆☆

دورِ متاخرین

دور تبع تابعینن منز اوس عملی تصوفن علمی تصوفچ شکل یختیار کٔرمٕژ۔ یتھ آخری دور متاخرینس منز اٚسی کینہہ یتھ صوفی بزرگان پاٚدسپدِ متی یمو پنہٕ نبن رحمتِ حق سپدی متین مرشدن ہندی پاٹھی تصوف کِبن مشکل تہٕ اہم نظریاتی علمی تشریحاتن کُن خاص توجہ دیُت۔ یمن علمی تشریحاتن ہندِ برکتہٕ۔ یانے یمن تصوفس منز یہنزہ لیچھ ہمٕژ کتابہ وَنو۔ تہٕ یہندی ناو تصوفکس توارٖخس منز ہمیشہ پربزٕلوٚنی روزن۔ امہ آخری دورٕ کِبن یتھبن صوفیاء حضراتن منز چھ شیخ علی بن عثمان جلابی ہجویری۔ متوفی ۴۶۵ھ بمطابق ۱۰۷۳ء

حضرت امام غزالیؒ م ۵۰۵ھ بمطابق ۱۱۱۱ء

حضرت شیخ محی الدین اکبرؒ۔ م ۶۳۸ء......۱۰۷۳ء

حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ م ۶۷۲ھ

خاص طورٕ تہٕ ژٕنی ہمیشہ موجوٗد روزٕ ژٕنی۔ یہندی علمی کارنامہ چھنہٕ صرف دنیائے تصوفس منزی یوت بٔلکہ دنیاے اسلامس منز ہمیشہ یادگار روزن واٚلی۔ (تاصفحہ ۱۴ اسطر نمبر ۸)

☆☆☆

تجزیہ ترجمہ کاردرزبان کاشمر

قارئین حضرات

توہہٕ آسہٕ ژھتس کہ فلسفہ تصوفس پٹھ تحریک جماعت اسلامکس بأنی جناب مودودیؒ صأبن تہٕ اُمی ہندبن پیروکارن ہندِ طرفہٕ علمی کمالُک براے علم و فلسفہ یا شعبہ تصوفس لشہٕ پاشہ آیہ کرنہٕ۔ تہٕ باسان چھُ زِ یمو حضراتو چھنہٕ جناب داتا گنج بخش ہنز کتاب تہٕ اہم واشگاف تواریخ کشف المحجوب پُرمژ حالانکہ واریاہن اہم عألمن تہٕ کأملن ہنزن کتابن متعلق پرنچ یمو نشاندہی کرمژ چھےٚ۔ تہٕ تمہِ پتہٕ تہٕ چھنہٕ یمہٕ تواریخہ کہ بحوالہ اسنادسکہٕ آسنگ کانہہ باس لگان۔ یہ‌یلہٕ زن اصطلاح تصوف ۱۵۱ءکس دورس تبع تابعین ہندس شروعس منز ایجادِ زبان آمت چھُ کرنہٕ۔ تتہِ چھُ یتہِ ثابت گژھان زِ کردار تصوف چھ حضرت ابو بکر صدیقن ؓنش شروع سپدان تہِ پتھ اصحاب صُفن ہنز بنیاد پیوان ۔ دورِ رسالتہٕ پٹھے باضابطہ تصوف دایماً بروٚنہہ پکان روودمُت ۔ تواریخ کشف المحجوب تمہٕ وقتہٕ تہِ موجود اُس یلہ علامہ اقبال تہٕ مودودیؒ صأب آستھ تہِ یہ کینژھا تصوفس متعلق علامہ بانی جماعت آسنہٕ کہ حیثیتہ عمل تصوف بدعت، تہِ

اضافہ دین قرار دوان آمتہٕ چھِ، چھِنہ مولانا ہندی فتویٰ علمأ تہٕ حقایق ثابت گژھان۔

حالانکہ دور رسالتسؐ منز ے چھُ مسلمانن یمہِ آیات مبینا ستی رہبانیتس مؤلہِ تلے ٹکھ لگان یانے قُل ان کنتم تحبون بحبکم اللہ امہِ حکمہٕ ستی گو نظام شریعت پوٗک تہٕ اطاعت رسول ﷺ بنیو وقرب الٰہی ییک حکم قادر یت۔امہِ مطابق روزنہٕ کانہہ گُجأیش ییٚہِ کانہہ دلیل دِنس گنجأیش، در نظام اسلام تہٕ یہ حکم کہ رب چھ بلاواسطہ ژھارُن۔یانے گوڈ اطاعت آں جنابؐ بطور مرشد اد نیرِ وتھ لاشریکس کُن زانہ نس کلمک گوڈ لفظ لا الہ الا اللہ چھُنہٕ کلمہ برائے خاص مسلمانان یوتانی نہٕ محمد رسول اللہ ﷺ زانہ ییہ۔اوٚ ـ کنی یم ناوون زِ أسی چھ اللہ والے تیٚلہ کُمن (بہ مذہب) خدامانن واللبن ستی ہِن یم گنز راونہٕ ییٚہِ گُلی طور یہ وُنن زِ أسی چھِ اہل حدیث، تہٕ تم چھ بنیادی زیادہ اہلِ قرآن تاحد ثابت گژھان۔ حالانکہ لفظ اہل حدیث چھ تمام مومنن کلمہٕ فخر تہٕ پسندید طریقہ۔شاید ییمہِ معنیٔ یہ وضاحت چھ ترہ توہہ فکرِ۔

آدم خلیفہ خدا قرار دِنہ پتہ گژھ دروجود تہٕ انسانی جسمس باہوش و حواس یژھ راوٗن تہِ نصیب گژھُن، زِ۔ تتھ ظاہر کس دنیاہس منز چھُ أمس علم تہٕ عقل مادی جسمس حکمران تہٕ خود جسم مادی اجزاہن ہُند مرکب تہٕ یہوے چھ ییمن دون ہنز اطاعت گرتھ شب و روز گذاران۔مگر یہ کینژھا دوہس یانے گاشش منز کران یم سأری محرکات چھ أمی ہندِ سوچ و سمجھ تہٕ

زیرکی مطابق ییٚژھا أمس درتقدیر خدا صابٕنس دیژھ میژ آسن چھ کران روزان۔ تہِ یتھ ظاہری زندگی ونان چھِ۔

ییلہِ اتھ جسمس ژِھٕنتھ پھلِتھ درشب عموماً آرام چھ دِنہٕ یوان (ہندر پیوان) تمہِ وزِ چھِ یِم ساری ظاہری عنصر قویٰ بےکار گژھان۔ تہٕ یہوے پہلوان جسم چھُ زن مؤدمُت آسان۔ لیکن امہِ وزِ تہِ چھنہٕ یہ مُر پننہِ مشینہ حرکاتہ روس بےکار آسان۔ تہٕ اتھ بےحسی ہٕندِس عالمس منز تہِ چھُ یہ دوہچہ کامہِ کارن پھیُر دِوان۔ مگر تِتھس عالمس منز چھُ کُنہِ وِزِ تہِ تی وُچھان یِم أمس کھوژہ ون یا فضول تعلق باسان چھُ مگر یِم مشاہدات چھ أمس رازِ غیب بنان۔ کُنہِ وزِ چھ یہ امہِ وُچھ متچ عمل دوہ گژھتی تہِ کُنہِ شیٚیہ رٕتی پتہٕ تہِ یموے چشمو واقع سپدان گژھان۔ تہٕ أمس چھُ یہ خاب Dream sapon یا دپوان۔ پنہٕ نِس پانس گاٹل تہٕ اعلےٰ حاکم تہٕ حکومت کرن وول یا کانہہ موزٗرکُنہِ چھ پانس تہٕ ژٕکس واتان تہٕ فرق کران کہ بہ چھسا پانے یوت کنہِ بیٚیہِ تہِ چھُ کانہہ میانس یتھ جسمس منز روپوش بہتھ۔ یُس نہٕ میانس اختیارس منز کلی طور چھُ یِی۔ یہ عالمِ غیب گس آسہِ نہٕ ربن دیٚت مُت۔ لہٰذا پیٚو پانس تہٕ زانٕنو زِ یہوے گوٗ امرِ رب، روح آتما Soul تہٕ یہوے چھُ ہر انسانس جسم بےحِس سپدتھ حکمران سپدان۔ خدایہ سٕندِ حکمہٕ تہٕ ہر کانسہِ ہنز نیک وبدعملہ مطابق حقیقتک تہٕ پزرُک شیشہ۔ تیلہ زانٕنو زِ اتھ زانہٕ نس تہِ اتھ پاکیز کرنکی رازِ قدرت راہِ سرِ الٰہی ہُند اعمال و اشغال پانٕٔ ژاونس چھ صوفیت ناو یوان دِنہٕ۔ تھ

رہنمائی یانے مرشد چھُ آسان۔ یہ خدایہ سٕنز کاڑی گری زانہٕ نس تہٕ اتھ نزدیک ییٚنس گٔس ونہٕ شرک یا رہبانیت بلکہ مسلمانس رہبانیتہٕ نبر اَستھ گُلس پتھ صالح نظام۔ صالح معاشرہ، صالح اطاعت تہٕ روحانیت یانے عقبی تہٕ خوف خدا۔ زِ عملِ خلافت وامامت سان چھُ پزٕی پاٹھی یہوے صوفی ازم۔

وونی ییٚلہ اتھ طاقتِ یزدانیس زانتھ تہٕ سمجھنہٕ پتہٕ تہِ جسدی خدمتس موٚت گوٚو۔ ظاہری ساڑی ژھل تہٕ وَل۔ عشرچ شکم پُری، ہند سامانہٕ گری گری پالیس پہموٗ نہٕ۔ یہ چھنہٕ عمل تصوفس راہ کھالنک کانہہ وجہ بلکہ نظام شریعتہٕ مطابق گوٚژھ اصحاب صُفہٕ کین تابعین علمداران ہر رنگ پیشوائی ہُند مرتبہ یُن دِنہٕ۔ تہٕ توحید کس نہٕ زانہٕ نس منز گوٚژھ نہٕ تصوف غار اسلام عمل تصور یُن کرنہٕ۔ خدا کرِن از رحمت...... تہٕ ہدایتُک سونچھ وسمجھ عطا۔ توحیدۃ نظام قرون اولیٰ قایم کرنس یوٚدوے گُل عالمُک اغیار قوم پرس ٹھری بنہٕ نس تہنز لاعلمی زانو۔ مگر زیادٕ حصہ ادا کرنس منز بنٲے خود مسلمان غافل تہٕ زروزن پرس سپدی ثابت۔ امہِ علاوہ امہِ کس اصلس تہٕ مشرکانہ اعمالن درقوم مسلم وچھان گے، تمو کوٚر اصولاً ییٚتہِ ییٚتھ تصوف ناپسند تہٕ اضافہ دین تسلیم۔

علامہ صابُن تجدید احیائے دین گژھنہٕ اتھ پانٛژِم مسلک ناو پیٚون۔ یہ زن کینہہ صوفی تہٕ اَن پڑھ لوکھ چھ اَتھ ناو دِوان۔ تہِ امہِ تفرقہ ستی چھُ امریکی جمہوریت پھبان تہٕ خصوصاً ییٚتھ ریاستس منز ییٚتھِ نہ اسلامی نظام

آسہِ - تہٕ توحید اعلان کرن والی کرن بنیہ اند کم کینژ ھانا اتفاقی پاد - امہِ علاوٕ اکھا کس کھوتہٕ مادیاتی زورٕ سادین براے تعمیرات شکم - اسہِ سارنے پڑ ایمانٕی قوتہٕ پنہٕ نبن بینٕ مُشکل ہیوٕن تہٕ ادامام یا مقتدی بنُن -

تواریخ چھُ گواہ زِ تصوف (علمِ روحانیت) چھے دورِ رسالت ﷺ پیٹھے ونیک تانٕ موجود پکان - یِیلہ زن امیک ابتداء ولادت تہٕ آفرین آدم سپد مُت چھُ -

ڈلو ونی دِموینیہ تہٕ تمن سندن گن پھیر - یِم تھدِ پایہ کیو بزرگان دینو تصوفس متعلق دِتی ہتی چھ، گوڈٕ پرو تصوفچہ بنیادی خصلتکی اٲٹھ اصول - تصوفچہ بنیادی خصلژہ (برصفحہ ۴۷ درتواریخ کشف المحجوب)

یِم تہٕ پاٹھی تحریر چھِ یوان کرنہٕ -

حضرت جنید چھ فرماوان:

تصوفچ بنیاد "گوڈٕ گنز" چھ اٲٹھن جِسن پیٹھ - سخاوت، رضاء، صبر، اشارٕ، غربت، گدڑی، سیاحت تہٕ فقر - اٲٹھ خصلژہ چھ اٲٹھن نبین ؑ پیٹھ گواہ تہٕ اقتدارس منز -

سخاوت: حضرت خلیل ؑ سنز - تکیازِ تمو کوٚر فرزند فِدا -

رضا: حضرت اسماعیل ؑ سُند - یُمؠ بوقت ذبح رضامندی ہاو - پنُن جانِ عزیز کوٚرُن بارگاہ الٰہی پیش -

صبر: حضرت ایوب ؑ - یِم حدٕ روٚس مصیبتن پیٹھ صبر کوٚرمُت تہٕ خداے سنزن تراوِ ہون آزمایشن پیٹھ روٚد ثابت قدم -

اشارٕ: حضرت زکریا: أمس فرموون ان تکلم الناس ثلثة ایامه رمزا. یموکۆ رنہٕ اشارہ بغیر کانٛہہ کلام لوکن سۭتی ترٛبن دوٚہن۔ اتھ سلسلس منٛز کۆرکھ اشارٕ۔ (لۆت لۆت) اذ نادیٰ ربه قد اخفیا۔ تِمو وون ربس ٹھہراوسان۔

غربت: حضرت یحییٰؑ، یموٗ زندگی بالکل کویژس منٛز اکہِ پیالہِ تہٕ کنگوِ ورأے تھوٗوکھ نہٕ پانس نش کینٛہہ۔ییٚلہ تِمو وُچھ کُس تانی اتھ رلأ وِتھ اوٚنگجو سۭتی مستس کنگنی کران تِمو پھٹرٛاو کنگنی۔ بٛیہ وِزِ وُچھکھ کُس تانی اتھٕ زٕ رلأ وِتھ ترٛیش چوان تہٕ یہ وُچھتھ پھٹرٛ وٗوکھ پیالہٕ تہٕ گُدٛری فقر۔

آنحضوٗرؐ جناب سرورِ نازنین یمن روئے زمیچہ سارے کوٗژٕ آیہ عنایت کرنہٕ۔ ارشاد گوکھ پٔنٛن جسد نازصلعم مہ تراویوز یادٕ مختص منٛز۔ بلکہ گٔرِ وِھ خزانن ہُند استعمال۔ بٛیہِ گٔروآرایش تختیار۔ مگر یموکۆر بارگاہِ الٰہی لیس منٛز عرض کہ اے رب مےٚ چھُنہٕ امیک حاجت، مےٚ چھِ خاہش کہ اکہِ دوہہ کھیمہٕ یڈٕ برِتھ غذا تہٕ زٕ دوہ روزٕ ہافاقے۔

بٛیہِ پٔریو کتاب بنام تہٕ بحوالہ کشف المحجوب

۱۔ حضرت ذوالنون مصریؒ چھ فرماوان:

الصوامی اذا انطق بان نطقه عن الحقایق وان سکت نطقت عند الحوارح بصلح العلایق.

صوفی چھُ سُہ زِ ییٚلہِ سُہ کتھ (کلام) کرِ أمی سُند بیان گژھ أمی ہندِ حالہٕ کِس پرٛزرس مطابق آسُن۔ مطلب یہ کہِ سُہ چھُنہٕ تژھ کانٛہہ کتھ

کران، یمس نہٕ أمس سٟنٛز بذاتہٕ موجود آسِہ۔ یِیلہ ژھوپہ کرأمی سُند معاملہ تہٕ سلوک گژھِ امسُند حال ظاہر کرُن۔ ہرفعل گژھِ فقرآسُن۔

حضرت جنید بغدادی چھُ فرماوان۔

التصوف لفت اقیم الصد فیه قل لغت للعبد ام للحق فقال لغت الحق حقیقت و نعت العبد رسم۔

تصوف چھُ یتھ رٟژھرِتھ یتھ منٛز بنٛدٕ چھُ آمُت قأیم کرنہِ۔ کمی تانی پرٛژھِہس، یہِ چھا صفت حق یا صفت بنٛدٕ تورٕ دیُت ہس جواب۔ اچ حقیقت چھےٚ صفت حق۔ أمی سٟنٛز حقیقت چھ زِ بندگی ہنٛز صفت گژھن فنا گژھنٕ۔ صفت بندگی فناگوٚ وحقس ستی صفت بقابُن۔ یہِ چھُ صفتِ حق أمی سٟنٛز ظاہری رسم وحالت چھےٚ بندگی منٛز تھکہٕ روٗس عمل وعبادت ومجاہدات شرط تھاوان۔ صفحہ ۱۷، سطر ا

مسلسل عبادات چھِ بندہ سُند صفت۔ ووٚنی یِیلہِ دوٚیمبن زانہٕ نس منٛز چھوِ یژھان وُچھن تہٕ یتھِ پأٹھی سمجھو توحیدچ حقیقت ہیکہِ نہٕ کأنسہ بندس منٛز صفت الٰہی دُرس ٹھہرأ وِتھ۔ امہِ موجوٗب زِ بندہ ہٕند بن صفاتن منٛز چھنہٕ پایداری ممکن۔ صفت خلق چھنہٕ رسم ظاہری بغأر بنِیہ کینہہ۔ تکیا زِ خلقن ہند بن صفاتن منٛز چھنہٕ بقاء (لازوالی) بلکہ چھُ یہِ بہٕ اصل ربہٕ سُندٕ ے فضل (یا نے طاقت) لہٰذا چھُ یتھبن صفاتن ہنٛز نزدیکی، آسن ربس ستی منسلک۔ (صفات کی حقیقت کے حق ساتھ ہوگی)

امیٚک مفہوم سمجھو یتھِ پأٹھی کہ حق تعالیٰ ہن چھ بندس روزٕ تھاونٛک حکم

تھوومُت ، روزٕ تھاونس ہٕتی چھ بندس روز دار ونان یم چھِ ظاہری رسمہٕ مطابق بندٕ ہٕندٕی صفت مگر روزٕ حقیقتہٕ چھِ نظرن منٛز حق تعالیٰ ہس ہٕتی ۔ چنانچہ خداے کریمن چھ اسہٕ ٹاٹھس پیغمبر ہٕندِ ذٕسی (ذریعہ) خبر دژمٕژ کہ

الصوم لی وانا اجزی بہٖ۔

یانے روزٕ چھےٚ میانہٕ باپتھ تہٕ بےٚ دِمہ امیُک جزاتہٕ ۔ مطلب چھُ یہ زِ ''روزٕ چھ میانہٕ حکمہٕ کنٛی''۔

یہ کینٛژھاہ تمی ہٕندِ کار صفاتہٕ منٛز آسہِ تہٕ چھےٚ تمی ہٕنٛز ملکیت ۔ لیکن تمام عباداتن تہٕ چیزن چھ بندہ ہٕنٛز نیت بہ نیت بہ طریق مجاذنہٕ زِ حقیقت ۔

حضرت ابوالحسن نوریؒ چھ فرماوان

التصوف ترک کل حظ للتسفین۔

تصوف چھُ تمام نفسانی لذاتن تہٕ میچھرن نٕش دستبردار گژھن ۔ (صفحہ ۱۷ پیرا ، ۱) اتھ چھِ زٕ قسم اکھ رسم مجاذ ، دویم حقیقت ۔ امیُک نچوڑ چھُ یہ زِ بندن اگر نفسانٔی لذات ترأوٕتی چھِ تیٚلہ چھُ سُہ ترک لذات تہِ اکھ لذت یتھ رسم مجاذ ونان چھِ ۔ اگر أمی پتہٕ چھُ تر وومُت تیٚلہ چھِ اُتھ فناے لذت وحظ دپان ، امہِ درجُک تعلق چھُ حقیقتس تہِ مشاہدس ہٕتی ۔ لہٰذا ترکِ حظ ولذت چھُ بندٕ سُند کردار تہٕ فناے حظ ولذت ربہٕ سُند کردار ۔ لہٰذا بندہ ہٕندِس فأصلس چھِ رسم مجازتہٕ حقہٕ ہٕندِس فأصلس چھِ حقیقت ونان ۔ امہِ کلامہٕ ہٕتی چھُ گوڈنیُک کلام یانے حضرت جنید بغدادی سُند کلام رٕتی پأٹھی واضح گژھان ۔

حضرت ابوالحسن نوریؒ چھ فرماوان۔

الصوفية هم الذين صفت اراحهم فصاروافی الصف الاول بین ید الحق۔

صوفیاے کرامن ہنز جماعت چھ سو، یِہنز زندگی بشری کدورتہٕ نش آزاد آسہِ تہٕ آفات نفسیاتہِ نش پاک گژھتھ طمعہو تہٕ ارمانو نش لاپرواہ آسہِ۔ تم یِوٚ دوے اَسن گمتی یوت تانیتھ تہِ زِ خدایہ سِندِس بلند درجس منز آسن نش گوڈنکس صفس منز آرام سان (درآرام) تہٕ خدایس رؤس آسن سارے نش بوٚٹھ کھٕتی ہتی۔ صفحہ نمبر ۱۷ آخری سطر۔

Who have left whole words material and hidden in the existence of Allah.

یِم چھُ یِتہِ فرماوان: الصوفی لا یملک ولا یملک۔

صوفی گوٚسہٕ یُمہِ سِندِس قبضس منز آسنہِ کہینی نہٕ آسہِ پانہٕ کانٕسہ ہِندِس قبضس منز۔

یہ عبارت چھ عین فناہچ، فانی صفت نہٕ چھُ مالِک آسُن نہ مملوک۔ تکیازِ مُلک (ملک) آسُن چھُ موجوداتس پیٹھ وجود آسُن۔ امہِ کلامُک مطلب چھُ یِ زِ صوفی نہٕ چھُ دُنیاوی ساز وسامانُک نہٕ آخری زیب وزینتہٕ منز کُنہِ چیزُک مالک آسن، تکیازِ سُہ چھُ پانہٕ تہِ کانٕسہ ہِندِس ملکیتس منز آسان۔ نہٕ چھُ پننہِ نفسکہ حکمُک پابند آسن۔ امہِ موجوب کہ غار سِنزِ خاہشہ تہٕ یرادٕ کہ پیٹھاولی ہتی چھ تمو آسان پان وبگلو وُمت۔ حتیٰ کہ غار

ہنٛزِ بندگی ہندِ طمع نش تہٕ چھُ سُہ آسان فنا گژھمت۔ یہ کلام مبارک چھ کریوٗٹھ تہٕ لطیف تہٕ۔ اتھ منٛزلس چھ صوفین ہنٛز جماعت ''فنائے کل'' ئ پٮ۪تھ تعبیر کران أمس کرو یہند بن غلط مقاماتن ہنٛز نشاندہی یتھ کتابہٕ منٛز۔ انشاءاللہ۔(See book Kashf-ul- Mehjoob)

تکیاز ِ معاملاتن تہٕ افعالن منٛز چھُ رسمِ مجاز ُک دخل۔ تہٕ اچ حقیقت چھ خالصتاً حق تعالی ہس یتی۔ یٮ۪لہٕ زن تصوف چھُ لؤکو نش دور روزنک ناو۔ تہٕ امہٕ خأطرٕ چھُنہٕ رسم مجازُک دخل ممکن۔

۴۔حضرت ابوعمر دمشقیؒ چھ فرماوان: التصوف روية الكون بعين النقص بل غض الطرف عن الكون۔

دُنیا ہس نقص تہٕ عیب چونظرٕ وٕچھُن بلکہ دنیا ہس نٕش بُتھ پھِرنُک ناو چھُ تصوف۔ مطلب چھُ یہ زِ دنیا ہس وٕچھو عیبہٕ تہٕ نقصہ چونظرو۔ تکیاز ِ یہ دٔلیل چھےٚ صفت بقاہچ۔ بلکہ کٔرِو دنیا ہس نش أچھ بند۔ تکیاز ِ یہ چھِ صفت فناہچ دٔلیل۔ امہٕ کنٛی یٮ۪لہ کایناتس پٮ۪ٹھ نظر آسہٕ۔ تہٕ نظر ہندِ حد پٮ۪تہٕ گژھِ نظرِ ہُند منٛزل تہٕ ختم دنیا ہس نش، أچھ بند کرنس منٛز چھُ ربانی بصرٕچ بقاء یانے خدایہ ہنٛدِ پزٕ بزناوُنکہٕ گاشُک بقاء......(دائمی پایداری) یانے یُس شخص پانس نش ناپٮ۪نا ''اؤن'' گژھِ وُسہ ہیکہٕ حقس وٕچھتھ تکیاز ِ ہستی ہُند ژھارن وول تہٕ چھُ طالبے آسان۔ أمی ہنٛز کأم تہٕ چھِ أمی ہے گژھان۔ یوٗتانیتھ زِ پننہٕ ہستی نش نبر نیرنس تہٕ چھُنہٕ سُہ کانٛہہ وتھ لبان۔ (نظر گژھان)۔

الغرض اکھ چھُ سہٕ آسان یُس پانس تہٕ وچھان چھُ مگر تِمس چھ ناقص نظر یوان۔ دوٚیم چھُ سُہ یُس پانس کُن نظر چھُ بند کران تہٕ اتھ چھنہٕ ہبکان وُچھتھ۔ تہٕ سُہ شخص یُس پانس وچھان چھُ اگرچہ پانس منز اَمس نقص تہٕ عیب نظرِ گژھان چھُ۔ مگر یہوے نظارٕ چھُ اکھ پردٕ۔ سُہ تہٕ وُچھان چھُ سُہ چھُ نظرِ منز روپوش (در پردہ) کھٔٹتھ روزان تہٕ یُس پننہِ ہستی وُچھأنی چھنہٕ سُہ چھنہٕ نابینائی منز پردن وٗلتھ روزان یانے بظاہر گاش نہ اسِتھ زانہٕ نس منز چھنہٕ تی آسان۔ اصلی پزر زانُن تہٕ عارفن نزدیک چھُ یہ مفہوم (کلی مراد) اصلی طاقت۔ مگر یہ قیام ٹھہراوٗ چھنہ امیُک شرح ''بعد از سوچ وادراک معاملہ''۔ (رجیدہ)

۵۔ حضرت ابوبکر شبلیؒ چھِ فرماوان:

التصوف شرک لانهٔ صیانة ایقلب عن رویة الغیر ولا غیر۔

تصوفس منز چھ شرک امہ کِنۍ گژھ دل غأرٕ ہِندِ (رویت) نظارٕ نِش بچاوُن۔ حالانکہ غأر آسنک چھنہٕ کانٛہہ وجودٕ ے۔ مطلب چھُ یہ زِ توحیدِ کس اثباتس منز چھُ غأرٕ سُند روایت شرک (روایت مطلب دیدار نظارہ) ییٚلہ نہٕ دلس منز غأرٕ ہنٛز کانٛہہ قدر و قیمت آسہِ تیٚلہِ آسہِ غأرٕ ہنٛزِ ذکرِ نِش دِل بچاوُن محال وُ مشکل۔

۶۔ حضرت حصریؒ چھ فرماوان۔

التصوف صفاء السرهن کدورة المخالفه

دل مخالفتکہ کدورتہٕ نِش پاک و صاف تھاوُنک ناو چھُ تصوف۔

مطلب چھُ یہِ کہ باطن تھاوُ یو حق تعالیٰ سٕنز ہ مخالفتہٕ نِش دور تہٕ محفوظ تکیاز
دوستی چھ موافقتُک ناو (اکھ اکس ہیو) تہٕ موافقت چھ مخاصمت ضد۔ دوستس
چھُ لازم زِ سار ہے دنیاہس منز گرِ و دوستہٕ سٕندِ بن حکمن حفاظت یِیلہ
مطلوب تہٕ مراد آسہِ اکُے تہٕ تیٚلہ چھنہ مخاصمت کانٛہہ گنجایش۔

۷۔ اخلاق۔ حضرت محمد بن علی بن امام حسینؓ، بن علی مرتضیٰؓ چھ فرماوان:

التصوف خلق ذاد علیک فی التصوف۔

پاکیزہ اخلاقن ہُند ناو چھ تصوف۔ یمس ییٚتاہ پاکیزٕ اخلاق آسن تیوٗتاہ
زیادہ آسہ سُہ صوفی۔ پاکیزہ اخلاقن چھِ زٕ قسم۔ اکھ حق تعالیٰ ہس سٕتی تہٕ
دویم خلقن سٕتی۔ حق تعالیٰ ہس سٕتی نیک خوئی چھُ یہِ زِ اَمی سٕندِس قضاو
قدرس پٮ۪ٹھ راضی روزُن تہٕ خلقن سٕتی نیک خویی چھُ یہِ زِ حق تعالیٰ سٕندِ تہٕ
مخلوق کس وہ تھنس بیہنس امیُک بار برداش کرُن، یِم دوشوے قسم چھِ
طالبس کُنٕے رجوع تھاون (کردار ادائی) تکیاز ِحقہ سٕندِ صفتن ہنٛز بے
نیازی یانے سُہ چھُ طالب سٕنزِ ناراضگی تہٕ رضا آسنس منز لاپروا۔ یِم
دوشوے چھِ وصف دیدار یا نظار توحیدس سٕتی جُڑتھ۔

۷۔ حضرت ابو محمد قرقشؒ چھ فرماوان زِ:

الصوفی لا یسبق همتد خطوته البتة۔

یانے صوفی گوٚ سُہ زِ اَمی سُند باطن گژھِ اَمی سٕندِ بن قدمن برابر
آسُن۔ مطلب چھُ یہِ زِ دل گژھِ مکمل طور حاضر روزُن۔

یانے دل گژھِ تتہِ آسُن۔ یتیتھ قدم آسہِ، تہٕ قدم گژھ تتہٕ آسُن ییٚتہِ

دِل آسہِ ،اکھ قول چھُ بیٚیہ زِ قدم گژھِ تہٕ آسُن ییٚتہٕ قول آسہِ ۔ یہِ چھُ حاضر آسنچ نشانی غارٕ حاضری رؤس ۔ اتھ برخلاف چھِ کینٛہہ لۆکھ یِتہٕ وَنان زِ خودی نِش غائب گژھتھ (خودی ترأوِتھ خداازٕ ھارُن) حقس ستی روزُن ۔ حقس ستی ظاہر موجودٕ آستھ خودی ستی نزدیک روزُن ۔ یہِ چھُ دوٚن جمع ہن جمعیچ ہنٛز قبیلہ عبارت ۔ تکیازِ ییٚمہِ وزِ بذات خود یانے خود بخود دیدار سپدِ تہٕ خودی نِش روزنہٕ غیبت (غیب آسُن) ۔ ییٚلہ تصور نظارہ (روایت) ووتھِ تہٕ حضوری بنہِ غیبتہٕ رؤس ،امہِ معنی ہُک تعلق چھُ ۔

۸ ۔ حضرت شبلیؒ ہنٛد امہِ قولہٕ ستی یوان:

الصوفی یدی فی الدار من مع اللّٰہ غیر اللّٰہ ۔

صوفی گوٚسہٕ یُس دوٚن جہانن منٛز سوائے خداوٕ چھنہٕ کینٛہہ تکیازِ بندہ ہنٛز پۆرٕ ہستی چھےٚ غارٕ (وِپر) ییٚلہِ نہ سہٕ غارٕس وُچھِ تہٕ پانس تہِ وُچھنہٕ ۔ پننہِ نہ آسنہٕ تہٕ نہ آسنہِ نِش گژھِ پورہ پأٹھی فارغ ۔

۹ ۔ حضرت حضریؒ چھ فرماوان: (صفحہ نمبر ۵۷ کشف المحجوب)

الصوفی لا یوجد بعد عدہ و لا یعدم بعد وجودہ ۔

صوفی معدوم (رحالت دنیاہ نِش لاطمع) گژھنہٕ پتہٕ چھنہٕ ہستی ہُنٛد طمع کران ۔ تہٕ موجود گژھنہٕ پتہٕ چھنہٕ معدوم گژھنچ خاہش کران ۔ مطلب چھ یہِ زِ یہِ کینٛژھا سہٕ لبان چھُ سہٕ چھنہٕ گنہِ حالتس منٛز راوٕ راوان یہِ تمس راوان چھُ تہِ چھنہٕ گنہِ حالتس منٛز حاصل کرنچ کوشش کران ۔ امیک دویم معنی چھُ یہ کہ امُ سُند حاصل (یافت) چھنہٕ گنہِ پأٹھی لاحاصل گژھان

تہٕ أمی سُند نایافت چھُنہٕ کُنہٕ پأٹھی حأصل بنان۔ تاکہ اثبات بے نفی تہٕ نفی بغیر اثبات گژھہِ۔

امہِ کلامُک مقصد چھُ یہ زِ صوفی سٕنز بشریت کُلی طور فنا (ختم) گژھتھ، أمی سُند جسمانی گواہ (اعضاء بدن) گژھن أمِس نِش دوران۔ یم أمی سٕنز نسبت (تعلق) گژھنہٕ سارٕوے نِش منقطع (الگ) تاکہ بشری راز گژھنہِ کأنسہ ہٕندِس حقس منز ظاہر۔ یوتانیتھ زِ یہ فرق گژھہِ پنہٕ نِس عینس (اصلس) منز جمع گژِھتھ لبہِ پانس منز ٹھہراؤ۔ (اپنے آپ قیام پا جائیں)۔ یہِ صورت حال چھ دون نبین منز ظاہر گمٕژ۔ اکھ حضرت موسیٰؑ، یمہٕندس وجوٗدس اوس نہٕ عدم یانے (سوٗرے حأضر)۔ یوتانی زِ تمو دعا کوٗر:

رب الشرح لی صدری و یسرلی امری

میانہِ ربا میٚہ کر شرح صدر (قلب وسیع) عطا تہٕ میون معاملہٕ کر میٚہ پٮ۪ٹھ آسان۔

دویم ذاتِ مبارک أسی سأنی رسوٗلِ محترم ﷺ یمہٕندس عدمس منز اوس نہٕ وجود ے۔ یتھ پأٹھی تمن ارشاد سپُد:

الم نشرح لک صدرک۔

کیا اسہِ کوٗر نا تُہندِ خاطرٕ شرح صدر۔ أکی نبین کوٗر آرایش یانے زیب و زینتہٕ تہٕ مزینہ حأصل گژھنہٕ موجوٗب ربس درخاس۔ مگر دویمن دِتُن، زیب و زینت پانے یمٕ نہٕ دُعا اوس کوٗرمُت۔

١٠۔ حضرت علی بن پندار صیر نی نیشاپوریؒ چھ فرماوان:

التصوف اسقاط الرویه للحق ظاهرا و باطنا۔

تصوف چھُ یہ کہ صوفی وُچھنہٕ پنہٕ نس ظاہری و باطنس منز حق کہ موجوب پانس کُن یا نے پننہٕ لاگ تھاونہٕ پانس کُن۔ چنانچہ ییلہٕ تہٕ ظاہرس پیٹھ نظر تراوِوتہٕ ظاہرس منز لُبو نشانِ توفیق۔ ییلہٕ تہٕ وارٕ سُنو تہٕ ظاہری معاملات وُچھو توفیق حقہ کس مقابلس منز تہٕ مچھہٕ ہنز پکھہٕ برابر دِیو نہٕ کانہہ وزن (بار) تہٕ ظاہر وُچھن تراوِو۔ ییلہٕ وارٕ غور کُرِو تہٕ باطنی معاملاتن وُچھو تائید حق کس پہلوس منز تہٕ دِیو ذرا بھر کانہہ وزن۔ لہٰذا باطن وُچھن تہٕ تراوِوتہٕ کریوٕ پوٕر پوٕر حقُک مشاہدٕ۔ ییلہٕ حقُک مشاہدہ کُرِو نہٕ پنُن پان تہٕ ہیکونہٕ وُچھتھ۔

١١۔ حضرت عمر بن احمد مقریؒ چھ فرماوان:

التصوف استقامۃ الاحوال مع الحق۔ (ص ،٤٧، ک ،م)

حق تعالیٰ ہس ستی احوالن ہنز پایداری ہُند ناو چھُ تصوف۔ مطلب چھُ یہ زِ صوفی لؤکہ بدلین نہ کُنہ تہِ حالس منز نہ گژھن کُنہِ غلط وتہِ کُن مبتلا۔ امہِ کِنی زِ یمہٕ سُند دل گردشِ احوالہ نش محفوظ آسہِ، سُہ چھنہٕ درجہ استقامتہِ (مضبوطی پایداری) پیٹھ وُسی ہیوان۔ نہ چھُ سُہ حق تعالیٰ ہس نش دور روزان۔ اعادہ

گوڈہ صفحہ کہ تحریری

جناب قوشنجہ ہندِ گوڈِ صفحس پیٹھ لیکھی متین ارشاداتن ہُند کینہہ

نصائح ۔ پرٕ وبیٚہ ۔ تصوف کِبن معاملاتن بحوالہ معانی وحقایق یِم تہٕ اظہار بیانات طریقت کِبو مشایخو گرٕی ہِتی چھِ یِم ذکر منٛز اٮ۪ی ہِتی چھِ ارشادات طالبن ہٕندِ حق ژھارنچہ رہنمائی منٛز کافی ۔ مگر یِم تصوفکی منکر چھِ یِمن نِش گرٕی تو دریافت زِ تصوف کہ انکار کرنہٕ منٛز کیاہ چھُ تِہُند مُراد ۔ اگر محض امہِ کِس ناوس چھُ انکار تہٕ اتھ منٛز چھنہٕ کانٛہہ حرجہ یا ضد ۔ مگر یِتھ پاٹھی امہِ کہ معنے تہٕ حقایقہ نِشہ انکار کرُن چھنہٕ لازم بنان ۔

تمہِ پتہٕ تہِ اگر تِہُنٛد امیٚک معانی تہٕ حقیقتہٕ نِش انکار چھُ تہٕ یہِ انکار چھُ تیٚلہِ کُل شریعت اسلامُک انکار بنان ۔ یُتُے یوت نہ بلکہ چھُ یہِ حضور اکرم ﷺ سٕندِ بن اخلاقِ حمیدن تہٕ مجموعہ خصایلن تہٕ اسوہ حسنس تہٕ وننہٕ پننہٕ وول انکار بنان ۔ تہٕ امہِ انکارٕ پتہٕ چھُ پوٗرٕ دین ریاکاری بنان ۔ بہٕ چھس دعا کران کہ اللہ تعالیٰ بناوِن توہہِ یُتھ فرمانبردار تہٕ نیک یِتھ پاٹھی تمی پننی دوست بناوی ہِتی چھِ ۔

بہٕ چھس وصیت کران ۔ کہ خدا سٕندِ بن دوستن ، وٗلین تہٕ حق ژھارن والین صوفین سٮ۪تی تھاو یو حق وانصاف زیرِ نظر ۔ دعویٰ گرٕھن کم کرٕنی تہٕ اہل اللہ ہن سٮ۪تی تھاوِ واعتقاد و باللہ توفیق ۔

☆☆☆

یہِ کتاب پٔرِ ی مٕتین باپتھ

یہ سأری کتاب یوس موجودز مانچو لیٚچھ مژ و کتابو منز نادر دستاویز بحوالہ پزر بہ مشاہد مذاہب تہٕ خصوصاً جناب علامہ مودودی صأبنس أکس خاص الخاص موضوعس پٹھ یمہِ کنٕز مسلمانن پانہٕ وأنی حدِ آخرس تانی اختلاف روزان آمُت چھُ ـ چھُ فکرِ منز انہٕ نس لایق ـ توحید تہٕ اچھ زان یا تعلیم خود مسلمانن تان نہٕ واتنہٕ کنٕز زیادٕ تفرقہ پأدٕ سپدان آمُت ـ عالم اسلامس منز چھُ امہِ کھوتہٕ زیادٕ لوے خوے بٔنیہِ تہِ أکس موضوعس کُن یانے تصوفس ستی رودمُت ـ تعلیم اصل اسلام دستور دیُن یانے نظام خلافت و امامت بروئے زمین تہ امیٚک خألق تہٕ کُل خألق پر بزناوٕنچ راہ عمل یُس ہر توحید زانن وألی ہنٕدِ ایمانی قوت بنان چھُ، چھُ تصوف ـ یوٚ دوے یہِ فکر تہٕ سوچس منز نہٕ یِنہٕ موجوٗب گوٚس تہٕ کنہِ ہاپنٕبن ہش عمل گمٕژ چھےٚ تہٕ یوٚ دوے یتھ ریاستس منز زیوٗ کلف تہٕ دیدن ذہنی پسپائی تہٕ پرانن ہٹٕ لُوم بٔک چھُ گومُت ـ مگر یتھ عنوانس توحیدس تحت تشریحاتن تہِ امہِ کٕبن جوابی تھزرن بہ ذات خود ترجمہ کار جناب رجیدہ صأب تہِ حصہ نوان چھُ ـ مگر

امیک بوڈ حصہ دار چھُ علامہ مودودی تہٕ جناب داتا گنج بخشؒ ۔ یمن پیٹھٕ لیکھمٕژ
کتابہٕ دقیق تہٕ سخ اردوہس منز موجود چھےٚ ۔ کأشرِ زبأنی منز چھ یہ امہٕ قسمچ
گوڈنیچ ڈألی تہٕ اتھ زبأنی منز یہ لیکھنس زِ توحید تہٕ تصوف مہ گرِو الگ
الگ ۔ یوٚ دوے یتھ کتابہِ منز عالمکو بزرگو حضراتو پننہ پننہٕ علمی تہٕ بصیرتی
مشاہداتو ستی فکرِ تہٕ سوچ بیدار کرنس منز کانہہ بخُل چھنہٕ کوٚر مُت ۔ توٚکنی پز
ہر مسلمانس بحیثیت مسلمان پننہِ نس روزی کماونس ستی یہ ملوٚ اڑک سبق
دیُن تہٕ رزقس حلال کرنُک حصہ بنأوِتھ، حکم انسانیت تہٕ آفاقی دستور پنُن
لایحہ عمل بناوُن ۔ سارِوے کھوتہٕ یہ زانُن کہ توحید چھُ لا الٰہ الا اللہ مگر یم
شبےٚ حرف چھ آدمہ ہند پیٹھے ہر کانہہ تہِ مذہب پالن وول نکھ والان ۔ مگر
مولودِ اسلام چھُ صرف محمد رسول اللہ ﷺ تہٕ سید البشر ﷺ انسان تہٕ ملک تہٕ
وجودِ وعکس نورِ احدتہِ درجلال وجمال ۔ یہ پزر ہیکو نہٕ مشرتھ یا سہل زأنتھ
کہ دستور دین کتاب وسنتس بمطابق پیراونک مخلصانہٕ اقدام کوشش تہٕ
خدمت نظرہ تل أنتھ چھُ مولانا مودودی نظام شریعت انسانی تہٕ خصوصاً
مسلمانی یتھ دنیا ہکس اسلامیاتس تمہِ عنوانہٕ درتحریک پیش کوٚر مُت، یمہِ
موجوب خدالیس یہ دستور سوزُنک ضرورت پیوٚمُت چھُ تہٕ اتھ مسلم زندگی
ناوتھوومُت چھُن ۔

امہِ جسمُک زُو زبتہٕ یتھ اصحاب صُفہ بنیاد بنان چھ تہٕ قربت خدا
حاصل کرنہٕ خاطرہٕ یم علمیات مشقت ومجاہدات پکہٕ ذرایعو ہیچھناونہٕ آمتی
چھِ ۔ یتھ مجموعی ناوتصوف ٹھہریومُت چھ ۔ یتھ پأٹھی یم دوشوے محرکات

جسم تہٕ جان توحید تہٕ تصوف بنان چھُ ہیکہِ نہٕ اتھ کانٛہہ پٔز یور مسلمان منکر
گژھتھ یا نے جہاد اکبر کہ طاقتہ یزدانی ستی زینت خلافت بحال انن۔
مثالہ پأٹھی فتح مکہ خأطرٕ جسمٕک مضبوط یا مسلح یا اور دور آسُن تہٕ اتھ منز
طاقتِ ایمانی روچ پایداری تہٕ جذبہ یزدانی حاصل آسنی چھ یم زٕ تھمب
یانے توحید تہٕ تصوف علامہ صأبن نظام شریعتس دربردنہٕ خأطرٕ پننی زندگی
وقف کرٕ منز چھ۔ تہٕ اتھ گلستان روحانتیس بعد حأصل خلافت لأزمی بجا
اننہٕ خأطرٕ ازلہ پیٹھ صالحین، سالکین، قانتین، مشائخن، فقراء، اولیاء اللہ
یتھ دنیاہس منز پروردگارن أنی متی چھ یم چھ تم پننی خدایی بہ ظہور ہاونہٕ
موجوب درمخلوق سوزٕمتی۔ تہٕ یہندِ ڈسی یہ کینژہا خدمتِ دین سپد مُت چھُ
تتھ چھُ کینژھن ظاہری علم کم تہٕ عملی کردار زیادٕ۔ یانے علم لدنی، علم ولایت،
کشف وکرامت، بیترِ بیترِ۔ تمن چھُ عطاء آمُت کرنہٕ تہٕ یمن سارنے
بزرگانِ خدایس پتھ آنحضورن ﷺ ہنز خوشنودی ایمان باللہ رودمُت چھ۔
بڈٕ تہٕ بنیادی کتھ چھ یِ کہ صوفی تہٕ صوفیت گژھنہٕ شعبہ بے حرکت
و بے حبس، بزدلی، مستانہ پن، گبون، نژُن، بانڈہ تہٕ مسخری، بھنگ و
چرس، غلامی ہُند زولانہ بننہٕ یُن دِنہٕ۔ امن تہٕ اقتصادی ترقی ژھارنہٕ
خأطرٕ سگِ دنیا بنتھ دین اسلامہ خأطرٕ یزیدیت سگہ ناونہٕ ین۔ زأنو دین
گژھنہ تصوفچہ ژادرِ منز روپوش یُن کرنہٕ۔ یہ زن یتھ ریاستس بنتھ آمُت
چھُ۔

یہ تہٕ چھنہٕ مَش ڈُن زِ صوفیانہ زندگی اکھ طاقت یزدانی سمجھتھ دینی

اصولات زندگی ہندٕ بن شعبہٕ جاتن پېٹھ سرس أنتھ عملاوُن۔ نُصرت خلافت زُوٕ کھوتہٕ مقدم زانُن۔

وومید چھ زِ توہہِ ترِ فکرِ تہٕ فرقہٕ بندی مُشر رأوِ وٕتیچ برونٹھمو زمانو کھوتہٕ یتھ وقتِ دجالس منز سبٹھاہ اہم ضرورت چھِ۔

خدائے ذوالجلال دِین یاپن شاف تہٕ گرِن پننہِ انسأنی تہٕ اسلأمی دینگ ہدایت۔ آمین۔

کل عالم بنِنٕ امن وسلامتی تہٕ پزٕ رٕچ روزن جائے۔

☆☆☆

حقیقی تجزیہ

(توحید و تصوف کی کتاب سے)

علامہ مودودی صاحب کی وضاحت تصوف کا نچوڑ

کتاب وسنت کو برسرزمین کے اکثریتی مسلم ریاستوں پر لاگو کرنے کی علمداری کا دستور، آخری دین اسلام ہے۔ اس دستور کے بغیر کسی کی حاکمیت یا بشری قانون سے معاشرہ تعمیر کرنا خداوند کی اعلانیہ بغاوت ہے۔ اس لیے سید البشرؐ جناب پیغمبر کی اطاعت، اطاعتِ رب ہے۔ اس میں تردید و ترمیم کسی کی مجال نہیں اور یہی شریعت جو مسلمانوں کے پاس قرآن وحدیث کی صورت میں موجود ہے۔ اسی کے مطابق مملکت قائم کرنے کے لیے علامہ مودودی نے حتی المقدور علمی کمالات سے اپنی پوری زندگی وقف کرنے کی توفیق پا کر دین عہدہ خلافت سے جڑوانے کی سعی کی ہے۔ اس کے نظریہ کے مطابق تصوف کی اصطلاحیں یوں تسلیم کیے جائیں یعنی پیرومرشد کے بجائے امیر و مامور خلیفہ کے بجائے ''نائب''، ''بعیت'' کے بجائے اطاعت امر خانقاہ کے بجائے تربیت گاہ۔ سلسلہ میں داخل

ہونے کے بجائے تحریک کا ساتھ دینے اور جماعت میں شامل ہونیا مراقبہ کے بجائے تفکر وتدبر، مجاہدوں اور ریاضوں کے بجائے جہد و جہد، قربانی اور جانفشانی وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں، راہِ سلوک کے راہوں کو تکمیل مقامات کی رو سے مختلف نام دینے کے بجائے رکن ۱، ۲، ۳ کہتے متوکلین علی اللہ کو ہمہ وقتی کارکن ...... عہد نبوی عہد صحابہ، عہد تابعین بلکہ خود دورِ اول کے صوفیاء کے یہاں بھی اس زبان ۔ ان الفاظ ان اصطلاحات کا نام ونشان تک نہیں ملتا۔

(صفحہ نمبر ۱۶۰ تا ۱۶۱) ریکارں از تحریرات مولانا مصنف مودودی اور تصوف از شیخ احمد نانڈیڑ (دکن)۔

جناب داتا گنج بخش کے تناب صفحہ نمبر ۱۱ پر اس طرح ماخذ تحریر و تواریخ ہے۔ جناب پیغمبر اسلام آخر الزمان نے مسجد نبوی کے قریب ایک چبوترہ صفحہ تعمیر کروایا تھا اور اُن کے لیے جاء پناہ دی جنہوں نے ترکِ دنیا برائے اذکر اللہ کیا۔ یہیں سے انہیں صحابہ صفہ کہلایا جانے لگا۔ یہ غریب و نادار محض اللہ اور رسول کی محبت میں مکہ سے اپنا گھر بار چھوڑ کر دیا رِ رسول میں آ گئے ۔ یہی حضرات دورِ اول یا دورِ رسالت خلافت راشدہ کے ارباب تصوف ہیں، تصوف کا دوسرا دور تابعین کا دور رہا، ایک سو سال تک چھایا رہا یعنی ۳۴ ہجری سے ۱۵۰ ہجری تک اس دور کے دو صوفی حضرت بصریؒ اور حضرت اویس قرنیؒ دورِ رسالت میں بہ حیات تھے۔ دورِ تبع تابعین ۱۵۱ ہجری سے مطابق ۷۶۸ عیسوی سے ۳۵۰ ہجری مطابق ۹۶۱ عیسوی تک

متعین کیا گیا۔ زھاد، عباد اور ساک حضرات کو صوفی کے لقب سے یاد کیا جانے لگا۔ جونہی اور جب سے پہلے استعمال (صوفی) ابوالہاشمؒ المتوفی ۱۵۱ ہجری مطابق ۷۶۸ عیسوی سے ہوا۔ دنیائے تصوف میں سب سے پہلے صوفی سے مخاطب کیے گئے۔ اس طرح دورِ متاخرین میں مولانا جلال الدین رومی گنے جاتے ہیں (تا صفحہ ۱۴ کشف المحجوب)

آپ سب علمی تحقیق کے بناء ہی محترم علامہ صاحب اور داتا گنج بخشؒ کے تواریخی سندات مدنظر رکھتے ہوئے دور تصوف کے ابتداء اور حقیقی تصین میں حق بجانب بنیں اور اس شعبہ علمیات میں ضدی اَنا سے دور رہیں۔ دوسری بڑی اور اہم بات بلکہ خدارسائی کا دینی معاملہ وامورات جنہیں بنظریہ علامہ دینی معاشرہ حاصل کرنے میں مذکورہ اصلاحیں اور اصطلاحین کے بجائے تسلیم کر کے عملائی جائیں، اہل صوفیاء کو کوئی اعتراض نہ ہو سکتا۔ لیکن ان درجات اور منصبہ کے الفاظ اور اصلاحیں خود بخود علامہ کی وضاحت دورن نیات واعمال کی کارکردگی تصوف کی پہچان میں نمایاں کرتا ہے کہ جناب علامہ بلا کسی شک وشبہ کے دنیائے تصوف کی عمیق کے کنارے کبھی نہیں گذرے ہیں۔ اس لیے تحریک جمعیت سے گذارش کے سوا اور کوئی مداوا نہیں ہو سکتا کہ وہ توحید اور شرک کے اہم نزاکتی معاملات میں اپنی ازدواجی زندگی کے ادوار مشاہدات کے مطابق دین کے اصولات اتحاد میں بخل سے کام نہ لیں۔ پھر بے درس دیں کے مسلمانان کے ہوتے ہوئے پیشہ اہل معاش کے عالموں کے ساتھ پنجہ کشی

کے مبدل اتحاد المسلمین کا رتبہ پالینے میں رب العالمین سے دست بدعا ہو کر عینِ دین ثابت ہو جائیں۔

پھر سے ضرورت التماس آگاہی ہے کہ تصوف کے متعلق باہم مسلم حلقے تحریک جماعت سے ان کے وجود ماخذِ عملیات میں مختلف النوع بنیاد ہی نہیں رکھتے بلکہ سرے سے نارسائی والاشرعی معاملہ قرار پایا گیا۔ جس کو اتحاد کے واسطے صبر و برداشت اور عمل و فہم کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں۔ امید ہے کہ آپ بھانپ بھی لیں اور جانچ بھی عملائیں۔

رب ہماری توجہ قبول فرمایئے۔ اتحاد ملت نصیبِ مقدر کرے۔ آمین۔

واقف و گواہ

رجیدہ

گذارش بہ قارئین کتاب

محترم قارئین کرام: انسان دوست حضرات اور ہر کسی مسلک سے جڑے مسلمین، اس مخلص کوشش کو دیانت، مخلص اور صبر و تحمل سے بھرپور مطالعہ کریں۔ سال ۲۰۰۹ء میں اس کتاب کو مسکن رجیدہ پر ہی اجراء کیا گیا تھا، لیکن زبان کشمیری کے رسم الخط میں چند نئی ترمیم و ترکیبات کی خامیوں نے اسے بازار میں لانے سے رکوا دیا۔ پھر متفقہ اور من جملہ ادیبان کے مخلص رائے پر اسے محترم ظریف احمد ظریف کی اصلاح کاری میں دیا گیا۔

یہ ایک کٹھن دینی نزاکت سے مناسبت رکھتے ہوئے اصلاحِ رسم الخط گراں قدر وقت کی مصروفیات کا تقاضا ہے۔ جو محترم ظریف صاحب نے انسان دوستی اور اتحاد مسلمین کے جذبہ میں انجام دیا۔

دنیائے علم و عقل اور نظام مصطفویؐ میں خوشنودی اور رسائی رب کی رائیں تلاش اور عمل دین اسلام کا نام ہے۔ اس لیے آپ علامہ مولانا مودودی اور داتا گنج بخش لاہوری کے تحریکی کُتب کے ترجمہ بزبان کشمیری یہ تحریری دستاویز ممکناً پہلی بار پائینگے۔

جب کہ مذکورہ بزرگان کے نوشتہ بیانات سخت اُردو، فارسی اور عربی زبان میں ہیں جنہیں کشمیری میں ترجمہ کرنا عجوبہ سے کم نہیں۔ پھر بھی اس

طرز کاوش کو مصنف نا مکتمنی ہی سمجھتا ہے۔اس لیے آپ مودودی صاحب کی کتاب بنام ''مولانا مودودی اور تصوف'' پھر جناب داتا گنج بخشؒ کی کتاب'' کشف المحجوب'' کا سیر مطالعہ میں رہنمائی کرسکتے ہیں۔ رب ہمتِ دین اور حلال کمائی نصیب کرے۔

نوٹ: اب کے بار ۱۶ر جولائی روز ہجرت آں جنابؐ اس کتاب کو معنون بنام شہید دختر مئی ۲۰۰۴ء کے اجرا کرنے کی سعی بار آور ہوگی۔ انشاءاللہ۔

مصنف وترجمہ کار

رجیدہ، پیٹھ دیالہ گام

طالبانِ دُعا

(۱) وسیم احمد آہنگر
ولد غلام احمد آہنگر

(۲) مولوی نذیر احمد کنی محلّہ
ساکن کھنموہ، سرینگر کشمیر

(۳) رُمیسا حسن، شوپیان کشمیر

(۴) گل فاروقہ با محمد اشرف
حافظ باغ سرینگر

(۱) سجاد احمد ترالی (زرگر)

(۲) محمد مقبول شاہ ورفعت
نزورہ، عیدگاہ، سرینگر

(۳) ارچنا در دختر ہری کرشن، جموں

(۴) سنیل رازدان، سرینگر

چہ عجب

یا الٰہی عشق اشک چہ عجب
سوختہ سوختم در عشق این غضب

نالیدم صباء و مسا ایں چہ کسب
ازاں پارہ پارہ ام ایں غضب

از جہاں بر افروختم ز نقب
شب و روزم از دست بُردی این غضب

عاجزم از فتنۂ تو پیدا کرد
ایں بحر نا پید ازل ایں غضب

از وجودے ایں سجودے من شہود
در دہر بریاں منم ایں غضب

آرے تو آفرید ایں و آں خدا
طیورے غرض بودے ایں غضب

از لباسے او کہ آمد احمدؐ
خرد منداں ہوشیار داری ایں غضب

از زبانِ رجیدؔ طایر لا الہ
کیت باقی کہ عیارے ایں غضب

☆☆☆

۲۷ رستمبر ۱۹۷۷ء

تصانیف رجیدہ

۱۔مناقب اولیاء اللہ۔(۱) خصوصاً نقشبندیہ،سہروردیہ،فنافی الشیخ

۵جلد،۱۹۸۱ء

کشمیری غزلیات معہ مناقب

☆ندا امتکی آلو" ☆"خوٗنِ جگر چوم" ☆"عشقہٖ بُنَر"

☆"آشہِ ہتٕی پوشہ پھٕتٕی"۔

اُردو غزلیات"سوزِ جگر"مجموعہ اُردو غزلیات۔

☆مکمل سوانح فقیر سلطان ۱۹۰۷ء تا ۱۹۹۰ء۔

☆اُسی اُسی زٕ ے،فنافی الشیخ۔اسراری تحریرات۔آنسوں کے شعلے

☆وجودِ شاعری تہٕ تصوف۔آہ مظلوم کشمیریاں۔☆توحیدۃ تصوف

حجت علم اور زبانِ روح۔فقر کی بےرُخی (بعد سُلہ صآب)

مندرجہ بالا میں مناقب کے پانچ جلد چھپ چکے ہیں،نثر کے پارچے در

انتظار طباعت ہیں۔ اجرائی ۱۲ حصے

تمام عاجز و نادم مقتدین سے اپیل ہے کہ اس ادارے اشک ریزی کے بعد ہمیں

اس امتحانی تعزیت خانہ کے حق میں دائمی نصرت در روزگار کے لیے دعا کریں۔

بشیر احمد۔گُل فاروقہ،پیٹھ دیالہ گام

نوٹ:آج ۱۶ جولائی یہ کتاب اجرا ہو رہی ہے۔

از شُر اجلے چھے یہٕ کتاب توحیدۃ تصوف اجرا کرنہٕ یوان۔انشاء اللہ

شکوہ بہ تو یارب

کس پاداش میں تو لے گیا شہنوازہ کو یا رب
عجب حسرت عقل لا جواب یا رب

جہاں ذُریات کو پالا جاتا تھا دائم
یہاں ہی موت کیوں ہوگئی بے ادب یا رب

کاروان اسماعیلی زنجیر سہروردی
فقرا کے کربلا میں ذکریا ٹھہرے یا رب

وہ اَدھ کھل گلاب یکتاء غریب نواز پنہاں
اُس کی تلاش انہیں ہم پاش پاس یا رب

یہ امتحان کیسا برداشت بشر سے یا رب
اُسے جنت کی کنجیاں حوالہ نصیب ہوں یا رب

وجودِ گل نوازہ دائم بر عرش و فرش
ہر پتہ پتہ میں وہ شہود رکھنا یا رب

اعتماد ضمانت رگ رگ توکل الا اللہ
معلوم نہ تھی عزت شہادت قربت یا رب

در خانہ سخاوت مخلوق جن و اِنس ہم طیور
اب کے تاب محشر دستِ ساقی وہ یا رب

خانہ فقر میں مخز ہر نفس منصقش کھلتی
افسوس تاراج ہو کے یہ خانہ بے شباب یا رب

کربلا کی یہ تحریر نامہ پیش رب محشر پھینکوں
آہ وہ امام زادے جستجوئے بے آب یا رب

خانہ نوازہ ابھی ہی ٹِکتا قدم در دنیا
چھین لی امید بہار شاہنوازہ بے خواب یا رب

بحر آنسوں میں دل جلتا دیدہ تھکاں آہ وداع
بر ارض زیر آسماں رجیدؔ بے رکاب یا رب

شہید دختر رجیدہ

جنوری ۲۰۰۴ء

برادرِ قلندر ادیب، جی، ایم رجیدؔہ صاحب

تسلیمات!

آپ کی یہ تالیف وتصنیف ''توحیداور تصوف'' حرف بہ حرف پڑھ کر اپنی بساط کے مطابق اس میں کہیں کہیں پر وارِدِ اغلاط اور اِملا کو دُرست کرنے کی دیانتدارنہ کوشش کی ہے۔تاکہ اُوروں کی نظر میں ایسی سہواًہوئی خامیاں کتاب کی اہمیت اورافادیت میں حائل نہ ہو جائیں۔

امید ہے کہ آپ کے توقعات کی موزوں حد تک عمل ہوئی ہوگی،اور دلِ رجیدؔہ رنجیدہ نہیں بلکہ خوش وخرم ہو جائے۔

طالب طلب اسرار

ظریف احمد ظریف

سری نگر

۱۳ فروری ۲۰۱۱ء

مسلم گذارش

محترم قارئین ! اس صفحہ کتاب تک آپ بخوب نہیں تو بھی بانی جماعت اسلامیہ کے توحیدی مشن سے آگاہ ہوں گے کہ جس شعبہ عملیات کی طرف اس کے اکابرین کو سمجھانے کی کوشش کی گئی وہ راہِ راز برائے رب رسائی، رب کی پہچان سے جڑنے والی دنیائے غیب ان کے حس تک نہیں آیا ہے۔ جیسے کہ زمین کا آسمان اور آسمان کا زمین نہیں سُن پاتا۔ یہ اُمت مسلمہ کے لیے بڑی بدقسمتی ہے۔ توحید سے بغلگیر مسلم اُمہ اُس حس تک نہیں پہنچتی ہے جس کو تصوف کا نام دیا گیا ہے۔ یہ ضدی اسباق علماء سے اُس دردِ دلی سے واضح نہیں کیے گئے کہ جماعت کے پیروکار توحید کے ساتھ تصوف یعنی ذریعہ قریب الٰہی عملاً مشاہداً حاصل کرنے کے اہل بنیں۔

مودودی صاحب دورِ اول سے اصحاب صفہ کو دیکھتے ہیں لیکن اُن کی بنیادی اہمیت کو نہیں، اب پڑھئے کہ کس طرح تصوف دورِ اول سے ہی شروع ہوا اور مسلسل تا ایں دم جاری ہے۔ اس کتاب کو مسلم اُمت اور ہر فرد کے لیے زمانہ کا انمول بے باک تحفہ تواریخ سمجھ لیجیے۔ خوب مطالعہ کے عمل پیرا ہونے کی توفیق ملے۔

You are sure that Allah has created creaure for Prayers even gohsts

و ما خلقت الاجن و الانس الا یعبدو ن

But Alama had ignored Allah's nearnees ways by azkurla to get tetmainal qaloob paths. It is why they are not accepted for Khelafat by him .But it is even very sorry on the part of Muslims who owned their tombs only for gathering wealth and has forgot what they did who are bodyly under their tombs. How strange and selfishnessit proved that such people who have been assigned for religious mission. Shrines occupied for earning wealth fixed and material progress, then doesnt disclose oriion of islam for muslim world Allah ordered muslims one imam for muslims for whole world and Quran the upper most ruler on the land throuh Mohammad PBUH.

it is why that Madoodi has awakened muslim generation but not lead and missed jihadi akbar or the way of recognisation Allah the great through soul who is alive for ever and shaheed bodies granted (Al Quran)

i hope that fllower of jamati islamia will accept "bashri error of Madoodi". let every muslim come to know tesawoof and real way nearness to Asllah

12 Mahram 1432.

تصوف کی روح وجان

ایمان کا پیمانہ عمل کا میزان

قرآن وحدیث میں تصوف کا لفظ کہیں استعمال نہیں ہوا ہے اور نہ ہی صدر اسلام کے ادب میں اس کا کوئی ذکر ملتا ہے۔ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جن بہترین انسانوں کو آپ کا فیضانِ صحبت نصیب ہوا، وہ صحابہؓ کہلائے۔ جو لوگ ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی صحبت سے فیضاب ہوئے وہ تابعین کہلائے اور اُن سے رہنمائی کا شرف حاصل کرنے والے تبع تابعین کے نام سے معروف ہوئے۔

خلافتِ راشدہ کے بعد دین سے نہایت زیادہ شغف اور انہماک رکھنے والے عبادت گزاروں کے لئے زہاد اور عباد کی اصطلاحیں رائج ہوئیں۔ ابتدائے اسلام میں مومنین صادقین کے لئے مثالی زندگی تقویٰ، تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن سے عبارت تھی۔ تصوف یا صوفی کا لفظ دوسری صدی ہجری کے وسط تک مستعمل نہیں تھا۔ تصوف کا مادہ دراصل صفا سے ہے جس کے معنی پاکیزگی کے ہیں۔ لفظ صوفی کے مادّے کی مختلف تعبیریں کی گئیں ہیں۔ اکثریت کی رائے میں یہ لفظ ''صوف'' (اون یا پشم) سے مشتق ہے۔ صوفیانہ

ایک قسم کا پودا بھی کہلاتا ہے۔ صوفیا یونانی لفظ ہے جس کے معنی حکمت الٰہی کے ہیں۔ صوفہ ایک قدیم قبیلہ کا نام بھی ہے جو کعبہ کا خادم تھا۔ بہت سی احادیث مبارکہ سے یہ حقیقت بھی ثابت ہے کہ رسول اکرمؐ نے اونی لباس زیب تن کیا ہے۔ پرانے ادوار میں صوف کا لباس سادگی اور درویشی کی علامت سمجھا جاتا تھا اور یہ لفظ ان زہد وتقویٰ اختیار کئے ہوئے لوگوں کے لئے استعمال ہوتا تھا جنہوں نے سادگی کو دینوی عیش وعشرت پر ترجیح دی تھی۔

ایک نظریہ کے مطابق تصوف کو اہل صفہ سے نسبت ہے۔ اہل الصفہ وہ درویش صفت زاہد تھے جو عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں مسجد نبویؐ کے شمال میں صفہ یا چبوترے پر زندگی گزارتے تھے اور ہمہ وقت یادِ الٰہی میں مشغول ومصروف رہتے تھے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اصحابِ علم روحانی یا معرفت سے لبریز شخصیات کو کیوں صوفی کہا گیا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ان کا نصب العین باطنی صفات سے اپنے آپ کو مزین کرنا تھا، اس لئے وہ صوفی کہلائے جانے لگے۔ دوسری وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور بیشتر صحابہ کرامؓ کے عمل کے مطابق وہ حضرات اکثر صوف یا اون کا کپڑا پہنتے تھے، اس نسبت سے بھی وہ صوفی کے نام سے معروف ہوگئے۔ ان تمام ظاہر وجوہ سے قطع نظر تصوف کی اصل ''احسان'' ہے جو رسول اکرمؐ کی اس حدیث پاک پر مبنی ہے جو حدیث جبرئیلؑ کے نام سے معروف ہے۔ جب صحابہ کرامؓ نے آپؐ سے تعلیم وتربیت اور اسلام، ایمان اور احسان کے معنی ومطالب

دریافت کئے تو احسان کا مطلب و مدعا آپؐ نے جبرئیلؑ کی وساطت سے امت مسلمہ کو یوں سمجھایا۔

تو اللہ کی عبادت اس طرح کر کہ تو اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو بے شک وہ تجھے دیکھتا ہے

اس حدیث رسولؐ سے یہی حقیقت مترشح ہوتی ہے کہ دل کو پاک وصاف رکھنا اور محبوب حقیقی یعنی اللہ کے سوا کسی کو اپنے دل میں جگہ نہیں دینا سرمایۂ احسان ہے۔ یہی حقیقت تقویٰ ہے۔ گویا تصوف مجموعۂ شریعت ،طریقت، حقیقت اور معرفت ہے۔ جیسا کہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے شرح مثنوی مولانا رومیؒ میں ایک حدیث نقل کی ہے، جو اس طرح ہے:

شریعت میرے اقوال کا نام ہے، طریقت میرے اعمال کا، حقیقت میری باطنی کیفیت ہے اور معرفت میرا راز ہے۔

شیخ الاسلام ذکریا انصاری نے تصوف کی تعریف بیان کرتے ہوئے رقم کیا ہے:

تصوف وہ علم ہے جس سے تزکیہ نفس ،تصفیۂ اخلاق، تعمیر ظاہر و باطن کا علم ہوتا ہے تاکہ ابدی سعادت حاصل کی جاسکے۔ اس کا موضوع بھی تزکیہ وتصفیہ اخلاق اور تعمیر ظاہر و باطن ہے اور اس کی غایت ابدی کا حاصل کرنا ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ صوفی اور تصوف کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

صوفی وہ شخص ہے جس کو حق تعالیٰ نے صاف کرلیا ہو۔ یعنی جو شخص نفس

کی آفتوں اور برائیوں سے صاف ہو اور نیک راستہ پر چلے اور اس کا دل بجز اللہ کے، کسی اور چیز سے آرام وراحت نہ پائے۔

شیخ ابوالنصر سراجؒ نے تصوف کی اپنی معروف کتاب ''کتاب اللمع'' میں یہ بتایا ہے کہ جب نبی اکرمؐ نے صدیق اکبرؓ سے دریافت کیا کہ اہل وعیال کیلئے کیا چھوڑا، تو انہوں نے برجستہ جواب دیا کہ اللہ اور رسولؐ کو۔ یہ فقرہ توحید کے رنگ میں ڈوبا ہوا تھا اور یہی پہلا صوفیانہ ارشاد تھا جو انسانی زبان سے ادا ہوا۔

بعض لوگ تصوف کے بالکل انکاری ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ قرآن وحدیث میں نہ کہیں صوفیہ کا ذکر آیا ہے، نہ تصوف کا، اس لئے اس مسلک یا اس Thought کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں لیکن اکثر راسخ العقیدہ مسلمانوں کا ماننا ہے کہ اگرچہ قرا?ن وحدیث میں تصوف کا لفظ کہیں نہیں موجود ہے لیکن قرآن حکیم میں صادقین، قانتین، خاشعین، مومنین اور مخلصین وغیرہ الفاظ بکثرت استعمال ہوئے ہیں۔ ان الفاظ سے دراصل اہل تصوف ہی مراد ہیں۔

اسی طرح سے تصوف کے معترضین کا ایک گروہ کہتا ہے کہ عہد رسالت میں کوئی شخص صوفی کے لقب سے ملقب نہیں تھا۔ ان کے نزدیک یہ اصطلاح بہت بعد کی ایجاد ہے۔ اس لئے اس سے دینی حلقوں میں کوئی وقعت نہیں دی جانی چاہیے۔ کتاب اللمع کے فاضل مصنف نے اس کا نہایت معقول جواب یوں دیا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے کوئی دوسرا تعظیمی

لفظ اس دور میں متحمل ہو ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ ان کے جتنے بھی فضائل تھے سب سے اشرف و اعظم ان کی فضیلت صحابیت تھی کہ صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمام بزرگیوں اور فضیلتوں سے بڑھ کر ہے۔ صحابہ کرامؓ کا زہد، فقر، توکل، عبادات، صبر و رضا، غرض جو کچھ بھی ان کے فضائل تھے، ان سب پر ان کا شرفِ صحابیت غالب تھا۔ پس جس شخص کو لفظ صحابیؓ سے ملقب کر دیا گیا تو اس کے فضائل کی انتہا ہو گئی اور کوئی محل ہی باقی نہیں رہا کہ اسے صوفی یا کسی دوسرے تعظیمی لفظ سے (اُس وقت) یاد کیا جاتا۔

ابوالنصر سراج کے مطابق تصوف کی اصطلاح قطعاً بغدادیوں کی یا متاخرین کی رائج کردہ اختراع نہیں ہے بلکہ ان کے نزدیک یہ لفظ حسن بصریؒ کے زمانے میں رائج تھا در آں حالیکہ حسن بصریؒ کا زمانہ بعض صحابیوں کے معاصرت کا تھا۔ چنانچہ ان کے اور سفیان ثوریؒ کے اقوال میں یہ لفظ صوفی استعمال ہوا ہے بلکہ کتاب اخبار مکہ کی ایک روایت کے بموجب یہ لفظ عہد اسلام سے پیشتر بھی رائج تھا اور عابد و برگزیدہ اشخاص کے لئے مستعمل ہوتا تھا۔

اس موضوع کے ایک اور مقتدر محقق سید علی ہجویری جو داتا گنج بخش کے نام سے دنیائے اسلام میں مقبول و معروف ہیں، وہ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف ''کشف المحجوب'' میں کہتے ہیں کہ ''صحابہ کرام اور سلف صالحین کے زمانے میں اگرچہ یہ نام موجود نہ تھا لیکن اس کی حقیقت ہر شخص پر جلوہ گر تھی''۔

عالم اسلام میں دراصل خلفائے راشدین کے دورِ سعادت کے بعد

ملوکیت کا دور شروع ہوا۔ اب جو لوگ مسلمانوں کے بادشاہ بن گئے وہ یا تو ایسے لوگ تھے جن میں جاہلیت عرب کی اسپرٹ نمایاں طور پر کارفرما تھی یا وہ لوگ جن پر عجمی رنگ غالب تھا۔ چنانچہ اکسٹھ ہجری (61ھ) میں کربلا میں جو دلخراش واقعہ رونما ہوا اور اہل بیت رسولؐ کے غم میں ہزاروں بلکہ لاکھوں گھرانے خون کے آنسو بہاتے رہے۔ اس عظیم سانحے نے بڑی حد تک ملی وحدت کو منتشر کر کے رکھ دیا اور اموی خاندان کے خلاف انتقام کی آگ اندر ہی اندر بھڑکتی رہی۔ ملوکیت اور خانہ جنگی کی وجہ سے بہت سارے متقی اور پرہیزگار مسلمان سیاسیات سے کنارہ کش ہو کر خانقاہوں میں زندگی بسر کرنے لگے اور ان کے اردگرد ارادت مندوں اور معتقدین کی ایک لمبی کھیپ تیار ہو گئی، یوں مسلم سماج میں خانقاہی سلسلوں کی داغ بیل پڑ گئی۔ ان صوفیوں اور بزرگوں نے اسی انداز میں اسلامی تعلیم و تربیت کے ذریعے نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلم اقوام کو بھی متاثر اور معرف بہ اسلام کیا۔ پھر جب یونانی فلسفے کا سیلاب اُمڈ آیا تو یہ لوگ بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اس طرح رفتہ رفتہ ہندوستانی تہذیب و تمدن اور مذہب بھی اس انداز میں واردِ اسلام ہونے کے سبب تصوف اسلامی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

صوفیائے متقدمین :۔ صوفیہ کے طبقہ اوّل کا زمانہ 661ء سے 850ء تک مقرر کیا گیا ہے۔ اس میں حضرت اویس قرنی، حضرت حسن بصری، حضرت مالک دینار، حضرت رابعہ بصری، حضرت محمد واسع اور حضرت حبیب وغیرہ شامل ہیں۔ اس دور کے صوفیہ کرام نے حکومت وقت کے ساتھ کبھی بھی

نزدیکی روابط یا مراسم قائم نہیں کئے بلکہ یہ حضرات بادشاہوں کو ان کی غلط روش پر برملا ٹوکتے تھے اور نتائج سے بے پرواہو کر کلمۂ حق کا فریضہ ادا کرتے رہے۔

صوفیائے کرام کا دوسرا گروہ اس وقت سامنے آگیا جب یونان کے عقلیت پسند فلسفہ نے شریعت اسلامیہ کی بنیادوں کو متاثر کرنے کی کوشش کی۔ بہت سارے علماء اس فلسفے کی بظاہر شیرینی اور اثر آفرینی کے فریب میں آچکے تھے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اور ایک طرح کی آزاد خیالی نے روپ دھارنا شروع کردیا تھا۔ دراصل فلسفۂ یونان کی اس گرم بازاری کا آغاز اسی وقت ہوا تھا جب ہارون الرشید نے بغداد میں ایک ''بیت الحکمت'' قائم کیا جس میں غیر زبانوں کی تصانیف کو عربی میں ترجمہ کرانے کا انتظام کیا گیا۔

شبلی نعمانی کے مطابق اس موقعہ پر مامون الرشید نے قیصر روم کو خط لکھا کہ ارسطو کی جس قدر کتابیں مل سکیں، وہ بغداد بھیج دی جائیں۔ قیصر نے کافی تلاش وجستجو کے بعد ایک بڑے ذخیرہ کا پتہ لگایا لیکن بھیجنے میں ذرا تامل کیا اور ارکانِ حکومت سے مشورہ کیا کہ کیا کتابیں بغداد بھیج دی جائیں یا نہیں؟ انہوں نے ایک زبان ہو کر کہا ''کچھ مضائقہ نہیں اگر فلسفہ مسلمانوں میں پھیلا تو ان کے مذہبی جوش وجذبہ کو بھی ٹھنڈا کر کے رکھے گا۔ کہا جاتا ہے کہ پانچ سو اونٹوں پر فلسفہ کی کتابیں کتابیں لاد کر امون کے پاس بھیج دی گئیں۔ مامون نے یعقوب بن اسحاق کندی کو ترجمے پر مامور کیا۔ مسلمان فلسفے کی کتابیں پڑھ کر، جواب اُن کی زبان عربی میں تھیں، اسلام کے اصول اور مبادیات کی

حقانیت پر شک و شبہ میں پڑنے لگے۔ قرآن کی عجیب و غریب تاویلات ہونے لگیں۔ معاد جو عقائد اسلام میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور جس پر اسلامی عبادات و معاملات کا انحصار ہے، اس پر اب عقل و وجدان کے نقطہ نگاہ سے باتیں ہونے لگیں۔ جنت و جہنم، ملائکہ، انبیاء کے معجزات، واقعہ معراج غرض ہر چیز کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہونے لگے اور اقبال کے بقول ''درحرم خطرے از بغاوت خرد است'' والا معاملہ اپنی انتہا کو پہنچنے لگا۔ ان حالات میں اُس وقت کے اوالوالعزم صوفیاء و مشائخ نے ہی اس نام نہاد عقلیت پسندی اور آزاد خیالی کا طلسم توڑ دیا جو فلسفۂ یونان کے اثرات کی وجہ سے مسلمانوں میں سرایت کرنے لگا تھا۔ ان عظیم الشان صوفیاء میں حضرت بایزید بسطامیؒ، حضرت معروف کرخیؒ اور حضرت ذوالنون مصریؒ وہ معروف نام ہیں جنہوں نے اس سیلاب عقلیت پر روک لگانے کی موثر کوششیں کیں۔

صوفیائے کرام کا تیسرا گروہ دسویں صدی عیسوی سے متعلق ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب مسلمان فقہی مسائل و معاملات کی پیچیدگیوں میں اُلجھ کر اپنی منزل اور اپنے اصل مقصد و ہدف کو بھول چکے تھے۔ اس دور کے نمائندہ صوفیاء میں شیخ ابوسعید ابن عربی، شیخ ابومحمد الخلدی، شیخ ابوالنصر سراج، شیخ ابوطالب مکی، شیخ ابوبکر وغیرہ ہیں۔ ان مکرم صوفیاء نے علمی اور اصلاحی کام انجام دے کر عام المسلمین کے زنگ آلود قلوب کو صیقل کرنے میں اہم رول نبھایا۔

حضرت ابن عربی کو قدرت نے اس دور کے تمام صوفیاء میں وسعت نظر عطا کی تھی۔ فصوص الحکم (دانائی کے نگینے) اور فتوحات مکیہ سپرد قلم کر کے ابن

عربی نے تصوف اور راہِ سلوک کی دنیا میں ایک انوکھا انقلاب بپا کیا۔

محی الدین ابن عربی کے فلسفۂ وحدت الوجود کے ضمن میں اس کی شدّت کے ساتھ مخالفت کرنے والے آٹھویں صدی ہجری کے معروف عالم و مصلح ملت ابن تیمیہؒ نے ابن عربی کے مسلک وحدت الوجود کی کھلم کھلا تردید اور تنقید کی حالانکہ متعدد علماء ابن عربی کی علمی تحقیق و تدقیق اور ان کی بلند مشربی سے متاثر تھے اور انہیں شیخ اکبر مانتے تھے لیکن ابن تیمیہؒ کا خیال ان سب علماء کے برعکس ہے۔

فلسفۂ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کی بحث قدیم زمانے سے چلی آ رہی ہے اور عصر حاضر میں بھی ہندوستانی علماء فلسفہ وحدت الوجود کے قائل ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی یعنی شیخ احمد سرہندی (متوفی 1534ء) وحدت الوجود کے برعکس وحدت الشہود کے قائل ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے حضرت محمدؐ سے وابستگی کو دین قرار دیا ہے۔ اُن کے نزدیک تصوف فقط تزکیۂ اخلاق میں مدد دیتی ہے اور ایمان بالغیب ہی حق ہے۔ اتباعِ سنت ہی ارتقائے روحانی کی منزلِ آخر ہے۔

اہل شریعت کے یہاں وحدت الشہود ہی درست فلسفہ قرار دیا گیا ہے اور دونوں نظریوں کا مفہوم یوں ہے:

(۱)۔ وحدت الوجود کا مطلب ہمہ اوست یعنی ہر شئے اللہ کا وجود ہے۔

(۲)۔ وحدت الشہود کا مطلب ہمہ از اوست یعنی ہر شئے اسی (اللہ) کی ذات سے تخلیق ہے اور اسی کی صفات کا مظہر ہے۔

وحدت الوجود کا عقیدہ آٹھویں صدی ہجری (چودھویں صدی عیسوی) میں جب ہندوستان آیا، اس کو یہاں پھلنے پھولنے کے لئے زرخیز زمین اور ماحول ملا کیونکہ زمانۂ قدیم سے اس سرزمین کے لوگ وحدت الوجود اور وحدت ادیان کے قائل رہے ہیں بلکہ بعض مورخین کا خیال ہے کہ متصوفین اسلام نے جو ایران وعراق وغیرہ ممالک میں پیدا ہوئے ''ہمہ اوست'' کا سبق ہندوستان ہی سے حاصل کیا تھا۔ یہاں آکر اس فلسفہ نے مقامی مزاج سے ہم آہنگ ہوکر نیا جوش اور نیا مکتبہ فکر پیدا کیا۔ دسویں اور گیارہویں صدی ہجری کے سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے مشائخ شاہ عبدالقدوس گنگوہی (م 944ھ) سے لے کر محبّ اللہ الہ آبادی (م 1058ھ) تک خصوصی طور سے اس مسلک کے لذت چشیدہ اور داعی تھے۔

دراصل صوفی ازم ایک زندہ روایت ہے اور برصغیر میں اس کی گہری معنویت ہے کیونکہ یہاں بہت سارے مذاہب کے لوگ آپس میں وحدت فکر کے ساتھ زمانۂ قدیم سے آپس میں شیر وشکر بن کر زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ہندوستان میں صوفیاء نے اسلام کی اشاعت میں نمایاں رول ادا کیا ہے۔ انہوں نے اپنے صوفیانہ انداز سے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں جو سلاطین اپنی سیاسی قوت کے باوجود انجام نہ دے سکے۔ صوفیاء نے یہاں اخلاق، روحانیت، معاشرت اور سیاست کے پیچ وخم بھی سنوارنے کی کامیاب کوششیں جاری رکھیں۔

عہد حاضر کے معروف عالم دین مولانا سید ابوالحسن ندویؒ ''ہندوستان کے صوفیائے کرام اور ہندوستانی معاشرہ پران کے اثرات'' میں لکھتے ہیں کہ ''تصوف کے مشہور ومعروف سلسلے اگرچہ ہندوستان سے باہر پیدا ہوئے لیکن اس کی مقبولیت ہندوستان کے مخصوص حالات اور ہندوستان کے ضمیر ومزاج کی وجہ سے ہندوستان میں ہوئی''۔ مشہور سلاسل تصوف مثلاً طریقہ قادریہ، طریقہ چشتیہ، طریقہ نقشبندیہ، طریقۂ سہروردیہ کے ہیں جنہوں نے ہندوستان میں آکر بڑی ترقی کی۔ اس کے علاوہ ایسے سلاسل بھی ہیں جو خاص ہندوستان کی پیداوار ہیں۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے خیال کے مطابق ہندوستان میں مسلمانوں کے دور کا آغاز صوفیاء کرام ہی کی ذات سے ہوا، خاص طور پر خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے مبارک ہاتھوں یہاں چستی سلسلے کی مضبوط بنیاد پڑی اور اس کے بعد اس برعظم کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے تک خانقاہوں اور روحانی مراکز کا ایک لمبا جال پھیلا۔ روحانی مصلحین نے مطلق العنان سلاطین اور شہنشاہوں کے خلاف آواز اٹھائی او رنتاہی سے انہیں آگاہ کرتے رہے۔

اشاعتِ علم اور بھائی چارگی کے درس میں خانقاہیں بڑی اہمیت کی حامل رہی ہیں۔ مولانا ابوالحسن ندوی کے بقول یہ انسانیت کی پناگاہیں ہیں جہاں انسانوں کو بلاتفریق مذہب وملت اور بلاتخصیص نسل وذات محبت اور یگانگت کا درس حاصل ہوتا ہے۔ ڈاکٹر عابد حسین ''ہندوستانی روح کا بحران'' میں ہنگامہ آرائیوں پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ مرض ہندوستانی

سماج کو مدتوں بعد لاحق ہوا ہے کہ (آپس میں دست وگریباں ہو گئے ہیں) جس سے ہمارا وجود بحیثیت قوم خطرے میں پڑ گیا ہے۔ جب دو تہذیبوں کا ایک دوسرے سے سابقہ پڑتا ہے تو ان میں صحت مند، فعال تہذیب کی قوتیں اُبھرتی ہیں مگر کوئی تہذیب حصار میں کھڑی رہے تو جمود کا شکار ہو جاتی ہے۔

اسلام نے جس بلند و بالا تہذیب کی بنیاد ڈالی تھی اس کا سابقہ متعدد تہذیبوں مثلاً یونانی، رومی، ایرانی، بودھ اور ہندو تہذیب سے رہا۔ اسلام کا حقیقی پیغام اور جذبہ مسلمانوں میں تازہ رہا۔ اس لئے ان میں نئی حرکت پیدا ہوئی اور جستجو برابر جاری رہی۔

برصغیر کے بیسویں صدی کے عظیم مفکر اسلامی اور صوفی شاعر علامہ محمد اقبال (1877-1938ء) نے جب ایران میں مابعد الطبعیات کے ارتقاء یعنی "The Development of Metaphysics in Persia" کے موضوع پر اپنا تحقیقی مقالہ سپرد قلم کرنا چاہا تو انہیں تصوف کے موضوع پر خاص طور پر گہری تحقیق کرنی پڑی۔ اپنے مذکورہ مقالہ کے علاوہ انہوں نے خطبات انگریزی اور دیگر مضامین میں تصوف کے ماخذ اور اثرات کا نہایت گیرائی اور گہرائی سے جائزہ لے کر اسلامی تصوف کو پوری تفصیل سے سمجھانے کی تحقیقی کاوشیں کیں۔ اس موضوع کے تعلق سے انہوں نے مستشرقین جن میں خاص طور پر جان کیریمر، ڈوزی، براون اور نکلسن وغیرہ کے نظریات سے برملا اختلاف کر کے اپنے مخصوص اسلامی نظریہ تصوف کی وضاحت کی ہے۔

فان کریمر اور ڈوزی نے تصوف کا ماٴخذ ہندو مذہب کے فلسفہ؟

ویدانت کو قرار دیا ہے جبکہ نکلسن کی رائے میں تصوف کا سرچشمہ نوفلاطونیت سے پھوٹا۔ ان سب کے برعکس ایک اور اہم مستشرق براؤن نے تصوف کو ایک غیر جذباتی سامی مذہب کے خلاف آریائی ردعمل قرار دیا۔

مستشرقین کی آراء کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے علامہ نے اپنے انگریزی تحقیقی مقالہ بعنوان "The Development of Metaphysics in Persia" میں تفصیل سے لے کر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ دراصل ان دانشوروں اور محققین نے اپنے نظریات کی تشکیل میں اس بنیادی اصول کو نظر انداز کر دیا ہے کہ کسی قوم کے ذہنی ارتقاء کا مکمل ادراک صرف اُن کے فکری، سیاسی اور اجتماعی حالات کے پس منظر میں ممکن ہے۔ اس سلسلے میں آپ فلسفہ عجم میں یوں رقمطراز ہیں۔

''میری رائے میں یہ نظریات ایک ایسے تشبیہی تصور کے تحت تشکیل پائے ہیں جو بنیادی طور پر غلط ہے''۔

علامہ اقبال کے یہاں مسئلہ تصوف کے سلسلے میں ارتقاء Evolution نظر آتا ہے۔ ان کے 1905ء تک کے کلام پر طائرانہ نگاہ ڈالنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اُن کے سامنے وحدت الوجود کا کوئی متعین نظریہ اپنی تفصیلوں اور عقلی توجیہوں کے ساتھ نہ تھا بلکہ اُن منتشر معلومات پر مبنی تھا جو مختلف ماخذوں اور مکاتیب سے ماخوذ تھا۔ اس میں نہ ناقدانہ انتخاب ہے اور نہ عالمانہ ترتیب۔ اس دور میں آپ زیادہ تر شنکر اچاریہ، فلاطینوس اور کسی حد تک شیخ اکبر سے متاثر نظر آتے ہیں۔

علامہ اقبال جب 1908ء میں یورپ سے واپس لوٹے تو ان کے خیالات میں ایک نمایاں تبدیلی آگئی۔ انہیں مسلمانوں کی پستی کا زبرست احساس ہوا اور انہوں نے وحدت الوجود کی مخالفت شروع کی۔ یہی وجہ ہے کہ 1910ء سے 1922ء تک علامہ کے کلام میں وجودی تصوف کی کوئی جھلک نظر نہیں آتی۔ اسرار خودی اور رموز بے خودی اسی دور کی مثنویاں ہیں۔ اوّل الذکر 1915ء اور آخر الذکر 1917 میں شائع ہوئی۔ اسرار خودی کا دور گویا وحدت الوجود کی مخالفت کا دور ہے۔ اس دور میں اقبال نے مولانا روم اور منصور حلاج کے نظریات کی نئی تشریح و توضیح کر کے حقائق کی گرہ کشائی کی ہے۔

دراصل علامہ اقبال نے جب ''اسرار خودی'' میں فلسفہ خودی کو ایک مربوط اور منظّم شکل میں پیش کیا تو انہوں نے تصوف کے بعض رائج الوقت تصورات کے خلاف نہایت سختی کے ساتھ اختلاف کیا اور حافظ شیرزای کے کلام کو جسے عارفوں کے حلقے میں نہایت مقبولیت تھی، مورد تنقید ٹھہرایا جس کے نتیجے میں انہیں بہت سارے لوگوں کے غیظ و غضب کا شکار ہونا پڑا اور نتیجے کے طور پر علامہ کو''اسرارِ خودی'' کے دوسرے ایڈیشن سے ان اشعار کو حذف کرنا پڑا۔

11 جون 1918ء میں آپ نے اس سلسلے میں اپنا نقطہ نظر واضح کرتے ہوئے اکبرالہ آبادی کے نام اپنے خط میں بڑی صراحت کے ساتھ رقم کیا کہ:۔

''اسرار خودی'' میں جو کچھ لکھا گیا وہ ایک لٹریری نصب العین کی تنقید تھی

جو مسلمانوں میں کئی صدیوں سے پاپولر ہے۔ اپنے وقت میں اس نصب العین سے ضرور فائدہ ہوا۔ اس وقت یہ غیر مفید ہی نہیں بلکہ مضر ہے۔ حافظ ولی اور عارف تصور کئے گئے ہیں۔ اس واسطے ان کی شاعرانہ حیثیت عوام نے بالکل ہی نظر انداز کردی ہے اور میرے ریمارکس کو تصوف اور ولایت پر حملہ کرنے کے مترادف سمجھے گئے۔ عجمی تصوف سے لٹریچر میں دلفریبی اور حسن پیدا ہوتا ہے مگر ایسا ہے کہ یہ طبائع کو پست کرنے والا ہے۔ (اس کے برخلاف) اسلامی تصوف دل میں قوت پیدا کرتا ہے اور اس کا اثر لٹریچر پر ہوتا ہے"۔

درج بالا خط کے علاوہ علامہ اقبال نے خطبات انگریزی میں تصوف کو دو حصوں میں تقسیم کردیا ہے یعنی عجمی تصوف اور اسلامی تصوف۔ دونوں کو انہوں نے ایک دوسرے کے متضاد قرار دیا ہے۔ وہ عجمی تصوف کے اس لئے خلاف ہیں کہ یہ طبائع میں پستی پیدا کرتا ہے اور اسلامی تصوف اس کے برخلاف ایک انسان کو ہمہ وقت مستعد اور متحرک رکھتا ہے اسلئے وہ اسی تصوف کے علمبردار ہیں۔

چنانچہ ایک خط میں علامہ اقبال خودی اور تصوف کی نہایت پُر معنی اور بلیغ تعریف کرتے ہوئے مسئلہ فنا و بقاء پر یوں اپنا اظہار خیال کرتے ہیں:-

"غلام قوم مادیات کو روحانیت پر مقدم سمجھنے پر مجبور ہو جاتی ہے اور جب انسان میں خوئے غلامی راسخ ہو جاتی ہے تو وہ ہر ایسی تعلیم سے بیزاری کے بہانے تلاش کرتا ہے جس کا مقصد قوت نفس اور روح انسانی کا ترفع ہو"۔

بہرحال حدودِ خودی کے تعین کا نام شریعت ہے اور شریعت اپنے قلب کی گہرائیوں میں محسوس کرنے کا نام طریقت ہے۔ جب احکام الٰہی خودی میں اس حد تک سرایت کر جائیں کہ خودی کے پرائیوٹ امیال وعواطف باقی نہ رہیں اور صرف رضائے الٰہی اس کا مقصود ہو جائے تو زندگی کی اس کیفیت کو بعض اکابر صوفیائے اسلام نے فنا کہا ہے۔ بعض نے اس کا نام بقا رکھا ہے لیکن ہندوی اور ایرانی صوفیہ میں سے اکثر نے مسئلہ فنا کی تفسیر فلسفہ ویدانت اور بدھ مت کے زیر اثر کی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان اس وقت عملی اعتبار سے ناکارہ محض ہے۔ میرے عقیدے کی روشنی سے یہ تفسیر بغداد کی تباہی سے بھی زیادہ خطرناک تھی اور ایک معنی میں میری تمام تر تحریریں اسی تفسیر کے خلاف ایک قسم کی بغاوت ہیں"۔

تصوف وطریقت کے سلسلے میں یہاں اس حقیت کو بھی ظاہر کرنے کی ضرورت ہے کہ علامہ نے اپنے کلام میں طریقت یا تصوف کو فقر کے نام سے یاد کیا ہے اور اس مسلک کے علمبردار کو فقیر سے تعبیر کیا ہے مگر یہ وہ فقیر ہے جو اقوام وملل کو دلگیری اور افسردگی کے بجائے جہانگیری کے آداب سکھاتا ہے۔ جس فقر میں ضعف وناتوانی کے بجائے قوت اور عجز ونیاز کے بجائے بے نیازی کی شان نمایاں ہوتی ہے۔ اس کی بے نیازی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ فقیر اپنے خرقہ کو بھی باردوش سمجھتا ہے۔

"پس چہ باید کرد" میں علامہ یوں اس پر روشنی ڈالتے ہیں:

خرقہ خود بار است بردوش فقیر
چوں صباحز بوئے گل سامان مگیر

علامہ کا تصور فقر خود شناسی کا پیغامبر ہے اور ان کا تصور فقر و غنا فرد اور ملت کو اپنی اصلی حقیقت سے آشنا ہونے کی تلقین کرتا ہے۔ اس طرح اقبال اپنے فلسفہ زندگی کا محور و مرکز خودی اور عشق کو قرار دیتے ہیں کیونکہ فقر ان دونوں خصوصیات کا حامل ہے۔ ''پس چہ باید کرد اے اقوام شرق'' میں آپ اسی لئے اس بارے میں یوں رطب اللسان ہیں:

فقر کار خویش را سنجیدن است
بر دو حرف لا الہ پیچیدن است
فقر ذوق و شوق و تسلیم و رضاست
ما امینیم ایں متاع مصطفیٰؐ است

یعنی علامہ کے مرد فقیر کی زندگی خود شناسی اور ذوق و شوق سے عبارت ہے۔ اس سوز و ساز اور ذوق و شوق کا محور ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ایسا ہی مرد فقیر لا الہ کی حقیقت سے بخوبی واقفیت رکھتا ہے اس لئے اللہ کے بغیر اس کے دل میں کسی کا خوف طاری نہیں رہتا:

ما سوا اللہ را مسلمان بندہ نیست
پیش فرعونے سرش افگندہ نیست

ایسا ہی مرد قلندر نان جویں پر تکیہ کرنے کے باوجود خیبر کشا ہے اور پھر وقت کے جابر اور قاہر سلطان و امیر اس کی بے نیازی دیکھ کر خائف ہوتے ہیں

مرد مومن باطل سے خوف کھا سکتا نہیں
سر کٹا سکتا ہے لیکن سر جھکا سکتا نہیں

ایسا ہی مرد قلندر سلاطین وقت کے ساتھ ''لاملوک'' کا نعرہ بلند کر کے کمزوروں اور ناتوانوں کو اُس ظالم حکمران کے جبر وقہر سے رہائی دلواتا ہے اور شکستہ پروں کو ذوق پرواز بخشتا ہے۔

زبور عجم میں اقبال اس لئے ایسے قلندروں کے متعلق یوں نغمہ سنج ہوتے ہیں

چوں بہ کمال می رسد فقر دلیل خسروی است
مسند کیقباد را در تہ بوریا طلب
عشق بہ سر کشیدن است ایں ہمہ کائنات را
جام جہان نما مجو دست جہان کشا طلب

ایسا فقر علامہ کے نزدیک اقوام وملل کی تقدیر سنوارنے کے لئے انہیں اُبھارتا ہے اس لئے کہ جس قوم و ملت میں ایسے اوالعزم فقیر ودرویش پیدا ہوتے ہیں وہ مٹ نہیں سکتے۔ علامہ اپنی ملت اسلامیہ کی آبرو کا سبب ایسے ہی بے نیاز مردِ فقیر ودرویش کو ٹھہراتے ہیں کیونکہ ایسے فقر ہی سے دین کے حقائق منکشف ہوتے ہیں۔ اسی استغناء و بے نیازی سے اُس قوم کے افراد میں قوت شوکت اور اعلیٰ تفکر پیدا ہو سکتا ہے۔

''پس چہ باید اے اقوام شرق'' میں اقبال کی یہی بازگشت یوں سنائی دیتی ہے

حکمت دین دلنوازی ہائے فقر
قوت دین بے نیازی ہائے فقر

علامہ کو وہ فقر ہر گز قبول نہیں جو قوت وتخیل سے انسان کو محروم کر دے اور اندھی تقلید پر لوگوں کو گامزن رہنے کا درس دے۔ نہ ہی وہ رہبانیت اور دنیا بیزاری کے فقر کو پسند کرتے ہیں بلکہ آپ قرآن پاک کی کو مشعل راہ بنائے ہوئے انسانوں کو دنیا مسخر کرنے کا درس بصیرت دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اقبال نے ابن عربی اور حافظ شیرازی کے برعکس مولانا رومیؒ، مجدد الف ثانیؒ، محدث دہلویؒ اور جمال الدین افغانیؒ کے متحرک فلسفہٗ دین اور وحدت الشہود پر اپنی فکری اساس قائم کی۔ ان کے نزدیک تین منفی قوتوں کی وجہ سے مسلم سماج میں من حیث الملت تنزل آیا۔ یہ تین منفی قوتیں ان کے نزدیک مطلق العنان ملوکیت، ملائت اور غیر اسلامی تصوف ہے۔ اس لئے وہ مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں

باقی نہ رہی تجھ میں وہ روشن ضمیری
اے کشتۂ سلطان و مُلائی و پیری

ایک دوست کے نام خط میں علامہ اقبال تحریر کرتے ہیں: ''تصوف سے اگر اخلاص فی العمل مراد ہے اور یہی مفہوم قرونِ اولیٰ میں اس کا لیا جاتا تھا تو کسی مسلمان کو اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ ہاں جب تصوف فلسفہ بننے کی کوشش کرتا ہے اور عجمی اثرات کی وجہ سے نظامِ عالم حقائق اور باری تعالیٰ کی ذات کے متعلق موشگافیاں کر کے کشفی نظریہ پیش کرتا ہے تو میری روح اس کے خلاف بغاوت کرتی ہے''۔

علامہ اقبال کے نزدیک وجودی نظریہ پر یقین رکھنے والوں نے

مسلمانوں میں ضعف، ترک دنیا اور تقلیدی ذہن پیدا کیا، اس کے برعکس اقبال ترک دنیا کو کافر کا شعار سمجھتے ہیں۔ مومن کے لئے زندگی مرگ باشکوہ میں پنہاں ہے۔ وہ دنیا کو اپنی قوت آزمائی کی آماجگاہ سمجھتا ہے۔ اس سے بھاگنا اس کا شیوہ نہیں۔ اس کے نزدیک رقص اور موسیقی سے انسانوں میں سکتہ طاری ہوتا ہے اور دنیا و مافیہا سے غافل رہنے کے لئے یہی کارگر صورت ہے۔

مسلمان کے لئے عالم دنیا ہست و بود کے احتساب کا نام ہے۔ جب مسلمان فقیر سے فقر بے نقاب ہو جاتا ہے تو اس سے ماہ و مہر لرزنے لگتے ہیں۔ ماضی میں فقر عریاں ہی سے مسلمان کا شکوہ جلال تھا اور اس ذوق و شوق کے زائل ہونے سے اس کا جلال و جمال ختم ہوا۔

پس چہ باید کرد میں اقبال مسلمانوں کو فقر قرآن اختیار کرنے کا درس دیتے ہوئے انہیں موسیقی اور رقص و سرود کی محفلوں سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں

فقر قرآں احتساب ہست بود
نے رباب و مستی و رقص و سرود

فقر مومن چیست تسخیر جہات
فقر کا خلوتِ دشت و در است

فقرِ مومن لرزۂ بحر و بر است!
بندہ از تاثیر او مولا صفات

فقر چوں عریان شود زیرِ سپہر
از نہیب او بلرزد ماہ و مہر

فقر عریاں گرمی بدرو حنین
فقر عریاں بانگ تکبیر حسین

فقر را تا ذوق عریانی نماند
آں جلال اندر مسلمانی نماند

حاصل بحث یہی ہے کہ اقبال عجمی تصوف یعنی غیر اسلامی تصوف جو رہبانیت اور ترک دنیا سکھاتا ہے، کو رد کرتے ہوئے دورِ حاضر میں دینی فقر اور اسلامی تصوف کو عام کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ مولانا جلال الدین رومیؒ کو اپنا مرشد قرار دیتے ہوئے اپنے آخری فارسی کلام ''ارمغانِ حجاز'' جو اُن کے پس از مرگ شائع ہوئی، فرماتے ہیں کہ جس طرح رومیؒ اپنے دور میں روحانی قدروں اور اسلامی تصوف کو عام کرنا چاہتے تھے اسی طرح میں بھی دورِ حاضر میں وہی فریضہ انجام دے کر تمام دنیا کو بیداری کا پیغام دیتا ہوں۔ اس سلسلے میں آپ فرماتے ہیں

چہ رومی در حرم دادم اذاں من　　از و آموختم اسرار جاں من
بہ دورِ فتنہ عصر کہن او　　بہ دور فتنہ عصر رواں من

عصر حاضر کے مادی سیلاب نے تمام انسانوں کو ذوق عمل سے محروم کر کے درندگی اور حیوانیت کی انتہا پر پہنچایا ہے۔ ہر ایک مادی منفعت کی دوڑ میں کسی بھی طریقے سے دوسرے کا گلہ کاٹنے پر تیار بیٹھا ہے۔ علامہ اقبال اس مرض کا بہترین علاج روحانی طور بیداری کو قرار دے رہے ہیں:

"The Reconstruction of Religious Thought in Islam"

میں آپ اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے پوری نوع انسانی سے یوں مخاطب ہوتے ہیں:۔

انسانیت کو ان چیزوں کی ضرورت ہے۔ کائنات کی روحانی تعبیر، فرد کا

روحانی استخلاص اور ایسے عالمگیر نوعیت کے بنیادی اصول جو روحانی بنیادوں پر انسانی سماج کی نشو ونما میں رہنما ہوں۔

علامہ اقبال کے نزدیک مایوس انسانیت کے امراض کو آج نہ عہد وسطیٰ کا تصوف دور کر سکتا ہے، نہ قومیت اور نہ خدا بیزار اشتراکیت کے نظریات بلکہ صرف مذہبی بیداری اور اخوت اسلامی سے آج کی انسانیت فلاح وسعادت سے ہمکنار ہوسکتی ہے اور اسلامی تصوف ہی سے اس عمل کو فروغ عام مل سکتا ہے۔ گویا عصر حاضر کا انسان اگر پھر سے وہ اخلاقی ذمہ داری اٹھانے کا متحمل ہوسکتا ہے جو علوم جدیدہ نے اس پر ڈالی ہے تو صرف مذہب کی بدولت۔ اسی سے اس کے اندر ایمان و یقین پیدا ہوگا اور ایمان و یقین کی اس کیفیت کا احیاء ہوگا جس کی بدولت وہ اس زندگی میں ایک شخصیت پیدا کرتے ہوئے آگے چل کر بھی اسے محفوظ اور برقرار رکھ سکے گا۔

(ختم شد)

☆☆☆

ڈاکٹر مشتاق احمد گنائی

رابطہ:- اقبال انسٹی ٹیوٹ آف کلچر اینڈ فلاسفی کشمیر یونیورسٹی سرینگر

☆☆☆

TEF-SEERI SULTANI RAJEEDHA GH.MOHAMMAD WAGAY PETH DIALGAMI

TAWHEED TI TASAWOOF

By:
Rajeeda Gh.Mohammad Wagay

Designed & Printed by:
AL-HAYAT
printographers
GawKadal, Srinagar
2473818, 9419403126
949525103,9419422263